دورِ حاضر
اور
آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئیاں

مؤلف

مفتی صابر محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی ، مدرس ورفیق دارالافتا جامعہ انوار العلوم، ملیر، کراچی



دار الکتب العلمیۃ

سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

فہرستِ مضامین

حصہ سوم:

انتساب

میں اپنی اس طالبِ علمانہ کاوش کو منسوب کرتا ہوں:

اپنی مادرِ علمی **"جامعہ فاروقیہ کراچی"** کے نام

جو علومِ نبوت کا ایک ایسا بحرِ بے کنار ہے، جہاں صبح وشام

قال اللہ و قال الرسول

کی صدائیں گونجتی ہیں اور قالینِ علم پر بیٹھنے والوں کے قلوب و اذہان علومِ الٰہی کی روشنی سے منور ہوتے ہیں۔

پیش لفظ

(مقدمہ کتاب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ- وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِي أُرْسِلَ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ- وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَأَصْحَابِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِيْنِ، الَّذِيْنَ حَمَلُوْا مِشْعَلَ الْهِدَايَةِ فِيْ غَيَاهِبِ الْفِتَنِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ-

أَمَّا بَعْدُ!!

۱. عصرِ حاضر کا المیہ: مادی چکا چوند اور باطنی اندھیرا:

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کوئی تہذیب اپنے مادی عروج کے نقطۂ کمال کو چھوتی ہے، تو وہ اپنے ساتھ ایک خاص قسم کا کائناتی اور فکری تکبر لے کر آتی ہے۔ موجودہ دورِ جدید (Contemporary Era) بھی سائنسی ایجادات، برقی مواصلات، مصنوعی ذہانت (AI) اور خلائی تسخیر کے غیظ و غضب کے ساتھ انسانیت کے سامنے کھڑا ہے۔ بظاہر مادی وسائل کی اس کثرت نے دنیا کو ایک ''عالمی گاؤں'' (Global Village) میں تبدیل کر دیا ہے، لیکن اس ظاہری چکاچوند کے پردے

کے پیچھے الحاد (Atheism)، اباحیت پسندی (Liberalism)، مادہ پرستی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا ایک ایسا ہولناک سیلاب ہے جس نے انسانی روح کو کچل کر رکھ دیا ہے۔

مغرب کی لادین تہذیب نے اپنے معاشی، سیاسی اور تعلیمی مہروں کے ذریعے مسلم نوجوان نسل کے دلوں میں احساسِ کمتری کا وہ بیج بویا ہے جس کی وجہ سے عقائد پر تشکیک (Skepticism) کے بادل گہرے ہو رہے ہیں۔ آج کا نوجوان مادی طاقتوں کے عسکری بلاکس، سودی بینکاری کے عالمی جال اور ڈیجیٹل اسکرینوں کے سحر کو دیکھ کر ناامیدی کی اس دلدل میں جا گرا ہے جہاں اسے کفر ناقابلِ شکست نظر آتا ہے، اور وہ یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ (معاذ اللہ) اسلام اب مغلوب ہو چکا ہے اور اس کی بحالی کے کوئی امکانات باقی نہیں رہے۔

۲. اخبارِ غیب اور منہجِ اہل السنۃ والجماعت:

انہی ہولناک اندھیروں اور فکری آندھیوں کے درمیان، اللہ رب العزت نے اپنے حبیب، جنابِ محمدِ عربی ﷺ کو وہ "مصباحِ منیر" (روشن چراغ) بنا کر بھیجا جس کی ضیاء چودہ سو سال بعد بھی کائنات کے آخری موڑ پر بھٹکنے والی انسانیت کی رہنمائی کر رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا منصب محض اخلاقی احکامات بیان کرنے تک محدود نہ تھا، بلکہ آپ ﷺ کو کائنات کے ماضی، حال اور مستقبل کے غیبی حقائق کا وہ علمِ لدنی عطا کیا گیا تھا جس کے سامنے کائنات کا پورا نقشہ کھلا ہوا تھا۔

کتبِ اصولِ دین (جیسے ائمہ احناف کی التوضیح والتلویح) کے ائمہ نے یہ قاعدہ واضح فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اخبارِ غیب (پیشین

گوئیاں) محض قیاس آرائیاں یا علامتی کہانیاں نہیں ہیں، بلکہ وہ "وحیِ الٰہی" کا مصفا چشمہ ہیں:

{ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى }-(سورۃ النجم۳)

اہل السنۃ والجماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ ملاحم اور فتن (آخرالزمان کی پیشین گوئیوں) سے متعلق جو احادیث کتبِ صحاح اور مسانید میں مستند اسناد کے ساتھ ثابت ہیں، ان پر بلا کسی تاویلِ فاسد اور عقل پرستی کے اسی طرح ایمان لانا فرض ہے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لائے تھے۔ موجودہ دور کے "جدیدیت پسندوں" (Modernists) کا یہ المیہ ہے کہ وہ ان احادیث کو محض استعارے قرار دے کر ان کا علمی وزن کم کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ ان پیشگوئیوں کا ایک ایک کلمہ موجودہ دور کے جغرافیائی اور معاشی نقشے پر حرف بہ حرف پورا ہو رہا ہے۔

۳۔ کتاب کی تالیف کا مقصد اور جدید زاویۂ نگاہ:

پیشِ نظر تصنیف "دورِ حاضر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں" روایتی انداز کی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں محض قیامت کی نشانیوں کو خوفناک کہانیاں بنا کر پیش کر دیا گیا ہو، بلکہ اس کتاب کی بنیاد تین مقاصد پر رکھی گئی ہے:

پہلا مقصد (عقائد کی پختگی): جدید مسلم نسل کو یہ دکھانا ہے کہ سائنسی اور جیو پولیٹیکل میدان میں جو تبدیلیاں آج رونما ہو رہی ہیں، ان کی خبر ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے دی تھی، جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقتِ نبوت کا سب سے بڑا عقلی و مادی ثبوت ہے۔

دوسرا مقصد (مایوسی کا خاتمہ): نوجوانوں کے دلوں سے کفر کی مادی طاقت کا رعب نکالنا ہے اور ان کے اندر یہ یقین پیدا کرنا ہے کہ باطل کا یہ ڈیجیٹل اور عسکری جادو عارضی ہے، اور فتحِ مبین کا آخری تاج صرف اسلام ہی کے سر سجے گا۔

تیسرا مقصد (بقا کا عملی لائحہ عمل): قاری کو ان نبوی حصاروں اور پناہ گاہوں سے واقف کرانا ہے جن پر عمل کر کے وہ اس سودی، نفسیاتی اور فکری ارتداد کے دور میں اپنے اور اپنی نسل کے ایمان کی حفاظت کر سکے۔

۴۔ کتاب کے ابواب کا اجمالی خاکہ:

اس تصنیف کو علمی تسلسل اور منطقی ربط کے ساتھ نو ضخیم اور جامع حصوں اور ایک خاتمے پر تقسیم کیا گیا ہے:

حصہ اول (بقا کا راستہ): اس حصے میں پیشین گوئیوں میں پوشیدہ الٰہی حکمتوں پر بحث کی گئی ہے اور فتنۂ یاجوج و ماجوج کی مادی برتری اور دجالیت کے "یک چشم" فلسفے کا عقلی و شرعی محاکمہ کیا گیا ہے۔

حصہ دوم (معاشی زوال): اس باب میں عالمی مالیاتی نظام، ڈالر کے جادو اور کاغذی و ورچوئل کرنسی کے اس فریبِ اعظم کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو زوال کی طرف بڑھ رہا ہے، اور کتبِ حدیث کے مطابق حقیقی دولت (سونے چاندی) کی واپسی کے مراحل کو واضح کیا گیا ہے۔

حصہ سوم (آخری نشانیاں): ظہورِ مہدی علیہ السلام، دابۃ الارض، بیت اللہ پر میلی نظر ڈالنے والے لشکر کا دھنسایا جانا اور دجال کے منتظر صیہونی کارٹلز کے پردے کے پیچھے چھپے مہروں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

حصہ چہارم (السِّحْرُ الدَّجَّالِي): یہ کتاب کا سب سے جدید اور اچھوتا حصہ ہے، جس میں ٹرانس ہیومنزم (Transhumanism)، بائیو ٹیکنالوجی، دماغی چپس (Neuralink) کے ذریعے انسانی ارادے کو سلب کرنے کی سازش، انکارِ حدیث کا علمی رد، جدید دور کا نفسیاتی ڈپریشن اور کیش لیس سوسائٹی کے معاشی جال کا گہرا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

حصہ پنجم (الملاحم العسکریہ والجیوپولیٹکس): اس حصے میں موجودہ دور کے جنگی اتحادوں (NATO/UN)، مسلم ممالک کی معاشی ناکہ بندیوں، فتنۂ ہرج کی بلائنڈ کلنگ اور فتنۂ دھیماء کی فکری جنگ کے ساتھ ساتھ مشرقِ وسطیٰ کے حالیہ معرکوں (فلسطین، اسرائیل، امریکہ اور ایران) کا ایسا جیو پولیٹیکل موازنہ پیش کیا گیا ہے جو قاری کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

حصہ ششم (الملحمۃ العظمیٰ): یہ حصہ تیسری عالمی جنگ کی ہولناکی اور جدید ایٹمی تباہی کا وہ نبوی نقشہ پیش کرتا ہے جس میں 99٪ ہلاکتوں اور روایتی ہتھیاروں کی واپسی کا تذکرہ ہے۔ اس باب میں معاصر مشرقِ وسطیٰ کی جنگوں کا جیو پولیٹیکل ربط، ارضِ فلسطین کا حتمی معرکہ، اور مغرب و امریکہ (بنو الاصفر) سمیت اصفہان (ایران) کے

پوشیدہ عسکری کردار کو موضوعِ بحث بنا کر الملحمہ کی طرف بڑھتی تیز پیش قدمی کو واضح کیا گیا ہے۔

حصہ ہفتم (فتنۂ ہرج کا عروج): اس حصے میں "ہرج" کی لغوی تحقیق اور نبوی انتباہات کی روشنی میں معاصر دور کی اندھی قتل و غارت گری، ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) اور عسکری و سائنسی فتنوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس ہولناک دور میں انسانی عقلوں کے سلب ہو جانے اور معاشرے پر چھا جانے والے ذہنی غفلت کے خوفناک طوفان کا نفسیاتی و شرعی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

حصہ ہشتم (فتنۂ دُهَيماء اور دجالی حصار سے نجات): یہ حصہ دو اہم ابواب پر مشتمل ہے؛ پہلے باب میں فتنۂ دہیماء کا لغوی و عسکری جائزہ لیتے ہوئے فورتھ جنریشن وار فیئر (GW4)، سوشل میڈیا کی فکری یلغار اور "صبح کا مؤمن، شام کا کافر" جیسے عقیدے کے متزلزل مناظر کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اس ابلیسی جکڑ بندی سے نکلنے کے لیے علماءِ حق سے تعلق، ڈیجیٹل زہد (Digital Asceticism)، جہادِ علمی (Intellectual Warfare) اور افراط و تفریط سے پاک خالص ایمان کے خیمے (The Antidote) کی صورت میں نجات کا شرعی راستہ دکھایا گیا ہے۔

حصہ نہم (فتنۂ دجال اور شرعی و عسکری تدابیر): کتاب کا یہ آخری حصہ فتنۂ دجال کی لغوی و اصطلاحی حقیقت، اس کے ظاہری حلیے، جغرافیائی ظہور اور اس کے مصنوعی کائناتی و معاشی سحر کا محاکمہ کرتا ہے۔ اس میں دجال کے ابلیسی پروپیگنڈے اور اس کے عبرتناک عسکری خاتمے کے بیان کے ساتھ ساتھ، اس فتنے سے بچنے کی چار

بنیادی اور عملی شرعی تدابیر (مسنون دعائیں، سورۂ کہف کا حصار، جغرافیائی و فکری عزلت، اور دجالی جنت کو ٹھکرا کر اس کی آگ کو چننے کا جذبہ) نہایت تفصیل سے رقم کی گئی ہیں۔

۵. دعا اور کلمۂ تشکر:

میں تہہ دل سے ممنون ہوں اپنے مادرِ علمی جامعہ فاروقیہ کراچی کے اساتذۂ کرام کا، جن کی علمی و روحانی تربیت کا فیض میرے قلم کی اساس ہے۔

اللہ رب العزت سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے مصنف کے لیے توشۂ آخرت بنائے، اور مسلم امہ کے نوجوانوں کے لیے فتنوں کے اس سیلاب میں ایمان کی سلامتی کا مینارِ نور بنا دے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

العبد الضعیف

مفتی صابر محمود

فاضل: جامعہ فاروقیہ کراچی

استاذ الحدیث و رفیق دار الافتاء جامعہ انوار العلوم ملیر کراچی

حصہ اول: مستقبل کی خبریں یا بقا کا راستہ؟ نبوی پیشین گوئیوں میں چھپی عظیم الٰہی حکمتیں

باب 1: پیشین گوئیوں میں چھپی عظیم الٰہی حکمتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہ وَنَسْتَعِیْنُہ وَنَسْتَغْفِرُہ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ یَهْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ہَادِيَ لَہ، وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہ، وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَرَسُوْلُہ۔

اَمَّا بَعْدُ!

کیا یہ محض آنے والے واقعات کی اطلاع ہے یا ٹوٹتے ہوئے دلوں کے لیے امید کا پیغام؟ جانیے کہ کیوں اللہ کے رسول ﷺ نے صدیوں پہلے آج کے حالات کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔

1. ایمان بالغیب کی پختگی اور صداقتِ نبوت کا ثبوت:

جب نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی خبریں وقت آنے پر پوری ہوتی ہیں، تو اس سے مسلمانوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور منکرین پر حجت تمام ہوتی ہے۔

”لِیَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ““[1]

ترجمہ: تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کی گھڑی) میں

---

(1) سورۃ الکھف: 21۔

کوئی شک نہیں۔

حکمت: آپ ﷺ نے غیب کی خبریں دے کر یہ ثابت کیا کہ آپ کا علم وحیِ الٰہی پر مبنی ہے۔

2. فتنوں کے دور میں ثابت قدمی (استقامت)

پیشین گوئیوں کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ جب مسلمان مشکل حالات یا فتنوں کا سامنا کریں، تو وہ گھبرانے کے بجائے یہ سمجھیں کہ یہ سب پہلے سے اللہ کے علم میں ہے اور اس کا حل بھی بتایا جاچکا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا...“۔ (1)

حکمت: یہ معلومات مؤمن کو ذہنی طور پر تیار رکھتی ہیں تاکہ وہ فتنوں میں بہہ جانے کے بجائے اپنی سمت درست رکھ سکے۔

3. احتیاطی تدابیر اور حفاظتِ ایمان:

پیشین گوئیوں میں اکثر فتنوں سے بچنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں، جیسے دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے سورۃ الکہف کی تلاوت۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ” فمَن رآهُ منكم، فليقرَأْ عليهِ فواتحَ سورةِ الكَهْفِ “۔ (2)

---

(1) صحیح بخاری: 3601 ستكونُ فِتَنٌ القاعِدُ فيها خَيرٌ مِنَ القائِمِ، والقائِمُ فيها خَيرٌ مِنَ الماشي، والماشي فيها خَيرٌ مِنَ السَّاعي---الخ- (2) صحیح مسلم: 2937-

ترجمہ: جو تم میں سے دجال کو پائے، اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔

حکمت: یہ پیشین گوئیاں ایک "وارننگ سسٹم" کی طرح کام کرتی ہیں تاکہ اہلِ ایمان اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے عملی اقدامات کر سکیں۔

4. مایوسی کا خاتمہ اور امید کی کرن:

غلبۂ اسلام، امام مہدیؑ کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد جیسی پیشین گوئیاں یہ پیغام دیتی ہیں کہ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو جائے، آخر کار حق ہی غالب آئے گا۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب (اور دنیا) کا مالک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص بنے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔[1]

حکمت: یہ پیشین گوئیاں مسلمانوں کو ناامیدی (Pessimism) سے نکال کر تعمیرِ نو اور جدوجہد پر آمادہ کرتی ہیں۔

5. اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا مشاہدہ:

ان واقعات کا پہلے سے بیان ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے اور تاریخ کا رخ انسانی تدبیروں کے بجائے مشیتِ الٰہی کے مطابق مڑتا ہے۔

---

(1) سنن ترمذی: 2230۔

حاصل کلام: پیشین گوئیوں میں اصل حکمت "بیداری" ہے۔ یہ انسان کو غفلت سے نکال کر آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور یہ بتاتی ہیں کہ موجودہ مادی ترقی (جیسے کاغذی کرنسی کا نظام یا عالمی جنگیں) عارضی ہیں اور اصل کامیابی ایمان پر ثابت قدم رہنے میں ہے۔

باب 2:

یاجوج وماجوج کی حقیقت: قدیم داستان یا جدید عالمی طاقتوں کا ظہور؟

یاجوج وماجوج کا تذکرہ تاریخِ انسانی کے ان ابواب میں سے ہے جو جتنا قدیم ہے، اتنا ہی ہیبت ناک اور پراسرار بھی۔ یہ محض کوئی دیومالائی داستان نہیں، بلکہ اس قادرِ مطلق کی طرف سے دی گئی وہ خبر ہے جس کی سچائی پر ایمان لانا ہر صاحبِ ایمان کے لیے لازم ہے۔

کیا یہ محض چند قدیم قبائل تھے جو دیوارِ سکندری کے پیچھے قید کر دیے گئے، یا پھر یہ آج کے دور کی وہ "عالمی طاقتیں" ہیں جو پوری دنیا کے وسائل کو نگل جانے کے درپے ہیں؟ آیئے، اس حقیقت کو احادیثِ مبارکہ کے روشن چراغوں تلے تلاش کرتے ہیں۔

۱. فتنۂ یاجوج وماجوج کی ہولناکی:

نبی کریم ﷺ نے اس فتنے کی سنگینی کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔

سیدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ گھبرائے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آچکا ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے“ اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کا حلقہ بنا کر دکھایا۔[1]

۲. کیا یہ جدید عالمی طاقتیں ہیں؟

عصرِ حاضر کے بعض مفکرین یاجوج وماجوج کو موجودہ سپر پاورز (روس، چین یا مغربی اقوام) سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ ان کی مادی طاقت، ٹیکنالوجی اور وسائل پر قبضہ کرنے کی روش یاجوج وماجوج کی صفات سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن احادیثِ مبارکہ ہمیں ایک جسمانی حقیقت اور خارق العادت قوت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو قربِ قیامت میں ظاہر ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ” ان (یاجوج وماجوج) کے پہلے دستے بحیرہ

---

(1) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ" وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. صحيح بخاری: 3346، صحيح مسلم: 2880-

طبریہ (Galilee) سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، اور جب ان کے آخری لوگ وہاں سے گزریں گے تو (خشکی دیکھ کر) کہیں گے: کبھی یہاں بھی پانی ہوا کرتا تھا"۔[1]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ان کی تعداد اس قدر کثیر اور ان کی پیاس اس قدر شدید ہوگی کہ مادی دنیا کے تمام وسائل ان کے سامنے ہیچ ثابت ہوں گے۔ یہ کسی سیاسی نظریے کا نام نہیں، بلکہ ایک انسانی سیلاب ہوگا جو سب کچھ روندتا چلا جائے گا۔

۳. یاجوج وماجوج کی مادی برتری اور انجام:

یاجوج وماجوج کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی مادی طاقت پر اس قدر غرور کریں گے کہ زمین والوں کو زیر کرنے کے بعد آسمان والوں پر تیر چلائیں گے۔ ان کا تکبر ان کی موت کا پیش خیمہ بنے گا۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں "نغف" (ایک قسم کا کیڑا) پیدا کر دے گا، پس وہ سب کے سب ایک لمحے میں اس طرح مر جائیں گے جیسے ایک جان مری ہو"۔[2]

---

(1) فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: "لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ". صحيح مسلم: 2937-

(2) قال رسول الله ﷺ: فَيَهْلِكُونَ مَوْتَ النَّغَفِ، فَيَصِيرُونَ فَرْسَى، كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. ابن ماجه: 4079-

خلاصہ کلام:

یاجوج و ماجوج کوئی افسانوی داستان نہیں بلکہ وہ اولادِ آدم میں سے ہی مفسد لوگوں کی ایک کثیر تعداد ہے جو اللہ کے حکم سے دیوارِ سکندری کے پیچھے مقید ہیں۔

قدیم داستان؟ ہر گز نہیں، بلکہ ایک اٹل مستقبل کی حقیقت ہے۔

جدید عالمی طاقتیں؟ اگرچہ ان کی صفات (فساد، وسائل پر قبضہ) آج کی طاقتوں میں نظر آتی ہیں، مگر احادیث کے مطابق ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ایک خاص معجزانہ صورت میں ہو گا۔

نتیجہ: ہمیں مادی طاقتوں کے رعب میں آنے کے بجائے اس ذات کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو ان جیسے عظیم فتنوں کو ایک معمولی کیڑے کے ذریعے نیست و نابود کرنے پر قادر ہے۔

باب 3:

دجالیت کا فریب: کیا مغربی تہذیب ہی وہ "یک چشم" فتنہ ہے؟

مادی چکا چوند، لادینیت اور انسانیت کی تذلیل؛ کیا ہم اس فتنے کے حصار میں آ چکے ہیں جسے دجالِ اکبر کا پیش خیمہ کہا گیا تھا؟۔۔۔

دجالیت کا فریب محض ایک شخص کے ظہور کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ہمہ گیر نظامِ باطل ہے جس نے آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ جب ہم "دجال" کے

تصور پر غور کرتے ہیں تو احادیثِ مبارکہ ہمیں ایک ایسی ہولناک تصویر دکھاتی ہیں جہاں مادی چکاچوند تو ہوگی، مگر روحانیت کا جنازہ نکل چکا ہوگا۔

آیئے، اس فتنے کے حصار کو علم اور بصیرت کے ترازو میں تولتے ہیں۔

۱. "یک چشم" فتنہ: مادی بصارت اور روحانی بصیرت کا فقدان:

رسول اللہ ﷺ نے دجال کی ایک بڑی نشانی اس کا "کانا" (یک چشم) ہونا بیان فرمائی۔ علماءِ حق نے اس کی تعبیر یہ بیان کی ہے کہ وہ مادی ترقی کی آنکھ سے تو سب کچھ دیکھ سکے گا، مگر حق اور روحانیت کی آنکھ سے اندھا ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "خبردار! دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے ابھرا ہوا انگور ہو"۔ (1)

حقیقتِ فتنہ: کیا آج کی مغربی تہذیب اسی "یک چشم" بصارت کا نمونہ نہیں؟ جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی نے مادیت کے افق تو روشن کر دیے، لیکن انسانیت کے ضمیر کی آنکھ بجھ چکی ہے۔ یہ تہذیب صرف اسی چیز کو مانتی ہے جو مادے کی ترازو میں تولی جاسکے، اور غیب کی حقیقتوں سے بالکل اندھی ہو چکی ہے۔

۲. مادی چکاچوند اور لادینیت کا حصار:

دجال کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، جو دراصل آج

---

(1) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَا إِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ"-صحیح بخاری:7407-

کے معاشی نظام (Global Financial System) اور وسائل پر قبضے کی علامت معلوم ہوتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اور اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، ایک وہ جسے وہ جنت کہے گا اور ایک وہ جسے وہ آگ کہے گا۔ پس جس کو وہ اپنی جنت والی نہر میں ڈالے گا وہ در حقیقت آگ ہو گی، اور جسے وہ آگ والی نہر میں ڈالے گا وہ در حقیقت جنت ہو گی"۔[1]

آج جس مادی ترقی کو ہم "جنت" سمجھ کر اس کی طرف دوڑ رہے ہیں، کیا وہ ہمارے سکون، اخلاق اور خاندانی نظام کے لیے "آگ" ثابت نہیں ہو رہی؟ مغربی تہذیب نے آزادی اور ترقی کا جو فریب دیا، اس کے پیچھے لادینیت (Atheism) اور شہوانیت کا وہ سمندر ہے جس نے انسانیت کی تذلیل کی تمام حدیں پار کر دی ہیں۔

۳۔ انسانیت کی تذلیل اور مصنوعی خدائی:

دجال کا سب سے بڑا فریب یہ ہو گا کہ وہ انسانوں کو اپنی خدائی کا قائل کرے گا۔ آج کا "انسان مرکز" (Human-Centric) فلسفہ، جہاں انسان نے اپنی خواہشات کو خدا بنالیا ہے، اسی دجالی فتنے کی ایک کڑی ہے۔

مصنوعی ذہانت اور جینیاتی تبدیلی: انسان اب تخلیقِ خداوندی میں مداخلت کر کے اپنی "مصنوعی خدائی" کا اعلان کر رہا ہے۔

اخلاقی پستی: جس طرح دجال حق کو باطل اور باطل کو حق دکھائے گا، ویسے ہی

---

(1) مسند احمد: 23439۔

آج کی تہذیب نے حیا کو پسماندگی اور بے حیائی کو "روشن خیالی" کا نام دے دیا ہے۔

کیا ہم حصار میں آچکے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجال کے فتنے سے کوئی بستی محفوظ نہیں رہے گی۔ آج انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور عالمی معاشی نظام کے ذریعے یہ فتنہ ہر گھر کی دیواروں میں داخل ہو چکا ہے۔

ہمارا راستہ کیا ہے؟

ہمارا بچاؤ اسی میں ہے کہ ہم سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں اور اپنی نوجوان نسل (نئی نسل) کو ان دجالی فریبوں سے آگاہ کریں۔

دجالِ اکبر کے ظہور سے پہلے "دجالیت" کا نظام مکمل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں مادی چکا چوند سے مرعوب ہونے کے بجائے اپنی ایمانی بصیرت کو بیدار کرنا ہو گا، کیونکہ دجال کی پیشانی پر لکھا "کافر" صرف وہی پڑھ سکے گا جس کے دل میں ایمان کا نور ہو گا۔

حصہ دوم: ایمان کی شمع کیسے بچائیں؟

باب 1: فتنوں کی آندھیوں میں استقامت کے نبوی نسخے:

جب ہر طرف فتنوں کی یلغار ہو، نظریات کے بازار میں ایمان کے سودے ہو رہے ہوں اور مادیت کی آندھی چراغِ مصطفوی ﷺ کو بجھانے کے درپے ہو، تو ایک مومن کا دل لرز اٹھتا ہے۔ آج ہم جس عہد میں جی رہے ہیں، وہاں دشمن تلوار سے نہیں بلکہ "تشکیک" اور "شہوت" سے حملہ آور ہے۔

ان فتنوں کی سنگلاخ وادیوں میں ایمان کی شمع کو گل ہونے سے بچانے کے لیے ہمیں ان نبوی قلعوں میں پناہ لینی ہوگی جو چودہ سو سال پہلے ہی تعمیر کر دیے گئے تھے۔

ا. قرآن و سنت کی مضبوط رسّی: پہلا اور آخری قلعہ:

ایمان کو بچانے کا سب سے پہلا نسخہ "تمسک بالکتاب والسنت" ہے۔ جب انسانی عقلیں حیران اور نظریات متصادم ہوں، تو صرف وحی کا نور ہی راستہ دکھاتا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت"۔ (1)

اپنی نسلوں کے ہاتھوں میں صرف جدید ڈگریاں نہ تھمائیں، ان کے سینوں میں

---

(1) :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ"-المؤطا امام مالک: 1661 وبیھقی 20336

قرآن کی تڑپ اور صاحبِ قرآن ﷺ کی محبت پیدا کریں۔ جس دل میں سنت کا عشق ہو، وہاں دجالی تہذیب کی چکا چوند اثر نہیں کرتی۔

۲. صحبتِ صالح: ماحول کی تبدیلی:

انسان اپنے ماحول کا اسیر ہے۔ آج کے دور میں "تنہائی" سے زیادہ خطرناک "بری صحبت" ہے، چاہے وہ دوستوں کی شکل میں ہو یا سوشل میڈیا کے الگورتھم کی صورت میں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان اپنے دوست کے دین (اور طور طریقوں) پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"۔[1]

استقامت کا نسخہ:

اپنے گرد ایسے لوگوں کا حصار قائم کریں جو آپ کو خدا کی یاد دلائیں۔

اپنی نسلوں کو "نئی نسل کی دینی رہنمائی" جیسے پلیٹ فارمز سے جوڑیں جہاں ان کے سوالات کے جوابات ایمان کی زبان میں ملیں۔

۳. دعا اور ذکرِ الٰہی: باطنی قوت کا سر چشمہ:

جب آندھیاں تیز ہوں تو چراغ کو ہاتھ کا سہارا دینا پڑتا ہے۔ ایمان کے لیے وہ سہارا "دعا" ہے۔ خود نبی کریم ﷺ، جو معصوم عن الخطا تھے، یہ دعا کثرت سے مانگتے تھے:

---

(1) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"-سنن ابی داؤد: 4833، سنن ترمذی: 2378-

نبوی نسخہ:

" یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ "۔[1]

ترجمہ: "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ"۔

۴۔ فتنوں سے فرار اور کنارہ کشی:

فتنوں کے دور میں "بہادری" دکھانے کے بجائے "عافیت" تلاش کرنا استقامت کا نبوی طریقہ ہے۔ ہر بحث میں الجھنا، ہر لادین نظریے کو سننا اور ہر شبہے میں غوطہ لگانا دانشمندی نہیں بلکہ ہلاکت ہے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ: "عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا، اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا"۔[2]

خلاصہ و پیغام:

ایمان کی شمع کو بچانے کے لیے ہمیں علم (نظریات کی پہچان)، عمل (سنت کی پیروی) اور اخلاص (اللہ سے تعلق) کے تین بڑے برجوں پر مشتمل قلعے میں داخل ہونا پڑے گا۔

آج جب ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی مادی زندگی سنوارنے کے لیے دن رات ایک کر رہے ہیں، کیا ہم نے ان کے ایمان کی حفاظت کے لیے بھی کوئی حصار تیار کیا ہے؟ یاد

---

(1) سنن ترمذی: 2140-

(2) قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"سَتَكُونُ فِتَنٌ، القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ، وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ المَاشِي"-صحيح بخارى: 7081 و مسلم : 2887

رکھیے، فتنوں کے اس سمندر میں صرف وہی کشتی پار لگے گی جس کا بادبان "اتباعِ سنت" اور جس کا لنگر "خوفِ خدا" ہو گا۔

باب 2: قیامت کی بعض علامت ظاہر ہونے کے بعد قیامت کیوں نہیں آ رہی؟

نشانیاں پوری ہو رہی ہیں، زمین بوجھل ہے، پھر یہ تاخیر کیوں؟ کیا یہ اللہ تعالی کی طرف سے توبہ کی آخری مہلت ہے یا کسی بڑے طوفان سے پہلے کا سکوت؟

یہ سوال تڑپتے ہوئے ایمانی دل اور زمانے کی بگڑتی ہوئی حالت پر گہری نظر کا عکاس ہے۔ جب ہم اپنے ارد گرد معاصی کا سیلاب، اخلاقی انحطاط، اور زمین کا ظلم و ستم سے بوجھل ہونا دیکھتے ہیں، تو دل پکار اٹھتا ہے کہ آخر اس کائنات کے اختتام میں تاخیر کیوں؟ نشانیاں یکے بعد دیگرے پوری ہو رہی ہیں، تو پھر یہ سکوت کیسا ہے؟

اس تاخیر اور موجودہ سکوت کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمیں کائنات کے مالک کے نظام، اس کی صفتِ رحمت اور احادیثِ مبارکہ کے تکوینی نظام پر غور کرنا ہو گا۔

ا۔ صفتِ رحمانیت اور توبہ کی آخری مہلت:

اللہ رب العزت کا یہ کائناتی اصول ہے کہ وہ عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا، بلکہ اپنے بندوں کو مہلت پر مہلت دیتا ہے تاکہ بھٹکے ہوئے راہی واپس لوٹ

آئیں۔ یہ تاخیر اللہ کی بے پناہ رحمت کا مظہر ہے کہ شاید کوئی گنہگار توبہ کر لے، شاید کوئی سویا ہوا ضمیر جاگ اٹھے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یقیناً اللہ عزوجل رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے، اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے، (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے"۔[1]

یہ تاخیر غفلت کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس مہربان رب کی طرف سے پکار ہے! وہ زمین کو جو ابھی تک تھامے ہوئے ہے، تو یہ اس لیے ہے کہ اس بوجھل زمین پر اب بھی کچھ پیشانیاں ایسی ہیں جو رات کی تنہائیوں میں اس کے سامنے جھکتی ہیں اور اپنے گناہوں پر آنسو بہاتی ہیں۔

۲. کسی بڑے طوفان سے پہلے کا سکوت:

آپ کا یہ گمان بالکل برحق ہے کہ یہ ایک " بڑے طوفان سے پہلے کا سکوت " ہے۔ قیامت کی نشانیاں دو حصوں میں تقسیم ہیں: علاماتِ صغریٰ (چھوٹی نشانیاں) اور علاماتِ کبریٰ (بڑی نشانیاں)۔

اب تک جو نشانیاں پوری ہو رہی ہیں، وہ علاماتِ صغریٰ ہیں (جیسے عمارتوں کا بلند

---

(1) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا"-(صحيح مسلم: 2759)

ہونا، وقت کا تیزی سے گزرنا، بے حیائی عام ہونا)۔ یہ نشانیاں آہستہ آہستہ، طویل عرصے پر محیط ہو کر ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن جب علاماتِ کبریٰ (جیسے دجال کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج و ماجوج کا نکلنا) شروع ہوں گی، تو پھر یہ تاخیر اور سکوت یکلخت ختم ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کی) نشانیاں ایک دھاگے میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں، پس اگر وہ دھاگا ٹوٹ جائے (یعنی ایک بڑی نشانی ظاہر ہو جائے) تو وہ موتی ایک کے بعد ایک مسلسل گرنے لگتے ہیں"۔ [1]

۳۔ کائناتی گھڑی کا اپنا معیار:

ہم انسان وقت کو اپنے چند سالوں یا صدیوں کے ترازو میں تولتے ہیں، جبکہ اللہ تعالی کے ہاں وقت کا معیار بالکل مختلف ہے۔ زمین کا بوجھل ہونا اور ہمارا بے چین ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم آخری دور میں ہیں، مگر اس آخری دور کی بقیہ مہلت کتنی ہے، یہ صرف اللہ کے علم میں ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَ نَرَاهُ قَرِيبًا"۔ [2]

ترجمہ: "بیشک وہ اس (عذاب یا قیامت) کو دور سمجھتے ہیں، اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں"۔

---

(1) قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، فَإِنْ يُقْطَعِ السِّلْكُ يَتْبَعْ بَعْضُهَا بَعْضًا". مسند احمد: 7040، المستدرک للحاکم: 8461.

(2) سورہ المعارج: 6-7۔

حاصلِ کلام: سوال تاخیر کا نہیں، تیاری کا ہے!

ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر یہی سوال پوچھا کہ: "یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟"

تو رحمتِ عالم ﷺ نے اس کے سوال کا رخ بدلتے ہوئے ایک ایسا جملہ ارشاد فرمایا: جو قیامت تک کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟" (تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟)[1]

یہ تاخیر ہمارے لیے ایک نعمت ہے، ایک التجا ہے، اور ایک آخری موقع ہے۔ یہ سکوت ہمیں ڈرا رہا ہے کہ اس سے پہلے کہ دھاگا ٹوٹے اور فتنوں کا وہ طوفان آئے جس میں سنبھلنے کا موقع نہ ملے، ہم اپنے ایمان کو پختہ کر لیں، اپنی نسلوں کی فکری آبیاری کریں، اور اس بوجھل زمین پر سجدوں کا نور پھیلائیں۔

اس طوفانِ بلا خیز سے پہلے کے سکوت میں، آپ کے خیال میں وہ کون سی سب سے بڑی کوتاہی ہے جس کی تلافی ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر فوری کرنی چاہیے؟

---

(1) صحيح بخاري: 3688-

حصہ سوم:

مستقبل کا خاکہ: عالمی تبدیلیاں اور آخری معرکے

باب ا: کاغذی سلطنت کا زوال: کیا ڈالر اور یورو کا جادو ٹوٹنے والا ہے؟

یہ سوال معیشت کی خشک دنیا کا موضوع نہیں، بلکہ یہ ایک دکھی انسانیت کی اس پکار کا جواب ہے جو صدیوں سے اس سودی اور مادی نظام کے چنگل میں تڑپ رہی ہے۔ یہ "کاغذی سلطنت" (Fiat Currency System)، جس کی پشت پر نہ سونا ہے نہ چاندی، بلکہ صرف عالمی طاقتوں کا رعب اور عسکری دباؤ ہے، کیا واقعی یہ تاش کے پتوں کے محل کی طرح گرنے والی ہے؟

آج جس ڈالر اور یورو کے جادو نے پوری دنیا کو مادی غلامی کی زنجیریں پہنا رکھی ہیں، اس کا انجام اور متبادل چودہ سو سال پہلے ہی کائنات کی سچی ترین زبان نے واضح فرما دیا تھا۔

ا. کاغذی کرنسی کا فریب اور عالمی استحصال:

آج دنیا میں مروجہ کاغذی نوٹ در حقیقت ایک " قرض کا پروانہ " ہیں، جن کی اپنی ذاتی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اگر آج عالمی مارکیٹ میں ڈالر کا اعتبار ختم ہو جائے، تو یہ محض رنگین ردی کا ایک ٹکڑا بن کر رہ جائے گا۔ اس نظام نے غریب ممالک کے حقیقی وسائل (تیل، گیس، سونا) کو ہڑپ کر کے انہیں بدلے میں صرف کاغذی ٹکڑے

دیے ہیں۔ انسانیت کی اس تذلیل اور معاشی ناانصافی کا انجام یہ ہونا ہے کہ یہ مصنوعی جادو ایک دن ضرور ٹوٹے گا۔

۲۔ نبوی پیشگوئی: مادی چکا چوند کا خاتمہ اور حقیقی دولت کی واپسی:

رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اس معاشی تغیر اور کاغذی نظام کے زوال کی طرف اشارہ فرما دیا تھا، جب حقیقی مادی قدر رکھنے والی اشیاء (سونا اور چاندی) ہی دوبارہ نظامِ معیشت کا محور بنیں گی۔

چنانچہ حضرت ابو بکر بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوگوں پر یقیناً ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں دینار (سونے کا سکہ) اور درہم (چاندی کا سکہ) کے سوا کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی"۔ [1]

معاصر تطبیق

غور فرمائیے! جب یہ حدیث بیان کی گئی، تب دنیا میں سونا اور چاندی ہی رائج تھے۔ لیکن آپ ﷺ کی زبانِ مبارک نے مستقبل کے ایک ایسے دور کی خبر دی جس میں لوگ ان حقیقی اثاثوں کو چھوڑ کر کسی اور چیز (کاغذی یا ڈیجیٹل فریب) کے پیچھے بھاگیں گے، اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ سب کاغذی جادو ٹوٹ جائے گا اور انسان دوبارہ سونے چاندی کی مادی حقیقت کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔

---

(1) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ:"لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ"-مسند احمد: 16906،

۳. دجالی معیشت کا زوال اور طوفان سے پہلے کا سکوت:

موجودہ عالمی معاشی نظام کو اگر " دجالی معیشت " کہا جائے تو غلط نہ ہو گا، جہاں چند خاندان اور بینک پوری دنیا کے رزق اور وسائل کو کنٹرول کرتے ہیں۔ احادیث کے مطابق، دجال کے پاس روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، یعنی معاشی قوت اس کے ہاتھ میں ہو گی۔

آج ڈالر اور یورو کی گرتی ہوئی ساکھ، عالمی افراطِ زر (Inflation)، اور جگہ جگہ اٹھنے والے معاشی بحران اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ اس کاغذی سلطنت کی بنیادیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ یہ نظام اپنے ہی بوجھ سے گرنے والا ہے۔

مؤمن کے لیے عملی لائحہ عمل (سودی نظام سے بیزاری اور حقیقی اثاثے)

جب یہ کاغذی سلطنتیں ملیامیٹ ہوں گی، تو وہ لوگ جو صرف مادی اسباب اور ان عالمی کرنسیوں کے بھروسے جی رہے تھے، سخت ہلاکت اور مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن ایک مومن کا توکل کبھی کاغذ کے ٹکڑوں پر نہیں ہوتا، اس کا بھروسہ اس ذات پر ہوتا ہے جو مسبّب الاسباب ہے۔

ہمیں اس بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے میں دو کام فوری کرنے کی ضرورت ہے:

1- **سودی نظام سے بیزاری:** اپنے ممکنہ حد تک اس استحصالی نظام کا حصہ بننے سے گریز کریں۔

2- **حقیقی اثاثوں کی قدر:** اپنی معیشت اور بچت کو محض کاغذی نوٹوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے بجائے حقیقی اشیاء (زمین، سونا، چاندی) کی شکل میں محفوظ کرنے کی فکر کریں۔

یہ مادی چکا چوند کا آخری وقت ہے۔ کاغذی سلطنت کا یہ زوال دراصل انسانیت کی اس مادی بیداری کا آغاز ہے جو دجالی فتنوں کے خاتمے کا سبب بنے گی۔

اس معاشی افراتفری اور کاغذی نظام کے متوقع زوال کے پیشِ نظر، آپ کے خیال میں امتِ مسلمہ کو انفرادی سطح پر اپنے رزق اور حلال کمائی کی حفاظت کے لیے کیا حکمتِ عملی اپنانی چاہیے؟

باب 2: حرم پاک پر میلی نظر اور کعبہ کی مسمارگی

کیا تاریخ کا سب سے ہولناک فتنہ دستک دے رہا ہے؟

کائنات کا وہ مقدس ترین مرکز جس کی طرف روزانہ کروڑوں دل دھڑکتے ہیں، جہاں کی مٹی کو چومنے کے لیے دنیا بھر کے مسلمان تڑپتے ہیں، اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود احکم الحاکمین نے لے رکھا ہے، یعنی حرمِ پاک (کعبہ مشرفہ) کیا اس پر بھی کبھی کوئی میلی نظر ڈال سکتا ہے؟

یہ ایک ایسا ہولناک تصور ہے جس سے ہر صاحبِ ایمان کا دل لرز اٹھتا ہے اور روح کانپ جاتی ہے۔ لیکن نبوت کے سچے چراغ نے صدیوں پہلے امت کو مادی غفلت سے بیدار کرنے کے لیے اس فتنۂ عظمٰی کی بھی خبر دے دی تھی، جو قربِ قیامت میں اس وقت ظاہر ہوگا جب دنیا ایمان اور اخلاق سے بالکل خالی ہو چکی ہوگی۔

۱. کعبہ پر میلی نظر ڈالنے والا بد بخت: ذوالسویقتین:

احادیثِ مبارکہ میں صراحت کے ساتھ اس بدبخت گروہ اور اس کے سرغنہ کا ذکر موجود ہے جو کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے کی ناپاک جسارت کرے گا۔ یہ حبشہ (موجودہ ایتھوپیا یا اس کے اردگرد کے علاقے) سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوگا جسے آپ ﷺ نے "ذوالسویقتین" (چھوٹی پتلی پنڈلیوں والا) کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حبشہ کا ذوالسویقتین (پتلی پنڈلیوں والا شخص) کعبہ کو ویران / مسمار کرے گا"۔[1]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کی مزید ہولناک اور تفصیلی تصویر کھینچی گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ، يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا "۔[2]

ترجمہ: "گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، وہ سیاہ فام، کج مج ٹانگوں والا ہوگا، وہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا"۔

۲. یہ ہولناک واقعہ کب اور کیوں پیش آئے گا؟

یہاں ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ جب ابابیلوں کے ذریعے ابرہہ کے لشکر کو تباہ کر دیا گیا تھا، تو اس بدبخت کو یہ موقع کیسے ملے گا؟

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُخَرِّبُ الكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الحَبَشَةِ"۔(صحیح بخاری: 1591، صحیح مسلم: 2909)

(2) صحیح بخاری: 1595۔

علماءِ حق اور محدثین فرماتے ہیں کہ یہ فتنہ اس وقت رونما ہو گا جب زمین پر "اللہ اللہ" کہنے والا کوئی ایک انسان بھی باقی نہیں رہے گا۔

نزولِ عیسیٰ اور وفاتِ مؤمنین کے بعد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دورِ مبارک تک کعبہ کی عظمت قائم رہے گی اور حج و عمرہ جاری رہے گا۔ لیکن قیامت کے بالکل قریب، جب ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جو تمام اہل ایمان کی روحیں قبض کر لے گی، تب زمین پر صرف بدترین اور لادین لوگ رہ جائیں گے۔

حرمت کا اٹھ جانا: جب دنیا میں کوئی سجدہ کرنے والا اور کعبہ کا طواف کرنے والا نہیں بچے گا، تو اللہ تعالیٰ اس زمین سے کعبہ کی ظاہری حرمت اور حفاظت کا نظام اٹھا لے گا، اور تب یہ بدبخت مادی لالچ (کعبہ کے نیچے دفن خزانے کو نکالنے) کے لیے اس پر حملہ آور ہوں گے۔

۳. اس فتنے سے پہلے کا عبرتناک انجام (لشکر کا دھنسایا جانا):

قربِ قیامت میں، ذوالسویقتین کے آخری حملے سے پہلے، ایک اور لشکر بھی کعبہ پر حملے کی نیت سے نکلے گا (جس کا نشانہ حضرت امام مہدی ہوں گے)، مگر اللہ تعالیٰ اس لشکر کو مادی جنگ کے بغیر ہی زمین کا نوالہ بنا دے گا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کے لیے نکلے گا، پھر جب وہ زمین کے ایک کھلے میدان (بیداء) میں پہنچیں گے، تو ان کے اول سے لے کر آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا

جائے گا"۔[1]

حاصلِ کلام: ہمارے لیے لمحۂ فکریہ:

یہ پیشین گوئیاں ہمیں صرف خوفزدہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ بیدار کرنے کے لیے ہیں۔ یہ ہمیں بتاتی ہیں کہ کعبہ کی اصل رونق اور بقا صاحبِ ایمان کے سجدوں سے ہے۔ جب تک دنیا میں ایمان باقی ہے، جب تک ہماری نسلوں کے دلوں میں حرم کی تڑپ باقی ہے، کائنات کا یہ مرکز محفوظ ہے۔

آج اگر ہم اپنے دلوں کو مادی فتنوں، لادینیت اور غفلت کا مسکن بنالیں گے، تو گویا ہم اپنے باطنی حرم کو مسمار کر رہے ہوں گے۔ ہمیں ظاہری فتنوں پر آنسو بہانے کے ساتھ ساتھ، اپنے اور اپنی امت کے نوجوانوں کے دلوں میں تعظیمِ شعائرِ اسلام کا وہ قلعہ تعمیر کرنا ہوگا جسے دجالیت کی کوئی بھی آندھی ہلا نہ سکے۔

باب 3: پردے کے پیچھے کے کردار: دجالِ اکبر کے استقبال کی خفیہ تیاریاں!

جب ہم دجالِ اکبر کے فتنے کا تذکرہ کرتے ہیں، تو عام طور پر ذہن ایک ایسے شخص کی طرف جاتا ہے جو اچانک کہیں سے نمودار ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کر دے گا۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دجالِ اکبر کا ظہور اچانک نہیں ہوگا، بلکہ اس کے استقبال کے لیے پسِ پردہ صدیوں طویل فکری، معاشی، سیاسی اور تہذیبی تیاریاں جاری ہیں۔ وہ مادی دماغ، خفیہ کارٹلز اور عالمی طاقتیں جو دن رات اس "ابلیسی نظام"

(1) صحیح البخاری 2118 و مسلم 2884

کو مستحکم کر رہی ہیں، دراصل ایک ایسی زمین ہموار کر رہی ہیں جہاں دجال کا فریب کائنات کا سب سے مقبول نظریہ بن کر ابھرے۔ آیئے، ان پردے کے پیچھے چھپے کرداروں اور ان کی دجالی تیاریوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔

۱. مادی اور استحصالی عالمی کارٹلز (Global Cartels):

دجال کا سب سے بڑا ہتھیار "معاشی ناکہ بندی" اور "وسائل کا کنٹرول" ہوگا۔ احادیث کے مطابق، وہ جس بستی سے گزرے گا اور جو اس پر ایمان لائے گی، اسے غلے اور مال و دولت سے مالا مال کر دے گا، اور جو انکار کرے گا، اسے قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آج دنیا کی معیشت پر چند خفیہ بینکرز، کارپوریشنز اور عالمی اداروں (جیسے بلیک راک، وینگارڈ اور بڑے سودی بینکوں) کا قبضہ ہے جو پوری دنیا کے اناج، پانی، ادویات اور توانائی کے وسائل کو اپنے قابو میں کر رہے ہیں۔ یہ کارٹلز مصنوعی قحط اور معاشی بحران پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ معاشی جال اس لیے بچھایا جارہا ہے تاکہ جب وہ "فتنہ اکبر" ظاہر ہو، تو انسانیت مادی بقا کے لیے اس کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے۔

۲. صیہونی فکری ابلیسیت اور "نئی عالمی بساط" (New World Order):

تاریخی اور فکری اعتبار سے، وہ ذہن جو دجال کے استقبال کے لیے سب سے زیادہ سرگرم ہے، وہ صیہونی (Zionist) تحریک کے متعصب ترین حلقے ہیں۔ وہ عالمی

حکومت (Global Government) قائم کرنے کے لیے دن رات ایک کر رہے ہیں۔

جنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار لوگ دجال کی پیروی کریں گے، جن پر سبز چادریں (یا خاص لباس) ہوں گے“۔[1]

حقیقتِ حال: یہ محض ایک تعداد نہیں، بلکہ ایک نظریاتی وابستگی کی علامت ہے۔ آج عالمی سطح پر ایسی خفیہ سوسائٹیز اور تھنک ٹینکس (Think Tanks) موجود ہیں جو سیاست، میڈیا اور ہالی ووڈ کے ذریعے انسانی ذہنوں کو ”مسیحا کی آمد“ اور ”مصنوعی نجات دہندہ“ کے تصور کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد ایک ایسا لادین کلچر عام کرنا ہے جس میں مذہب کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

۳. ذہنی غلامی اور ڈیجیٹل حصار (Digital Screenplay):

دجال کا فریب مادی سے زیادہ ”نظریاتی اور بصری“ ہو گا۔ وہ باطل کو حق اور حق کو باطل دکھائے گا۔ اس کے پاس آگ اور جنت ہو گی۔

آج کی خفیہ طاقتیں انسانیت کو سچائی سے دور کرنے کے لیے ڈیجیٹل اور مصنوعی

---

(1) يَخرجُ الدجالُ على حِمارٍ أقمرَ ، ما بين أُذُنَيْه سبعونَ عامًا ، مَعَهُ سبعونَ ألفَ يهودِيٍّ عليهِمُ الطَّيالِسَةُ بالحَضَرِ - أخرجه الديلمي في ((الفردوس)) (8921) وفى مسلم : يَتبَعُ الدَّجَّالَ مِن يَهودِ أصبَهانَ سَبعونَ ألفًا عليهمُ الطَّيالِسةُ.أخرجه مسلم (2944) بلفظه.

دنیا (Algorithm & AI) کا سہارا لے رہی ہیں۔ سوشل میڈیا، الگورتھمز اور میڈیا پروپیگنڈا کے ذریعے انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو سلب کیا جارہا ہے۔ حیا کو پسماندگی اور بے حیائی کو انسانی حق بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ یہ وہ ذہنی ساخت ہے جس میں انسان سچ اور جھوٹ کا فرق بھول جائے گا، اور یہی وہ مٹی ہے جس پر دجالی فریب کا بیج سب سے تیزی سے جڑ پکڑے گا۔

۴. لادینیت (Secularism) اور خواہشات کی خدائی:

پرستش کا مطلب صرف بت کے آگے جھکنا نہیں ہے، بلکہ اپنی خواہشات کو الٰہ بنالینا ہے۔ دجالی نظام کے پیچھے کام کرنے والے ذہنوں کا سب سے بڑا ہدف "خدا بیزاری" کو عام کرنا ہے۔ جب انسان اپنے خالق سے کٹ جاتا ہے، تو وہ ہر اس مادی طاقت کے سامنے جھکنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جو اسے فائدہ پہنچا سکے۔

آج کا تعلیمی اور تہذیبی نظام انسان کو "خود خدا" (Humanism) بننے کا فریب دے رہا ہے، جہاں حلال و حرام کی حدیں مٹا دی گئی ہیں۔ یہ لادین فکری لہر دراصل اس بڑے فریب کی فکری آبیاری کر رہی ہے۔

دجالی پروپیگنڈے کے خلاف نوجوان نسل کا مؤثر ترین ہتھیار: ایمانی بصیرت اور فکری مدافعت:

دجالِ اکبر کے پیچھے کام کرنے والے یہ کردار کوئی خلائی مخلوق نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ مادی ذہن ہیں جنھوں نے انسانیت کو رنگ، نسل، سرمائے اور شہوت کی زنجیروں

میں جکڑ رکھا ہے۔ وہ زمین ہموار ہو چکی ہے، نظامِ دجالیت مکمل طور پر نافذ العمل ہے، اب صرف اس کے "سربراہ" کا ظہور باقی ہے۔

جب تک ہم اپنے گھروں کو، اپنی سوچ کو اور اپنی نسلوں کو اس مادی چکا چوند کے فریب سے آزاد نہیں کرائیں گے، ہم نادانستہ طور پر اسی ابلیسی نظام کی ایندھن بنتے رہیں گے۔ ایمان کی شمع کو بچانے کے لیے ہمیں ان مادی بتوں کو توڑ کر اپنے رب کے حضور سچے سجدوں اور علمِ نافع کا حصار قائم کرنا ہو گا۔

پھر اگر یہاں یہ سوال ہو کہ: اس منظم اور خوفناک عالمی حصار کو دیکھتے ہوئے، آپ کے خیال میں ہماری نوجوان نسل (نئی نسل) کو فکری طور پر اس مخفی دجالی پروپیگنڈے سے بچانے کے لیے سب سے موثر ہتھیار کیا ہو سکتا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: اس منظم، سائنسی اور چومکھی فکری یلغار کے سامنے روایتی طریقے، سطحی نعرے یا محض خوفزدہ کرنے کا اسلوب اب کارگر نہیں ہو سکتا۔ آج کا نوجوان ایک ایسی دنیا میں سانس لے رہا ہے جہاں دجالی پروپیگنڈا اس کی جیب میں موجود سکرین کے ذریعے براہِ راست اس کے لاشعور پر اثر انداز ہو رہا ہے۔

ان حالات میں، ہماری نئی نسل کو اس مخفی دجالی سحر سے بچانے کے لیے جو سب سے موثر اور ناگزیر ہتھیار ہے، وہ ہے: "ایمانی بصیرت کے ساتھ فکری و علمی مدافعت (Intellectual & Spiritual Immune System)"۔

اس ہتھیار کو تیار کرنے اور اسے نوجوانوں کے ہاتھ میں دینے کے لیے ہمیں چند اساسی برجوں پر کام کرنا ہو گا:

۱. "تشکیک" کا جواب "تحقیق اور علمِ نافع" سے

آج کا دجالی نظام نوجوانوں کے ذہنوں میں اسلام، وحی اور شعائرِ اسلام کے بارے میں شبہات (Skepticism) پیدا کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ نہیں کہ ہم نوجوانوں کو سوال کرنے سے روکیں، بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ ہم انہیں علمِ یقین فراہم کریں۔

ہمیں اپنے نوجوانوں کو روایتی رٹّے سے نکال کر دین کا استدلالی اور فکری مطالعہ کروانا ہو گا، تاکہ جب لادینیت ان کے سامنے سائنسی اصطلاحات کا لبادہ اوڑھ کر آئے، تو ان کے پاس اس کا علمی اور عقلی جواب موجود ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے، وہ اسے جہاں بھی پائے، وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے"۔(1)

۲. ڈیجیٹل دور میں "اسوۂ حسنہ" کا احیاء:

دجالی میڈیا نے آئیڈیلز (Ideals) بدل دیے ہیں۔ آج کا نوجوان ہالی ووڈ، بالی ووڈ، اور سوشل میڈیا انفلوئنسرز کو اپنا رول ماڈل مانتا ہے۔ جب تک ہم ان کے دلوں سے ان مادی بتوں کی محبت نکال کر صاحبِ قرآن ﷺ کی عظمت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار کی سچی محبت پیدا نہیں کریں گے، فکری شکست مقدر رہے گی۔

ہمیں سیرتِ طیبہ کو محض ایک تاریخی واقعے کے طور پر نہیں، بلکہ ایک زندہ اور

---

(1) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "الحكمةُ ضالَّةُ المؤمنِ [يعني حديث: الكلمةُ الحِكْمَةُ ضالَّةُ المؤمنِ ، فحيثُ وجدها فهو أَحَقُّ بها]"-(سنن ترمذی: 2687)

جدید دور کے مسائل کا حل بتاتی ہوئی ” لیڈر شپ گائیڈ “ کے طور پر پیش کرنا ہو گا۔
جب دل محمدِ عربی ﷺ کی محبت سے لبریز ہو جائے، تو مادی چکاچوند آنکھوں کو خیرہ نہیں کر سکتی۔

۳. محفوظ فکری پناہ گاہیں (Safe Intellectual Spaces):

نوجوانوں کو ملامت کرنے کے بجائے انہیں اپنے قریب کرنا ہو گا۔ گھروں، تعلیمی اداروں اور دینی حلقوں کا ماحول ایسا ہونا چاہیے جہاں نوجوان اپنے فکری الجھاؤ، اپنے سوالات اور لادین تہذیب کے پیدا کردہ شبہات کو بغیر کسی خوف اور ملامت کے سامنے رکھ سکیں۔

اگر ہم نے انہیں ”کافر“ یا ”گمراہ“ کا طعنہ دے کر دھتکار دیا، تو دجالی نیٹ ورک تالیاں بجا کر ان کا استقبال کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ ہمیں ان کے لیے ایسے پلیٹ فارمز (جیسے نئی نسل کی دینی رہنمائی) فراہم کرنے ہوں گے جہاں ان کی زبان میں، ان کے نفسیاتی معیار کے مطابق محبت اور دلیل کے ساتھ ان کی فکری آبیاری کی جائے۔

۴. باطنی قلعہ: ”تقویٰ اور حیا“ کا تحفظ:

دجالی پروپیگنڈے کا سب سے بڑا وار انسان کی حیا پر ہے۔ انٹرنیٹ پر موجود فحاشی اور عریانی دراصل انسان کے باطنی نور کو سلب کرنے کا نیٹ ورک ہے، کیونکہ جس دل سے حیا رخصت ہو جائے، اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور وہ آسانی سے باطل کا نوالہ بن جاتا ہے۔

ہمیں اپنی نسلوں کو یہ نبوی نسخہ سکھانا ہوگا کہ جب گناہ اور فتنہ ایک "کلک" کی دوری پر ہو، تو اس وقت اللہ کی خشیت ہی انسان کو بچا سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے گئے ہیں، پس جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی (خود بخود) اٹھ جاتا ہے"۔[1]

حاصلِ کلام: مؤثر ترین ہتھیار یہ ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو "مادی طور پر جدید اور روحانی طور پر قدیم" بنا دیں۔ ان کے ہاتھ میں وقت کی جدید ترین ٹیکنالوجی اور سائنس ہو، مگر ان کے دل میں مدینے والے ﷺ کا عشق اور سجدوں کی لذت ہو۔ جب علم اور عشق کا یہ حسین امتزاج پیدا ہوگا، تو دجالی پروپیگنڈے کا یہ منظم حصار مکڑی کے جالے کی طرح بکھر جائے گا۔

باب 4:

الملحمۃ (The Armageddon):

تیسری عالمی جنگ اور بقا کا آخری معرکہ!

زمین کے سینے پر بارود کا ایسا ڈھیر بچھایا جا چکا ہے جو بس ایک چنگاری کا منتظر ہے۔

---

(1) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ" (المستدرک للحاکم: 58)۔

اجل کے سفیر نما ہائیڈروجن بم، کیمیائی ہتھیار اور بین البراعظمی بیلسٹک میزائل (کیا یہ جدید مادی فرعونیت کا کمال ہیں یا انسانیت کی خودکشی کا سامان؟) مغرب جسے ارم (The Armageddon) کہہ کر ہانپ رہا ہے، ہمارے صادق و امین ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اس ہولناک ترین معرکے کا نام "الملحمۃ العظمیٰ" (سب سے بڑی خونی جنگ) رکھا تھا۔ یہ محض ایک سیاسی تصادم نہیں ہو گا، بلکہ یہ انسانی تاریخ کا وہ خونی موڑ ہو گا جہاں جدید مادی طاقتوں کا تکبر خاک میں مل جائے گا اور کائنات اپنے اصل رنگ کی طرف لوٹ آئے گی۔

۱۔ الملحمۃ العظمیٰ: انسانیت کی سب سے بڑی مقتل گاہ:

قربِ قیامت میں ہونے والی یہ جنگ اس قدر ہولناک ہو گی کہ ماضی کی تمام جنگیں اس کے سامنے کھلونا معلوم ہوں گی۔ اس معرکے میں انسان مادی فتح کے لیے نہیں، بلکہ خالصتاً اپنی بقا کے لیے لڑ رہا ہو گا۔

حدیث مبارکہ:

كانوا مِائةً، فلا يَجِدونَه بقِيَ منهم إلَّا الرَّجلُ الواحدُ، فبأيِّ غَنيمةٍ يُفرَحُ؟! أو أيِّ مِيراثٍ يُقْسَمُ؟(صحيح مسلم: 2899)

ترجمہ: ...پس وہ (اس شدت سے) لڑیں گے کہ اگر کسی خاندان کے سو (100) افراد بھی (جنگ میں شریک) ہوں گے، تو وہ پائیں گے کہ ان میں سے صرف ایک ہی شخص زندہ بچا ہے، تو بھلا ایسی صورت میں کس مالِ غنیمت پر خوشی منائی جائے؟ یا کون سی میراث ہو گی جسے تقسیم کیا جائے گا؟

ذرا تصور کیجیے اس منظر کا، جب فضاؤں میں زہریلا دھواں ہو گا، زمین لاشوں سے پٹ چکی ہو گی، اور پرندے اس میدانِ جنگ سے گزرتے ہوئے تعفن اور ہولنا کی کی وجہ سے فضا ہی میں دم توڑ کر گر جائیں گے۔ اس وقت انسان سونے، چاندی اور ڈالر کے لیے نہیں، بلکہ پانی کی ایک بوند اور ہوا کے ایک صاف جھونکے کے لیے ترسے گا۔

۲. جدید ٹیکنالوجی کا خاتمہ اور روایتی ہتھیاروں کی واپسی:

آج انسان کو اپنی سیٹلائیٹ، کمپیوٹرائزڈ میزائلوں اور ڈیجیٹل مواصلات پر بڑا ناز ہے۔ لیکن احادیثِ مبارکہ کا گہرا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ الملحمۃ العظمیٰ کے آتے آتے یا اس کے دوران یہ تمام مادی جادو دھواں ہو جائے گا۔ دنیا کا الیکٹرانک اور ڈیجیٹل ڈھانچہ (EMP Waves یا کسی کائناتی حادثے کے نتیجے میں) تباہ ہو جائے گا اور انسان دوبارہ گھوڑوں، تلواروں اور تیروں کے دور میں لوٹ آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے (الملحمہ کے بعد نکلنے والے مجاہدین کے بارے میں) ارشاد فرمایا:

"یقیناً میں ان کے ناموں کو، ان کے باپ دادا کے ناموں کو اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین گھڑسوار ہوں گے"۔[1]

استدلال: وہ کائنات جو کمپیوٹر اسکرینز پر جنگیں لڑ رہی تھی، وہ یکلخت مادی اسباب کے چھن جانے سے حواس باختہ ہو جائے گی۔ یہ جدید ٹیکنالوجی کا زوال ہو گا،

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فِي قِصَّةِ فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ بَعْدَ الْمَلْحَمَةِ): "إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ"-(صحيح مسلم: 2899)

جہاں انسان کی بنائی ہوئی مصنوعی خدائی کا بھرم ٹوٹے گا اور صرف وہی ثابت قدم رہ سکے گا جس کا بھروسہ مادی ہتھیاروں پر نہیں، بلکہ مسبّب الاسباب پر ہو گا۔

۳۔ مؤمنین کا قلعہ بقا کا آخری معرکہ اور مؤمنین کا محفوظ ترین خطہ (شام کا مقام "غوطہ"):

جب یہ تیسری عالمی جنگ (الملحمہ) اپنے عروج پر ہو گی، تو مسلمانوں کے لیے زمین کا سب سے محفوظ خطہ اور ان کا ہیڈ کوارٹر کون سا ہو گا؟ نبوت کے سچے چراغ نے اس کی بھی نشاندہی فرما دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "الملحمہ (عظیم جنگ) کے دن مسلمانوں کا خیمہ (ہیڈ کوارٹر) "غوطہ" کے مقام پر ہو گا، جو "دمشق" نامی شہر کے پہلو میں ہے، اور وہ شام کے بہترین شہروں میں سے ہے"۔[1]

حاصلِ کلام: بارود کے ڈھیر پر بیٹھی انسانیت:

ارم ageddon یا الملحمۃ العظمیٰ کوئی افسانہ نہیں، بلکہ مادی طاقتوں کے تکبر کا وہ منطقی انجام ہے جس کی طرف دنیا تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آج عالمی طاقتیں جس طرح ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اور نیوکلیائی بٹنوں پر انگلیاں ٹکائے بیٹھی ہیں، وہ اس سچے نقشے کی گواہی دے رہی ہیں۔

---

(1) :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : "فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ"۔(سنن ابی داؤد: 4298، المستدرک للحاکم: 8496)۔

جب یہ کاغذی اور ڈیجیٹل سلطنتیں ملیامیٹ ہوں گی، تو وہی انسان بقا پا سکے گا جو باطنی طور پر مضبوط ہو گا۔ ہمیں اس مادی چکا چوند سے مرعوب ہونے کے بجائے اپنی اور اپنی نسلوں کی ایمانی تربیت کرنی چاہیے، کیونکہ جب مادی اسباب جواب دے جائیں گے، تب صرف " ایمان کی جرات " اور " استقامت کا نبوی نسخہ " ہی کام آئے گا۔

باب 5: طلوعِ سحر سے پہلے کی تاریکی:

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پوشیدہ نشانیاں

جب رات اپنی تاریکی کے آخری اور سیاہ ترین خمار میں ہوتی ہے، تو وہ دراصل اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اب سحر کی پہلی کرن پھوٹنے ہی والی ہے۔ آج زمین ظلم و ستم سے کراہ رہی ہے، ناانصافی کا دور دورہ ہے، انسانیت سسک رہی ہے، اور ہر سچا دل ایک ایسے غیبی نجات دہندہ کا منتظر ہے جو اس تاریکی کو چاک کر کے عدل و انصاف کا نور پھیلائے۔

وہ عظیم ہستی جن کا نام ونسب سید الانبیاء ﷺ کے نام ونسب پر ہو گا یعنی امام مہدی علیہ السلام ان کے ظہورِ قدسی سے ٹھیک پہلے کائنات اور خاص طور پر عرب کی دھرتی پر ایسی ہولناک اور حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہوں گی جو غافل دنیا کے لیے جھٹکا اور اہل ایمان کے لیے نویدِ سحر ہوں گی۔

آیئے، احادیثِ مبارکہ کے آئینے میں ان پوشیدہ اور بڑی نشانیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

۱. زمین کا ظلم و جور سے بھر جانا: ظہور کی بنیادی شرط:

امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک دنیا میں ہر طرف ظلم کا راج نہ ہو جائے۔ یہ وہ وقت ہو گا جب سچائی جرم اور باطل معیار بن چکا ہو گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ زمین ظلم و سرکشی سے بھر جائے، پھر میری عترت (یا اہل بیت) میں سے ایک شخص ظاہر ہو گا، جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و سرکشی سے بھر چکی تھی"۔[1]

یہ محض سیاسی ظلم نہیں ہو گا، بلکہ فکری، معاشی اور معاشرتی استحصال کا وہ عروج ہو گا جہاں ایک مومن کے لیے اپنے ایمان کو بچانا دہکتے ہوئے انگارے کو مٹھی میں رکھنے کے مترادف ہو گا۔ جب مایوسی اپنی انتہا کو پہنچ جائے گی، تب اللہ کی رحمت حرکت میں آئے گی۔

۲. عرب کی دھرتی پر خلافت کے لیے جنگ اور اقتدار کا ٹکراؤ:

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے ٹھیک پہلے، جزیرۂ عرب (حجاز) میں ایک بڑا سیاسی بحران پیدا ہو گا، جہاں اقتدار کی جنگ چھڑ جائے گی۔ یہ وہ پوشیدہ علامت ہے

---

(1) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي - أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي - مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا" - المستدرک للحاکم: 8669، مسند احمد: 11313-

جو براہِ راست مکہ اور مدینہ کے حالات سے جڑی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص آپس میں لڑیں گے، وہ سب کے سب خلیفہ (بادشاہ) کے بیٹے ہوں گے، پھر وہ خزانہ ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ (کالے) جھنڈے نمودار ہوں گے، پس وہ تم سے ایسی شدید لڑائی لڑیں گے کہ کسی قوم نے ایسی لڑائی نہ لڑی ہو گی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر آپ ﷺ نے کچھ اور بھی ذکر فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس جب تم انہیں (امام مہدی کو) دیکھو، تو ان کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (1)

حالات کا تغیر: یہ لڑائی عرب کی دھرتی کو ہلا کر رکھ دے گی، اور اسی افراتفری کے دوران امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف (خفیہ طور پر) تشریف لائیں گے، جہاں لوگ انہیں پہچان کر مقامِ ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے۔

---

(1) يقتتلُ عندَ كنزِكم ثلاثةٌ، كلُّهمُ ابنُ خليفةٍ، ثمَّ لاَ يصيرُ إلى واحدٍ منْهم، ثمَّ تطلعُ الرَّاياتُ السُّودُ من قبلِ المشرقِ، فيقتلونَكم قتلاً لم يقتلْهُ قومٌ، ثمَّ ذَكرَ شيئًا لاَ أحفظُهُ فقالَ،" فإذا رأيتموهُ فبايعوهُ ولو حبوًا على الثَّلجِ، فإنَّهُ خليفةُ اللهِ المَهديُّ."-أخرجه ابن ماجه (4084)، والبزار (4163)

۳۔امام مہدی علیہ السلام کے دور میں معیشت کا بدلنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو اگل دینا :

امام مہدی علیہ السلام کے دورِ مبارک میں مادی معیشت کا پورا نقشہ بدل جائے گا۔ کاغذی اور ڈیجیٹل کرنسی کا جادو ٹوٹ چکا ہو گا اور زمین اپنے باطنی خزانے باہر نکال دے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں (یعنی اندر چھپے ہوئے قیمتی خزانوں) کو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند باہر اگل دے گی۔“[1]

یہ مادی فراوانی اس قدر ہو گی کہ امام مہدیؑ دونوں ہاتھوں سے مال تقسیم کریں گے اور کوئی اسے لینے والا (محتاج) نہیں بچے گا، کیونکہ دل مادی حرص سے پاک ہو چکے ہوں گے۔[2]

۴۔کائناتی معجزہ: مکہ کی طرف بڑھنے والے لشکر کا دھنسایا جانا (الخسف بالبیداء):

جب امام مہدی علیہ السلام کی بیعت مکہ مکرمہ میں ہو جائے گی، تو ان کی مخالفت میں شام کی طرف سے ایک عظیم مادی لشکر ان پر حملے کے لیے روانہ ہو گا ، لیکن مکہ

---

(1) :قَالَ رَسُولُ اللهِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ"- (صحيح مسلم: 1013)

(2) يقسم المال صحاحاً فقال له رجل ما صحاحاً؟ قال: بالسوية بين الناس قال: ويملأ الله قلوب أمة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غناً ويسعهم عدله حتى يأمر منادياً فينادي يقول: من له في مال حاجة فما يقوم من الناس إلا رجل واحد فيقول: أنا فيقول: ائت السادن يعني الخازن فقيل له أن المهدي يأمرك أن تعطيني مالاً ---- الخ-(أخرجه أحمد 11344)

پہنچنے سے پہلے ہی کائنات کا مالک ایک ایسا معجزہ دکھائے گا جو پوری دنیا پر امام مہدی علیہ السلام کی حقانیت کو مہرِ تصدیق ثبت کر دے گا۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایک پناہ لینے والا (امام مہدی) بیت اللہ میں پناہ لے گا، پس اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، پھر جب وہ زمین کے ایک کھلے میدان (بیداء) میں پہنچیں گے، تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا"۔[1]

حاصلِ کلام: سحر ہونے تک استقامت:

امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مادی دنیا کے تمام فلسفوں اور فرعونوں کے زوال کا نقطۂ آغاز ہے۔ یہ پوشیدہ نشانیاں، زمین کا بوجھل ہونا، اور عرب کی دھرتی کا بدلتا ہوا سیاسی و جغرافیائی منظر نامہ ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ تاریکی اپنے عروج پر ہے، مگر مایوسی مومن کا شیوہ نہیں۔

یہ وقت غفلت کی نیند سونے کا نہیں، بلکہ اپنے باطنی حرم کی حفاظت کرنے، اپنی نسلوں کو فتنوں کے اس سیلاب سے نکالنے، اور سحر کے استقبال کے لیے اپنے ایمان کے چراغوں میں عملِ صالح کا تیل ڈالنے کا ہے۔ طلوعِ سحر سے پہلے کی یہ تاریکی ہمیں ڈرا نہیں سکتی، کیونکہ ہم اس صادق و امین ﷺ کے امتی ہیں جس نے فتحِ مبین کی سچی خبر دی ہے۔

---

(1) يَغْزُو جيشٌ الكعبةَ ، فإذا كانوا ببَيْدَاءَ من الأرضِ ، خُسِفَ بأَوَّلِهِم ، ثم يُبْعَثُونَ على نِيَّاتِهِم- أخرجه البخاري (2118)، ومسلم (2884) باختلاف يسير

باب 6: فتنۂ دجال سے بچاؤ کی ڈھال: نبوی اسپرین اور حفاظتی قلعے

جب آندھی طوفان کی شکل اختیار کر جائے، تو دانش مندی یہ نہیں ہوتی کہ انسان کھلے میدان میں کھڑا ہو کر اپنی بہادری ثابت کرے، بلکہ عقلمندی یہ ہوتی ہے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ لے لی جائے۔ فتنۂ دجال انسانیت کی تاریخ کا وہ ہولناک ترین طوفان ہے جس کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد عربی ﷺ تک، کائنات کے ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔

آج جب یہ فتنہ اپنے ڈیجیٹل اور مادی حصار کے ساتھ ہمارے گھروں، ہماری اسکرینوں اور ہماری نسلوں کے لاشعور میں سرایت کر چکا ہے، تو اس ابلیسی سحر کو توڑنے کے لیے ہمیں ان نبوی نسخوں اور حفاظتی قلعوں کی طرف لوٹنا ہو گا جو ہمیں اس طوفانِ بلاخیز میں ساحلِ عافیت تک پہنچا سکتے ہیں۔

ا. سورہ کہف: فتنۂ دجال کے خلاف مستند نبوی ڈھال (چار فتنوں کا تذکرہ اور حل):

دجالی فتنوں کے اس ڈیجیٹل دور میں اگر کوئی سب سے بڑی اور موثر ترین "نبوی اسپرین" یا باطنی ویکسین ہے، تو وہ سورہ کہف کی تلاوت اور اس کے تدبر سے جڑی ہے۔ یہ محض الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ فکری گمراہی کے خلاف ایک ایمانی ڈھال ہے۔

چنانچہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں، وہ دجال (کے فتنے) سے

محفوظ کر دیا گیا"۔[1]

سورہ کہف میں چار بڑے فتنوں (فتنۂ ایمان، فتنۂ مال، فتنۂ علم، اور فتنۂ اقتدار) کا تذکرہ ہے اور ان سے بچنے کا حل بھی بتایا گیا ہے۔ دجال بھی انہی چار ہتھیاروں سے حملہ آور ہو گا۔ جو نوجوان ان آیات کو سمجھ کر اپنے دل میں اتارے گا، اس کی ایمانی بصیرت اتنی تیز ہو جائے گی کہ وہ دجالی فریب کو دور ہی سے پہچان لے گا۔

۲. نماز کے تشہد میں مانگی جانے والی حفاظتی مسنون دعا:

رسول اللہ ﷺ نے امت کو یہ عملی طریقہ سکھایا کہ ہر نماز کے آخری لمحات میں، سلام پھیرنے سے ٹھیک پہلے، دجال کے فتنے سے خاص پناہ مانگی جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس فتنے سے بچاؤ کے لیے مستقل الٰہی مدد کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی تشہد (پڑھ کر فارغ) ہو، تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور کہے: "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"، اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے، اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"[2]

---

(1) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ"-(صحیح مسلم: 809)

(2) قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ =

۳۔ عملی طریقہ: معصوم نسلوں کو مادی اور ڈیجیٹل حصار سے کیسے بچائیں؟

آج دجال کا سب سے بڑا نیٹ ورک انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا الگورتھمز ہیں، جو ہماری نسلوں کو شہوت، الحاد (Atheism) اور مادی چکاچوند کا اسیر بنا رہے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اپنے گھروں کو "ایمانی قلعوں" میں بدلنا ہو گا۔

ڈیجیٹل ڈٹوکس اور خاندانی مجالس: سکرینوں کی مصنوعی دنیا سے نکال کر بچوں کو وحی کی حقیقی دنیا سے متعارف کروائیں۔ گھروں میں روزانہ یا ہفتہ وار ایسی مجالس قائم کریں جہاں ان کے معصوم ذہنوں میں اٹھنے والے فکری سوالات کا جواب دلیل اور محبت سے دیا جائے۔

حلال طیب کا اہتمام: دجالی معیشت سودی اور حرام نظام پر کھڑی ہے۔ اپنے بچوں کی رگوں میں دوڑنے والا خون حلال کمائی کا ہونا چاہیے، کیونکہ حرام غذا انسان کی باطنی بصیرت کو اندھا کر دیتی ہے اور وہ باطل کا آسان نوالہ بن جاتا ہے۔

ماحول کی ہجرت (صحبتِ صالحین): اپنے بچوں کو ایسے دوستوں اور ماحول میں اٹھنے بیٹھنے کی عادت ڈالیں جہاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہو۔

حاصلِ کلام: ابابیلوں کا انتظار یا اپنی مدافعت؟

دجالی فتنہ جتنا منظم ہے، اس سے بچاؤ کا نبوی طریقہ اتنا ہی سادہ اور محکم ہے۔ یہ فتنہ اسکرین کے ذریعے ہمارے بچوں کی آنکھوں کو خیرہ کر سکتا ہے، لیکن اگر ان کے

= أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"-صحیح بخاری(1377)

دلوں میں " لا الہ الا اللہ " کی حقیقی روح اور سورہ کہف کا نور موجود ہو گا، تو یہ مادی جادو ان پر اثر نہیں کر سکے گا۔

ہمیں مادی دنیا کی ترقی سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے باطنی قلعے کو مضبوط کرنا ہو گا، کیونکہ دجال کے ماتھے پر لکھا "کافر" کسی بڑی یونیورسٹی کی ڈگری سے نہیں، بلکہ صرف ایمان کے نور سے پڑھا جائے گا۔

باب 7: کاغذی معیشت کا زوال:

کیا دنیا دوبارہ سونے اور چاندی کے نظام کی طرف لوٹ رہی ہے؟

یہ سوال معیشت کے خشک اعداد و شمار کا موضوع نہیں، بلکہ یہ کائنات کے اس استحصالی اور ظالمانہ نظام کے خلاف قدرت کے حتمی فیصلے کا اعلان ہے جس نے پوری انسانیت کو "کاغذی اور ڈیجیٹل غلامی " کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

ذرا سوچئے! وہ نوٹ جس پر لکھی ہوئی رقم پر ہم بھروسہ کرتے ہیں، اس کاغذ کے ٹکڑے کی اپنی حقیقت کیا ہے؟ اگر آج عالمی کارٹلز اور بینک اس کاغذ کی پشت سے اپنا اعتبار اٹھا لیں، تو یہ محض رنگین ردی کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس "کاغذی سلطنت" (Fiat Currency System) کا جادو اب ٹوٹنے کو ہے، اور عالمی معیشت کا وہ انجام اب بالکل قریب آ چکا ہے جس کی سچی پیش گوئی صدیوں پہلے مخبرِ صادق، محمد عربی ﷺ نے فرمادی تھی۔

۱. کاغذی و ڈیجیٹل کرنسی کا فریبِ اعظم (فرضی اور خیالی معیشت):

آج کا عالمی معاشی نظام دراصل ایک " دجالی جال "ہے، جہاں مادی دولت (سونا، چاندی، زمین، اناج) کو غریب اور ترقی پذیر ممالک سے سمیٹ کر، بدلے میں انہیں کمپیوٹر کی اسکرین پر چمکتے ہوئے چند ڈیجیٹل ہندسے (Numbers) یا کرپٹو اور کاغذ کے ٹکڑے تھما دیے جاتے ہیں۔ اس نظام نے انسان کو حقیقی اثاثوں سے محروم کر کے ایک فرضی اور خیالی معیشت پر کھڑا کر دیا ہے۔

لیکن قدرت کا قانون ہے کہ جو نظامِ باطل ظلم اور ناانصافی پر قائم ہو، وہ مستقل نہیں رہ سکتا۔ آج عالمی افراطِ زر (Inflation)، معاشی بحران، اور ڈالر کی گرتی ہوئی ساکھ اس بات کا واضح اشارہ ہیں کہ یہ تاش کا محل اپنے ہی بوجھ سے گرنے والا ہے۔

۲. نبوی پیشگوئی: حقیقی دولت (سونے اور چاندی) کی واپسی، حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کی حدیث کی معاصر تطبیق:

جب دنیا کی یہ مصنوعی اور فرضی معیشت ملیامیٹ ہو جائے گی، تو انسان دوبارہ اسی مادی حقیقت کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو گا جسے کائنات کے مالک نے فطری دولت بنایا ہے، یعنی سونا (دینار) اور چاندی (درہم)۔

"ابو بکر بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: (صحابیِ رسول) سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی جو دودھ بیچا کرتی تھی اور مقدام اس کی قیمت (پیسے) خود وصول کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: سبحان اللہ! (آپ صحابی ہو کر) دودھ بیچتے ہیں اور اس کی قیمت وصول کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، اس میں

کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں دینار اور درہم (یعنی نقد رقم / پیسہ) کے سوا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔"[1]

چودہ سو سال پہلے جب یہ کلماتِ حق ادا کیے گئے، تب دنیا میں سونا چاندی ہی رائج تھے۔ لیکن نبوت کے الٰہی نور نے مستقبل کے اس تاریک دور کو دیکھ لیا تھا جہاں انسان ان حقیقی اثاثوں کو چھوڑ کر کسی "کاغذی فریب" کے پیچھے بھاگے گا، اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ سارا مادی جادو دھواں ہو جائے گا اور دنیا دوبارہ سونا چاندی سنبھالنے پر مجبور ہو جائے گی۔

۳۔ ٹیکنالوجی کا خاتمہ: معاشی زوال کا نقطہ عروج (کمپیوٹرائزڈ بینکنگ کا خاتمہ):

آپ کا یہ گمان بالکل برحق ہے کہ کیا دنیا دوبارہ پرانے نظام کی طرف جا رہی ہے؟ احادیثِ مبارکہ کے مطابق، قربِ قیامت میں ہونے والی تیسری عالمی جنگ (الملحمۃ العظمٰی) اس قدر ہولناک ہوگی کہ دنیا کا ڈیجیٹل، الیکٹرانک اور سیٹلائٹ نظام (EMP لہروں یا نیوکلیائی تباہی کے نتیجے میں) مکمل طور پر ناکارہ ہو جائے گا۔

جب نہ انٹرنیٹ رہے گا، نہ بینکنگ سافٹ ویئر، اور نہ ہی اے ٹی ایم (ATM)

---

(1) حدثنا أبو بكر بن أبي مريم، قال: كانت لمقدام بن معدي كرب، جارية تبيع اللبن، ويقبض المقدام الثمن، فقيل له: سبحان الله أتبيع اللبن وتقبض الثمن فقال: نعم، وما بأس بذلك، سمعت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: " ليأتين على الناس زمان لا ينفع فيه إلا الدينار والدرهم "مسند احمد:17201

مشینیں، تو اس وقت کمپیوٹر اسکرین پر موجود اربوں ڈالرز اور بٹ کوائنز ایک سیکنڈ میں غائب ہو جائیں گے۔ اس وقت بقا کا آخری معرکہ روایتی ہتھیاروں (تلواروں اور گھوڑوں) پر ہو گا، اور معیشت کا واحد سہارا صرف وہی چیز بنے گی جس کی اپنی کوئی مادی اور ذاتی قدر ہو گی (یعنی سونا اور چاندی)۔

۴. امام مہدی علیہ السلام کا دور: سونے چاندی کی فراوانی:

جب امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا، تو اس استحصالی کاغذی معیشت کا نام و نشان مٹ چکا ہو گا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونے اور چاندی کے ستون اگل دے گی اور عدل و انصاف کا ایسا معاشی نظام قائم ہو گا جہاں کوئی غریب اور محتاج نہیں رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (امام مہدی) ایسا ہو گا جو لوگوں کو لپ بھر بھر کر (دونوں ہاتھوں سے) مال دے گا اور اسے گنے گا بھی نہیں"۔[1]

حاصلِ کلام: مومن کے لیے استقامت کا راستہ:

کاغذی اور ڈیجیٹل سلطنت کا یہ زوال دراصل دجالی نظامِ معیشت کے خاتمے کا آغاز ہے۔ یہ مادی چکا چوند اب اپنے آخری مکسچر میں ہے، اور دنیا بہت تیزی سے اپنے فطری معاشی نظام (سونے اور چاندی) کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ایک مومن کا توکل کبھی کاغذ کے بے جان ٹکڑوں پر نہیں ہوتا، اس کا بھروسہ

---

(1) يكونُ في آخرِ أمتي خليفةٌ، يَحثي المالَ حثْيًا، ولا يَعُدُّه عدًّا- أخرجه مسلم (2913)

مسبّب الاسباب پر ہوتا ہے۔ اس بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے میں ہمیں دو کام فوری کرنے چاہئیں:

سودی نظام سے دوری: اس استحصالی اور حرام نظام سے خود کو اور اپنی نسلوں کو جتنا ممکن ہو دور رکھیں۔

حقیقی اثاثوں میں بچت: اپنی حلال کمائی کو محض کاغذی نوٹوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے بجائے حقیقی اشیاء (سونا، چاندی یا زمین) کی شکل میں محفوظ کرنے کی فکر کریں تاکہ آنے والے معاشی طوفان میں آپ کا ایمان اور رزق دونوں محفوظ رہ سکیں۔

باب 8: جغرافیائی اور ماحولیاتی تبدیلیاں

(Geographical & Climate Prophecies)

جزیرۃ العرب کا بدلتا منظر نامہ: ریگستانوں کا سرسبز ہونا اور نہریں بننا (لفظ "تعود" کی سائنسی و ارضیاتی تحقیق):

مادی عقل اور جغرافیائی سائنس صدیوں سے عرب کے صحراؤں کو ایک ابدی حقیقت مانتی آئی ہے، لیکن محمدِ عربی ﷺ کی وحیِ صادق نے چودہ سو سال پہلے اس دھرتی کے اس انقلابی موڑ کی خبر دے دی تھی جس کا مشاہدہ آج ہماری آنکھیں کر رہی ہیں۔

”مروجاًوانھاراً“(سبزہ اور نہریں)احادیث کی روشنی میں عرب دھرتی کی تبدیلی:

نبی کریم ﷺ نے آخرزمانے کی علامات میں جزیرۃ العرب کے جغرافیے میں آنے والی ایک ایسی حیرت انگیز تبدیلی کا ذکر فرمایا جو اس دور کے انسان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال کی کثرت ہوجائے اور وہ بہنے لگے...اور یہاں تک کہ عرب کی دھرتی دوبارہ چراہ گاہیں(سبزہ زار)اور نہریں بن جائے“۔[1]

لفظ ”تَعُودَ“ (دوبارہ لوٹنا)کی علمی وصرفی تحقیق:

اس حدیث مبارکہ میں لفظ ”تَعُودَ“ (لوٹ جائے / دوبارہ ہوجائے)علمِ ارضیات (Geology)کے ماہرین کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ یہ لفظ صاف بتارہاہے کہ عرب کی دھرتی ماضیِ قدیم میں بھی سرسبز اور نہروں والی تھی اور آخری دور میں یہ اپنی اصل کی طرف لوٹے گی۔

جدید سائنسی ایجادات اور زمین کی کھدائی کے بعد آج ماہرینِ ارضیات نے یہ تسلیم کیاہے کہ ہزاروں سال پہلے عرب کا صحرا برفانی دور (Ice Age)کے اثرات

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ... وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا"(صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ، حديث: 157)

کے باعث سرسبز، گھنے جنگلات اور دریاؤں کی دھرتی تھا، اور اب زمین کے بدلتے ہوئے مدار اور موسمیاتی سائیکل (Climate Cycle) کے سبب یہ دھرتی دوبارہ اسی طرف بڑھ رہی ہے۔[1]

موجودہ مادی ظہور:

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ کے پہاڑ اور وادیاں شدید بارشوں کے بعد ہریالی کی چادر اوڑھ رہے ہیں، اور سعودی عرب کا "گرین ریسیپی" (Green Riyadh) اور وادیِ رم (Wadi Rum) جیسے صحراؤں کو زرعی زمینوں میں بدلنے کا مصنوعی و قدرتی عمل اسی نبوی سچائی کی طرف پیش قدمی ہے۔

بحیرہ طبریہ (Sea of Galilee) کی موجودہ صورتحال اور دجال کے خروج کا وقت (جیو ہائیڈرولوجیکل حقائق)

فتنۂ دجال کی مابعد الطبیعیاتی علامات کا ایک بہت بڑا مادی اور جغرافیائی اشاریہ (Indicator) "بحیرہ طبریہ" (Sea of Galilee / Lake Tiberias) ہے، جو موجودہ مقبوضہ فلسطین (اسرائیل) میں واقع ہے۔

---

(1) "مَعْنَاهُ: أَنْ تَنْفَجِرَ فِيهَا الْعُيُونُ، وَتَسِيلَ الْأَنْهَارُ، وَيَنْبُتَ فِيهَا النَّبَاتُ حَتَّى تَصِيرَ مُرُوجًا وَبَسَاتِينَ وَدُورًا، وَسَبَبُ ذَلِكَ وَاللهُ أَعْلَمُ: مَا ذَكَرَهُ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ، فَلَا يَكُونُ مَنْ يَقُومُ بِعِمَارَتِهَا وَفَلَاحَتِهَا، وَسَقْيِهَا وَالِاهْتِمَامِ بِهَا، وَأَيْضًا لِأَنَّ مَعْنَى (تَعُودَ): أَنَّهَا كَانَتْ كَذَلِكَ فِي زَمَنٍ قَدِيمٍ سَابِقٍ، ثُمَّ دَثَرَتْ، ثُمَّ تَعُودُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ-"(شرح النووي على مسلم، جلد 7/ 97 دار إحياء التراث العربي - بيروت)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں، جب ان کی ملاقات ایک جزیرے میں قید دجال سے ہوئی، تو دجال نے ان سے چند مخصوص جغرافیائی سوالات کیے۔ ان میں سے ایک اہم سوال یہ تھا:

”أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ بِمَائِهَا. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ؟ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ“۔[1]

ترجمہ: (دجال نے پوچھا) مجھے عاصِ زُغر (زغر کے چشمے) کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ دجال نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ ہم نے کہا: تم اس کے کس پہلو کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ دجال نے کہا: ”یاد رکھو! عنقریب اس کا پانی ختم (خشک) ہو جائے گا“۔

موجودہ جیوہائیڈرولوجیکل (Geo-Hydrological) حقائق:

بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لیے میٹھے پانی کا سب سے بڑا قدرتی ذخیرہ ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں، حد سے زیادہ پانی نکالنے، ماحولیاتی تبدیلیوں اور خشک سالی کے باعث اس جھیل میں پانی کی سطح تاریخ کی کم ترین سطح (Black Line) تک گر چکی ہے۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ، حدیث: 2942.

اگرچہ حالیہ چند سالوں میں اسرائیل نے بحیرہ روم سے سمندری پانی کو صاف کر کے (Desalination) اس جھیل کو مصنوعی طور پر بھرنے کی کوشش کی ہے، لیکن قدرتی طور پر اس جھیل کا سکڑنا اور خشک ہونا دجالی فتنوں کے متصل ہونے کی واشگاف نشانی ہے۔

وادیِ مکہ و مدینہ میں حالیہ قدرتی و ماحولیاتی تبدیلیاں اور ان کا علاماتِ قیامت سے ربط:

حجازِ مقدس (مکہ و مدینہ) کی دھرتی صرف وحی کا مرکز ہی نہیں، بلکہ کائنات کے آخری جغرافیائی فیصلوں کا محور بھی ہے۔ یہاں ہونے والی ماحولیاتی تبدیلیاں براہِ راست علاماتِ قیامت کے ظہور سے مربوط ہیں۔

پہاڑوں کا اکھڑنا اور بلند عمارات کی کثرت:

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی تعمیرات اور پہاڑوں کے حوالے سے جو اشارے فرمائے، وہ آج حرف بہ حرف سچے ثابت ہو رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نے فرمایا: ”جب تم مکہ کو دیکھو کہ اس کا پیٹ چاک کر کے اس میں نہریں / سرنگیں (کظاماً یعنی زیرِ زمین راستے اور پائپ لائنیں) بنا دی گئی ہیں، اور تم دیکھو کہ عمارات پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی بلند ہو گئی ہیں، تو جان لو کہ معاملہ (قیامت / فتنہ) تمہارے سر پر آ پہنچا ہے“۔[1]

---

(1) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ آخُذُ بِزِمَامِ نَاقَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كِظَامًا، وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُؤُوسَ الْجِبَالِ، =

جدید مادی منظر نامہ: مکہ مکرمہ میں پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی درجنوں جدید سرنگیں (Tunnels) اور حرمِ پاک کے بالکل سامنے جبلِ ابو قبیس اور دیگر پہاڑوں سے اونچا اٹھنے والا کلاک ٹاور (Abraj Al Bait , Makkah Clock Tower) اس اثر کی لائیو تصویر پیش کر رہے ہیں۔

موسمیاتی تغیر اور بارشوں کا سیلاب: مکہ اور مدینہ کے ریگستانوں میں اب صرف ریت کے طوفان نہیں آتے، بلکہ بادلوں کا بے پناہ برسنا، وادیوں میں سیلابی ریلوں کا چلنا، اور بنجر زمینوں کا چند دنوں میں ہرا بھرا ہو جانا اس بات کی گواہی ہے کہ کائناتی گھڑی اب اپنے آخری مراحل کی طرف تیزی سے گھوم رہی ہے۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کے لیے اس باب میں یہ فکری پیغام ہے کہ یہ جغرافیائی تبدیلیاں کوئی "قدرتی حادثہ" یا محض "سائنسی تبدیلی" نہیں ہیں، بلکہ یہ مسبب الاسباب اللہ تعالیٰ کے اس ماسٹر پلان کا حصہ ہیں جس کی خبر مخبرِ صادق ﷺ نے چودہ سو سال پہلے دی تھی۔ جب زمین کا جغرافیہ بدل سکتا ہے، تو انسان کو اپنے دل کا جغرافیہ بھی غفلت سے بدل کر انابت الی اللہ کی طرف موڑ لینا چاہیے۔

= فَاعْلَمْ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ"(مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الفتن، حديث: 38350)

دجالی جال کا بنیادی نشانہ: خواتین اور خاندانی نظام پر حملہ

نسوانیت کا استحصال اور خاندانی نظام کی فکری مسمارگی:

موجودہ فکری الحاد اور دجالی تہذیب کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اس نے معاشرے کی بنیادی اکائی، یعنی "خاندان" کو نشانہ بنایا ہے، اور اس مقصد کے لیے عورت کو بطورِ ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ محمدِ عربی ﷺ نے اس سماجی فتنے کی باریکیاں صدیوں پہلے واشگاف فرما دی تھیں۔

1. دجال کا پیچھا کرنے والی اکثریت خواتین کیوں ہوں گی؟ (نفسیاتی اور مادی اسباب)

مخبرِ صادق ﷺ نے فتنۂ دجال کی ہولناکی بیان کرتے ہوئے ایک ایسی لرزہ خیز حقیقت سے پردہ اٹھایا جو موجودہ دور کے مادی حصار کو سمجھنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دجال مدینہ کے قریب "مرقناۃ" نامی اس شوریدہ زمین پر اترے گا، تو اس کی طرف نکلنے والوں میں اکثریت خواتین کی ہوگی، یہاں تک کہ ایک مرد اپنی قریبی رشتہ دار عورت، اپنی ماں، بیٹی، بہن اور پھوپھی کی طرف لوٹے گا اور اسے رسیوں سے مضبوط باندھ دے گا، اس ڈر سے کہ کہیں وہ دجال کی طرف (بھاگ) نہ نکلے"۔[1]

---

(1)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هَذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرِّقَنَاةَ، فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ =

اس نبوی انتباہ میں عورتوں کی اکثریت کا ذکر کیوں ہے؟ مادی اور دجالی تہذیب کی سب سے بڑی طاقت "فریبِ نظر"، مادی چکاچوند، اور فوری مادی آسائشیں ہیں۔ عورت فطرتاً نزاکت، جمالیات اور تحفظ (Security) کی طالب ہوتی ہے۔ دجالی نظام دنیا بھر کا مال وزر، فیشن کی چکاچوند، اور مصنوعی حقوق کا فریب دے کر سب سے پہلے عورت کی فطری حیا پر حملہ کرتا ہے۔

آج دنیا بھر کا میڈیا، کنزیومر کلچر (Consumer Culture) اور لبرل ازم کا پورا فلسفہ عورت ہی کے گرد گھوم رہا ہے۔ جب دجال مادی جنت کا فریب لے کر نکلے گا، تو جو ذہن پہلے ہی سے ڈیجیٹل اسکرینوں اور مغربی افکار کے ذریعے مادی تسکین کے عادی ہو چکے ہوں گے، وہ اس کے سحر میں سب سے پہلے گرفتار ہوں گے۔

2. "کاسیات عاریات" (لباس کے باوجود برہنہ): جدید فیشن انڈسٹری اور اخلاقی زوال:

رسول اللہ ﷺ نے معجزانہ طور پر چودہ سو سال پہلے فیشن انڈسٹری کے اس عروج کا نقشہ کھینچ دیا تھا جس نے حیا کے تصور کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہلِ جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا... (ان میں سے دوسری قسم) وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، (مردوں کو اپنی طرف

= إِلَيْهِ النِّسَاءُ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ، فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا، مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ"(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، حدیث: 5353)

مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ایک طرف ڈھلکے ہوئے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی"۔[1]

معاصر تطبیق (Modern Application):

کاسیات عاریات (لباس کے باوجود برہنہ): جدید فیشن کا ایسا باریک، تنگ یا چست لباس جو جسم کو چھپانے کے بجائے اس کے خدوخال کو مزید نمایاں کرے، اس حدیث کا واضح مصداق ہے۔

رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ (اونٹ کے کوہان جیسے سر): بالوں کے جدید اسٹائل، جوڑے (Hair Buns)، پف اور بالوں کو مصنوعی طریقے سے اوپر اٹھانے کے طریقے، جو اجنبی مردوں کی نظریں کھینچنے کا سبب بنتے ہیں، اس پیشگوئی کا صریح مصداق ہیں۔

3. فتنوں کے دور میں ماؤں اور بہنوں کے ایمان کی حفاظت کا نبوی قلعہ:

جب فتنوں کا یہ سیلاب گھر کی دہلیز پار کر چکا ہو، تو شریعت نے مسلمانوں کو مایوس چھوڑنے کے بجائے اس کا علاج اور حفاظتی لائحہ عمل بھی سکھایا ہے۔

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا... وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا"(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ، حديث: 2128)

خاندانی نظام کا تحفظ اور قوامیت (Guardianship) کی بحالی: حدیثِ بالا میں جو ذکر ہے کہ "مرد اپنی عورتوں کو گھروں میں باندھ دے گا"، یہ دراصل مادی رسی سے زیادہ "فکری اور حفاظتی حصار" کی طرف اشارہ ہے۔ آخری دور میں مردوں کو اپنی خاندانی ذمہ داریوں اور قوامیت کے کردار کو دوبارہ زندہ کرنا ہوگا۔

قرآنی اصول: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا "۔[1]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ"۔

ڈیجیٹل اور مادی تنہائی (Digital Detox): خواتین اور بچوں کو لادین اور دجالی نظریات سے بچانے کے لیے گھروں کے ماحول کو پاکیزہ بنانا، سوشل میڈیا کے بے لگام استعمال پر نگران بننا، اور مغرب کے پیدا کردہ "احساسِ کمتری" کا علاج اسلامی اقدار کے فخر سے کرنا لازم ہے۔

خلاصہ باب:

عورت معاشرے کا وہ نازک ترین حصہ ہے جس کی گود سے نسلیں پروان چڑھتی ہیں۔ دجالی تہذیب نے اگر نسلوں کو تباہ کرنا ہے، تو وہ ماں کو نشانہ بناتی ہے۔ نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو یہ شعور دیں کہ اسلام نے انہیں جو عزت، پردہ اور خاندانی تحفظ دیا ہے، وہی ان کی بقا کا واحد راستہ ہے، اور مادی آزادی کا نعرہ دراصل انہیں دجالی فتنے کا ایندھن بنانے کی ایک عالمی سازش ہے۔

---

(1) سورۃ التحریم: 6۔

باب 10: سائنس کا غرور اور مابعد الطبیعیات

(Science vs Metaphysics)

علاماتِ قیامت پر جدید ذہن کے اعتراضات کا علمی و عقلی محاکمہ:

موجودہ دور کا ایک بڑا المیہ مغرب کی اندھی مادہ پرستی (Materialism) ہے، جس نے مسلم نوجوانوں کے ایک طبقے کو بھی متاثر کیا ہے۔ جدید مغرب زدہ ذہن ہر اس سچائی کا انکار یا مذاق اڑاتا ہے جو مادی لیبارٹری کے ترازو میں تولی نہ جا سکے۔ علاماتِ قیامت (جیسے دجال کی غیر معمولی طاقتیں، دابۃ الارض کا کلام کرنا، یا یاجوج و ماجوج کا خروج) جدید مادی عقل کے لیے سب سے بڑا نشانہ ہیں۔ اس باب میں ہم عقلِ انسانی کی حدود اور وحی کی برتری کا علمی جائزہ لیں گے۔

1- معجزات اور علاماتِ قیامت: عقلِ انسانی کی حد اور وحی کی برتری:

جدید لادینیت کا بنیادی نقص یہ ہے کہ وہ "عقل" (Reason) کو علم کا واحد اور حتمی ذریعہ مانتی ہے، جبکہ علمِ اصولِ فقہ اور عقائد کے مطابق عقل کائنات کو سمجھنے کا ایک آلہ تو ہے، لیکن یہ مطلق نہیں ہے۔

علمی و اصولی ضابطہ (التوضیح والتلویح کے تناظر میں):

امام صدر الشریعہ البخاری اور علامہ تفتازانی رحمہما اللہ نے اصولِ فقہ اور عقائد میں یہ واضح فرمایا ہے کہ عقلِ انسانی کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو بدیہی اور مشاہداتی امور کو

سمجھتی ہے، اور دوسری وہ جو مابعد الطبیعیات (غیب) کے ادراک سے قاصر ہوتی ہے۔
جہاں عقل کی پرواز ختم ہوتی ہے، وہاں سے وحی کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

علاماتِ قیامت اور معجزات "محالاتِ عقلیہ" (Impossibilities) میں سے نہیں ہیں، بلکہ یہ "مستبعداتِ عادِیہ" (Unusual Events) میں سے ہیں۔ یعنی عقل ان کے وقوع کو ناممکن نہیں کہتی، بلکہ یہ کہتی ہے کہ یہ عام مادی عادت اور مروجہ قوانینِ فطرت (Laws of Nature) کے خلاف ہیں۔ جس خدا نے کائنات کے مادی قوانین بنائے ہیں، وہ آخر زمانے میں اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین کو بدلنے پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

قرآنی اصولی جواب:

"بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ"۔[1]

ترجمہ: "بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلا دیا جس کے علم کا وہ احاطہ نہ کر سکے اور ابھی اس کی حقیقت ان کے سامنے نہیں آئی"۔

یہ آیتِ کریمہ جدید سائنسی ذہن کے اس غرور کا پردہ چاک کرتی ہے جو محض اپنی لاعلمی یا مادی سائنس کی عدمِ ترقی کی وجہ سے مخبرِ صادق ﷺ کی غیبی خبروں کو جھٹلا دیتا ہے۔

---

(1) (سورة یونس: 39)

2. دابۃ الارض کا کلام کرنا اور دجال کی غیر معمولی طاقتیں:
مادی سائنس کے چشمے سے ہٹ کر ایک مطالعہ

جب قرآن و حدیث آخر زمانے کی کسی غیر معمولی مخلوق یا واقعے کا ذکر کرتے ہیں، تو جدید ذہن فوراً اسے "اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ" (قدیم داستانیں) کہنے لگتا ہے۔

دابۃ الارض (زمین کا جاندار):

قرآنِ کریم میں صاف ارشاد ہے:

"وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ "-[1]

ترجمہ: "اور جب ان پر (عذاب کا) وعدہ واجب ہو جائے گا، تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے"۔

عقلی محاکمہ: آج سائنس بائیو ٹیکنالوجی، جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) اور مصنوعی اعضاء کے ذریعے حیوانات اور مادی اشیاء سے سگنلز اور آوازیں پیدا کرنے کے تجربات کر رہی ہے۔ جب انسان اپنی محدود عقل سے مادی اشیاء کو متکلم بنانے کی کوشش کر رہا ہے، تو کائنات کے خالق کے لیے زمین سے ایک ایسی ہستی کو نمودار کرنا کیسے محال ہو سکتا ہے جو انسانوں کے کفر و ایمان کا فیصلہ کرے؟

---

(1) (سورۃ النمل: 82)-

دجال کی مادی طاقتیں (بارش برسانا، زمین سے خزانے نکالنا):

احادیث میں آتا ہے کہ دجال آسمان کو حکم دے گا تو بارش ہوگی، زمین کو حکم دے گا تو وہ خزانے اگل دے گی۔ (1)

معاصر تطبیق: آج ہم کلاؤڈ سیڈنگ (Cloud Seeding) کے ذریعے مصنوعی بارش برسا رہے ہیں اور سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے زمین کے نیچے چھپے معدنیات کے خزانوں کا پتہ لگا رہے ہیں۔ دجال ان تمام مادی اسباب، سائنسی کمالات اور شیطانی تصرفات کے عروج پر ہوگا، جسے وہ اپنی "خدائی" کے دعوے کے لیے استعمال کرے گا۔ یہ دراصل سائنس اور مادی ترقی کا فتنہ ہوگا جو اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ کر انسان کے لیے آزمائش بنے گا۔

---

(1) ---فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالأَرْضَ فَتُنْبِتُ... وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ. فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّهْلِ..."-صحيح مسلم :كتاب: كتاب الفتن واشراط الساعة :باب: ذِكْرِ الدَّجَّالِ وَصِفَتِهِ وَمَا مَعَهُ -7373

ترجمہ و مفہوم: رسول اللہ ﷺ نے دجال کے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"...وہ (دجال) ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنی خدائی کی) دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات لبیک کہیں گے۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات (فصلیں اور چارہ) اگائے گی۔۔۔ اور وہ ایک ویران جگہ سے گزرے گا اور اسے کہے گا: 'اپنے خزانے اگل دے'، تو اس زمین کے خزانے (باہر نکل کر) اس کے پیچھے اس طرح چل پڑیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے رئیس (ملکہ مکھی) کے پیچھے چلتی ہیں۔۔۔"

3. کیا ہر چیز کو مادی ترازو میں تولنا ہی جدید دور کا سب سے بڑا فکری فتنہ ہے؟

اس فکری معرکے میں نئی نسل کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ دجالیت کا اصل فلسفہ ہی یہ ہے کہ انسان کا رشتہ خدا، وحی اور روحانیت سے کاٹ کر اسے محض ایک "مادی حیوان" (Economic Animal) بنا دیا جائے۔

دجال کا "یک چشم" (ایک آنکھ والا) ہونا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ولٰكِنِّي سَأقولُ لكم فيه قولًا لَم يَقُلْه نَبيٌّ لقَومِه، إنَّه أعورُ، وإنَّ اللهَ ليس بأعورَ."۔[1]

"لیکن میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں ایک ایسی بات بتانے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی، (وہ یہ) کہ وہ کانا ہے، اور یقیناً اللہ کانا نہیں ہے۔"

اس کی ایک گہری فکری تشریح یہ بھی ہے کہ دجالی تہذیب صرف ایک آنکھ سے دیکھتی ہے، اور وہ ہے "مادی آنکھ" (سائنس، پیسہ، مادی ترقی)۔ یہ تہذیب دوسری آنکھ یعنی "روحانی آنکھ" (ایمان، وحی، آخرت) سے بالکل اندھی ہے۔

خلاصہ باب: نوجوانوں کے لیے اس باب کا حاصل یہ ہے کہ سائنس کائنات کے مادی اسباب (How) کو تو بیان کر سکتی ہے، لیکن کائنات کے مقصد (Why) اور اس کے انجام کو صرف وحیِ الٰہی ہی واضح کر سکتی ہے۔ سائنس کا غرور عارضی ہے، اور جب کائنات کا مادی نظام لپیٹا جائے گا، تو سائنس کے تمام قوانین دھرے کے دھرے رہ جائیں گے، لہذا عقل کو وحی کا خادم ہونا چاہیے، متبوع نہیں!

---

(1) صحيح بخارى 7127- وأخرجه مسلم (169) باختلاف يسير

باب 11: خلافتِ راشدہ کی بحالی اور اسلام کا عالمی غلبہ

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ:

زبردستی کی حکمرانیوں کا خاتمہ اور عالمی غلبہ دین کا مژدہ

آخر زمانے کی تاریخ جہاں فتنوں کی ہولناکیوں، جنگوں کے مہیب بادلوں اور معاشی زوال کے تذکروں سے بھری پڑی ہے، وہیں مخبرِ صادق ﷺ نے اہل ایمان کو نا امیدی اور مایوسی کی دلدل سے نکالنے کے لیے ایک ایسی روشن سحر کی نوید بھی سنائی ہے جو باطل کے تمام مادی فرعونوں کے زوال کی نوید ہے۔ یہ امت فتنوں کے اس اندھیرے میں ہمیشہ بھٹکتی نہیں رہے گی، بلکہ تاریخ کا رخ ایک بار پھر نبوت کے نہج پر قائم ہونے والی عادلانہ خلافت کی طرف مڑے گا اور باطل کا کتنا ہی مادی اور عسکری غلبہ کیوں نہ ہو، آخری فتح صرف اور صرف اسلام ہی کی مقدر ہے۔

1. "ملکاً عضوضاً" (موروثی بادشاہت) اور "ملکاً جبریۃ" (ڈکٹیٹر شپ / سیکولر سرمایہ دارانہ نظام) کا نبوی خاکہ اور معاصر سیاسی تطبیق:

رسول اللہ ﷺ نے امتِ مسلمہ کے سیاسی ادوار کی جو درجہ بندی صدیوں پہلے فرمائی تھی، وہ تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ نے اسلامی تاریخ کے عروج و زوال کے تمام مراحل کو ایک ہی جامع حدیث میں سمو دیا ہے۔

چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے درمیان نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا... پھر نبوت کے طریقے پر

خلافت (خلافتِ راشدہ) ہوگی... پھر کاٹنے والی (موروثی) بادشاہت ہوگی... پھر زبردستی اور ظلم کی حکمرانی (آمریت / ڈکٹیٹر شپ اور لادین نظام) ہوگی، اور وہ رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا، پھر دوبارہ نبوت کے طریقے پر خلافت (خلافت علیٰ منہاج النبوۃ) قائم ہوگی، اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہوگئے"۔[1]

معاصر سیاسی تطبیق:

اس حدیث پاک میں دجالی اور مادی طاقتوں کے آخری دور کو "ملکاً جبریۃ" (ظالمانہ اور زبردستی کا نظام) کہا گیا ہے۔ آج دنیا جس سیکولر جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism)، اور عالمی ڈکٹیٹر شپ کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے، جہاں مسلمانوں پر کفر کے عالمی قوانین زبردستی نافذ کیے جاتے ہیں، یہ اسی دورِ جبریہ کا نقطۂ عروج ہے، لیکن نبوی مژدہ یہ ہے کہ اس مادی جبر کا خاتمہ یقینی ہے اور تاریخ کا دھارا دوبارہ "خلافتِ راشدہ" کے نظامِ عدل کی طرف لوٹ رہا ہے۔

2. غزوہ ہند کی حقیقت اور مشرق سے اٹھنے والے نبوی لائحہ عمل کی تاریخ:

اسلام کے عالمی غلبے کے اس سفر میں برِ صغیر (پاک وہند) کا خطہ مابعد الطبیعیاتی

---

(1)عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُون... ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة... ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا... ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُون، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ" (مسند احمد، حديث حذيفة بن اليمان، حديث: 18430، والبزار في مسنده 2796)۔

اور جغرافیائی طور پر ایک کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس خطے کا تذکرہ ایک خاص اہمیت کے ساتھ ملتا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے: ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر چڑھائی (غزوہ) کرے گا، اور دوسرا وہ لشکر جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو گا"۔[1]

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ سو اگر میں شہید ہو گیا تو بہترین شہیدوں میں سے ہو نگا اگر واپس آگیا تو میں آزاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہو نگا۔[2]

اور ایک موقعہ پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"تم سے ایک ایسا لشکر ضرور ہند پر چڑھائی کرے گا جس کو اللہ فتح عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ ان کے گناہ

---

(1) عن ثوبان مولى رسول الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عصابتان من أمتي أحرزهم الله من النار عصابةتغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم عليه السلام. أخرجه النسائي (3175)

(2) وعدَنا رسولُ الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَغزوَةَ الهِندِ، فإن أُدرِكْها أُنفِقْ فيها نَفسي ومالي، فإنْ أُقتَلْ كُنتُ مِن أفضلِ الشهداءِ، وإنْ أرجِعْ فأنا أبو هريرةَ المُحرَّرُ-أخرجه النسائي (3173) واللفظ له، وأحمد (7128)

معاف فرما دے گا۔ پھر جب وہ (وہاں سے) واپس لوٹیں گے تو ابنِ مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کو شام میں پائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر میں نے اس غزوے کو پالیا تو میں اپنا نیا اور پرانا سب مال و اسباب (اس جہاد میں جانے کے لیے) بیچ دوں گا اور اس میں ضرور شرکت کروں گا۔ پھر جب اللہ ہمیں فتح دے گا اور ہم واپس لوٹیں گے، تو میں ابو ہریرہ المحرر (آزاد کیا ہوا یا گناہوں سے پاک) ہوں گا، جو شام پہنچ کر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائے گا۔ تو میں اس بات کا سخت حریص ہوں گا کہ ان کے قریب جا کر انہیں بتاؤں کہ (اے عیسیٰ!) میں آپ کے بھائی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا صحابی رہا ہوں"۔

(راوی کہتے ہیں کہ) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ہنس پڑے، پھر فرمایا: "هيهات، هيهات" (یعنی: یہ بہت دور کی بات ہے / تمہارا اس وقت تک زندہ رہنا ممکن نہیں)۔ [1]

علمی و فکری ربط:

ان احادیث مبارکہ مشرقِ وسطیٰ کے معرکوں اور برِصغیر کے حالات کے درمیان ایک غیبی کڑی ہے۔ یہ پیشگوئی ظاہر کرتی ہے کہ مشرق کا یہ خطہ آخر زمانے

(1) لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ--الخ-(كتاب الفتن لنعيم بن حماد، باب غزوة الهند 409 رقم :1236 التوحيد)(سنن النسائي المجتبي، باب غزوة الهند 6/ 42 رقم 3173 المطبوعات الاسلامية)

کے معرکوں میں اسلام کا ایک بڑا مادی اور عسکری دفاعی قلعہ بنے گا، جو دجالی اور صیہونی گٹھ جوڑ کے خلاف شام و فلسطین کے مسلمانوں کے لیے دست وبازو بنے گا۔

3. نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کا دور: کائناتی برکتوں کا نزول اور باطل کا حتمی زوال:

اسلام کا یہ عالمی غلبہ صرف سیاسی اور عسکری نہیں ہوگا، بلکہ یہ زمین پر امن، برکت اور عدل وانصاف کا وہ بے نظیر دور ہوگا جس کی مثال تاریخِ انسانی نے کبھی نہیں دیکھی۔

عدل وانصاف کی فراوانی:

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ثُمَّ لَيَخْرُجَنَّ رجلٌ مِنْ أهلِ بيتِي، حتَّى يملأُها قِسْطًا وعدلًا ، كما مُلِئَتْ ظلمًا وعدوانًا"۔[1]

" پھر میرے اہل بیت (خاندان) میں سے ایک شخص ضرور نکلے گا، یہاں تک کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔"

کائناتی اور ماحولیاتی برکتیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور فتنۂ دجال کے خاتمے کے بعد، مادی قوانینِ فطرت میں ایسی برکت رکھی جائے گی کہ انسان دنگ رہ جائے گا۔

مسلم شریف میں ہے: ترجمہ: "...پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل اگا اور اپنی

(1) أخرجه أحمد (11313)، وابن حبان (6823)۔

برکتیں لوٹا... (برکت کا یہ عالم ہو گا) کہ ایک انار پورے لشکری گروہ کے کھانے کے لیے کافی ہو گا اور لوگ اس کے چھلکے کے نیچے سایہ حاصل کریں گے... اور یہاں تک کہ بھیڑیا اور بکری ایک ساتھ چریں گے (امن کا یہ عالم ہو گا کہ درندے اپنی جبلت چھوڑ دیں گے)"۔ (1)

خلاصۂ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا سب سے بڑا پیغام "مایوسی کا خاتمہ" ہے۔ موجودہ مادی چکاچوند، کاغذی معیشت کا جال، اور مسلمانوں کی ظاہری مغلوبیت دیکھ کر جو نوجوان مایوسی کا شکار ہو رہے ہیں، انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ رات کتنی ہی کالی کیوں نہ ہو، نبوی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی سحرِ نو کا طلوع ہونا پتھر پر لکیر ہے۔ باطل کا مادی غرور عارضی ہے اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بحالی امت کا مقدر ہے۔ لہٰذا، ہمیں باطل کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے بجائے، اس آنے والے عادلانہ نظام کے لیے اپنے ایمان اور عمل کی تیاری کرنی چاہیے۔

---

(1) "...ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ... حَتَّى إِنَّ الرُّمَّانَةَ لَتَكْفِي الْعِصَابَةَ مِنَ النَّاسِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا... وَحَتَّى يَرْعَى الذِّئْبُ مَعَ الْغَنَمِ..."(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، حديث: 2937)

باب 12: مشرق کا فتنہ:

اصفہان کے ستر ہزار یہود اور دجال کا مادی لشکر

مشرقِ وسطیٰ کی جیو پولیٹکس اور دجال کے خروج کا جغرافیائی راستہ:

عام طور پر جب دجالی فتنے اور صیہونی سازشوں کا ذکر ہوتا ہے، تو ذہن فوراً مغرب (امریکہ اور یورپ) یا ارضِ فلسطین (اور اسرائیل) کی طرف جاتا ہے۔ بلاشبہ مادی اور سیاسی محاذ پر ان خطوں کا کردار واضح ہے، لیکن مخبرِ صادق ﷺ کی وحیِ ربانی نے آخر زمانے کے اس پورے معرکے میں ایک انتہائی اہم، حیرت انگیز اور پوشیدہ جغرافیائی کڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے، جو مشرق (خراسان اور ایران کا علاقہ اصفہان) سے جڑی ہوئی ہے۔ موجودہ جیو پولیٹکس (Geo-politics) کے تناظر میں اس پیشگوئی کو سمجھنا نئی نسل کے فکری ابہام دور کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔

1. حدیثِ نبوی کی روشنی میں دجال کے خروج کا جغرافیائی نقطہ:

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ظہور اور اس کے ابتدائی لشکر کے خروج کے مقامات کو اتنی صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ تاریخ کے نقشے پر ان مقامات کو آج واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: "دجال مشرق کی ایک دھرتی سے نکلے گا جسے

خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسی اقوام ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھالوں کی طرح (چوڑے اور گوشت دار) ہوں گے"۔(1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دجال اصفہان کی یہودیہ (نامی بستی) سے نکلے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہود ہوں گے جو طیالسہ (ایک خاص قسم کی چادر یا شال) اوڑھے ہوئے ہوں گے"۔(2)

2. اصفہان (ایران) میں یہود کی تاریخی اور موجودہ موجودگی کا جیو پولیٹیکل جائزہ

یہ پیشگوئی جدید ذہن کے لیے اس لیے حیرت انگیز ہے کہ ظاہری طور پر ایران کا موجودہ ریاستی نظریہ صیہونیت اور اسرائیل کا سخت مخالف نظر آتا ہے۔ لیکن جب ہم تاریخ اور جغرافیے کے پردے ہٹا کر دیکھتے ہیں، تو نبوی وحی کی حقانیت سورج کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔

اصفہان کا علاقہ "یہودیہ":

تاریخی طور پر ایران کا شہر اصفہان سلطنتِ فارس میں یہود کا سب سے بڑا مرکز

---

(1) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ"(سنن ترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء من أين يخرج الدجال، حديث: 2237-

(2) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ، عَلَيْهِمُ السيجان"(مسند احمد، مسند انس بن مالک، حديث: 13344-

رہا ہے۔ اصفہان کے ایک حصے کا نام ہی تاریخی کتب میں " الیہودیہ " رہا ہے، جہاں بخت نصر کے دور میں بیت المقدس کی تباہی کے بعد یہود نے آ کر پناہ لی تھی۔

موجودہ آبادی اور مادی حقیقت:

آج بھی مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کے بعد یہود کی سب سے بڑی مقامی اور تاریخی تعداد ایران (بالخصوص اصفہان، شیراز اور تہران) میں آباد ہے۔ انہیں وہاں مکمل مذہبی آزادی، اپنے کنیسہ (Synagogues) اور پارلیمنٹ میں مخصوص نشست حاصل ہے۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز حقیقت ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا، تو اصفہان کے یہود کسی بیرونی ملک سے امپورٹ نہیں ہوں گے، بلکہ وہ اسی دھرتی پر پہلے سے موجود ایک منظم قوت ہوں گے جو اس کے نعرۂ خدائی پر اس کی بیعت کر کے اس کا ہراول دستہ بن جائیں گے۔

3. مؤمنین کے خلاف قائم ہونے والے عالمی شیطانی گٹھ جوڑ کا نبوی نقشہ:

اس باب کا ایک اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ دجال کا مادی لشکر صرف مذہبی یہود تک محدود نہیں ہوگا، بلکہ اس میں ہر وہ طبقہ شامل ہوگا جو مادہ پرستی، اباحیت (Liberalism) اور لادینیت کا شکار ہو چکا ہے۔

" طیالسہ " یا "سیجان" (خصوصی لباس) کی معاصر تشریح:

حدیث پاک میں ذکر ہے کہ اس لشکر پر " طیالسہ " (سبز یا کالی چادریں / شالیں) ہوں گی۔ بعض محققین کے مطابق یہ یہود کا مخصوص مذہبی لباس (Tallit)

ہے جسے وہ اپنی عبادت اور اہم اجتماعات کے وقت اوڑھتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنی پوری مذہبی اور مادی شناخت کے ساتھ دجال کے پشت پناہ بنیں گے۔

فکری گٹھ جوڑ:

خراسان اور اصفہان سے اٹھنے والا یہ فتنہ جب مکہ اور مدینہ کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا، تو راستے میں دنیا بھر کے منافقین، مادہ پرست سائنسی ذہن اور لادین عناصر اس کے جادوئی فریب (ڈیجیٹل سحر، مادی خزانے اور مصنوعی جنت) کو دیکھ کر اس کے لشکر کا حصہ بنتے جائیں گے۔ یہ حق اور باطل کی ایسی حتمی تفریق ہوگی جہاں منافقت کا پردہ چاک ہو جائے گا۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس آخری باب کا حاصل یہ ہے کہ فتنوں کا ظہور کسی ایک مخصوص سمت یا ملک سے نہیں ہوگا۔ باطل کے مادی مہرے بظاہر آپس میں کتنے ہی دست و گریبان کیوں نہ نظر آئیں (جیسے موجودہ عالمی سیاست میں مختلف بلاکس کا ٹکراؤ)، لیکن جب اسلام کے خلاف حتمی معرکے کا وقت آئے گا، تو کفر کی تمام پوشیدہ اور ظاہری کڑیاں ایک ہی دجالی مرکز پر آکر جمع ہو جائیں گی۔

ہمارے نوجوانوں کو ظاہری سیاسی نعروں اور میڈیا کے فریبِ نظر سے ہٹ کر، مخبرِ صادق ﷺ کے بتائے ہوئے اس کائناتی نقشے پر نظر رکھنی چاہیے تاکہ ان کا فکری قبلہ درست رہے۔ نجات کسی سیاسی بلاک کا حصہ بننے میں نہیں، بلکہ دجالی نظام کے ہر

مادی و فکری روپ کو پہچان کر اس سے برأت اختیار کرنے اور ایمان پر استقامت اختیار کرنے میں ہے۔

حصہ چہارم:

السِّحْرُ الدَّجَّالِي (The Digital & Cyber War)

(نفسِ انسانی اور تخلیقِ الٰہی پر مادی تہذیب کا آخری فکری حملہ)

سابقہ ابواب میں ہم یہ تفصیلی مطالعہ کر چکے ہیں کہ آخر زمانے کی آمد پر کائنات کا ظاہری نقشہ کس طرح تیزی سے بدل رہا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح ریگستانِ عرب سر سبز ہو رہے ہیں، بحیرہ طبریہ کا پانی سکڑ رہا ہے، اور کس طرح کاغذی کرنسی اور سودی معیشت کا عالمی مادی دباؤ پوری انسانیت کو دجالِ اکبر کے استقبال کے لیے تیار کر رہا ہے۔ یہ تمام علامات کائنات کے ظاہری، عسکری اور جغرافیائی ڈھانچے (Macrocosm) سے تعلق رکھتی تھیں۔

لیکن فتنۂ دجالیت کی ہولناکی صرف زمین کے جغرافیے اور حکومتوں کے بدلنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا سب سے خطرناک، گہرا اور پوشیدہ وار انسان کے باطن، اس کی نفسیات، اس کی فکر اور خود اس کی حیاتیاتی ساخت (Microcosm) پر ہے۔

مادی سائنس جب اپنے غرور کے نقطۂ عروج پر پہنچتی ہے، تو وہ صرف معیشت اور سیاست کو ہی اپنے شکنجے میں نہیں لیتی، بلکہ وہ انسان کو "خدا کے بنائے ہوئے فطری نظام" سے باغی کر کے ایک مصنوعی اور مشینی دنیا کا قیدی بنا دیتی ہے۔

کتبِ عقائد اور اصولِ دین (جیسے التوضیح والتلویح وغیرہ) کے ائمہ نے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ کفر کا آخری حربہ ہمیشہ انسان کی "فطرت" کو مسخ کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ، جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مادی اور جغرافیائی فتنوں سے ڈرایا، وہاں آپ ﷺ نے ان پوشیدہ فکری آندھیوں کی طرف بھی اشارہ فرمایا جو انسان کی روح کو اندر سے کھوکھلا کر دیں گی، یہاں تک کہ انسان مادی چکاچوند میں اندھا ہو کر اپنی بصیرت کھو بیٹھے گا۔

لہٰذا پچھلے ابواب کے تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے، اس حصے میں ہم دجالی تہذیب کے ان پانچ پوشیدہ اور جدید ترین فکری مہروں کا علمی، شرعی اور عقلی محاکمہ کریں گے، جن کا نشانہ براہِ راست ہماری نئی نسل کا ایمان، ان کا نفس، ان کی معیشت اور ان کی حیا ہے۔ یہ ابواب ثابت کریں گے کہ موجودہ دور کی سائنسی، نفسیاتی اور ڈیجیٹل تبدیلیاں دراصل اسی نبوی نقشے کا حصہ ہیں جس کی خبر چودہ سو سال پہلے دی جا چکی تھی۔

باب 1: مسخِ فطرت کا دجالی ایجنڈا:

ٹرانس ہیومنزم، بائیو ٹیکنالوجی اور تخلیقِ الٰہی میں تبدیلی کا فتنہ

جدید مادی سائنس اور بائیو ٹیکنالوجی نے جہاں انسان کو مادی آسانیاں فراہم کی ہیں، وہاں اب یہ ایک ایسے بھیانک موڑ پر پہنچ چکی ہے جہاں اس کا ہدف کائنات کو مسخر کرنا نہیں، بلکہ "انسان کی اپنی حیاتیاتی ساخت (Biology) اور اس کی فطرت کو بدلنا"

ہے۔ اس فکری اورسائنسی تحریک کو جدید دنیا میں ٹرانس ہیومنزم (Transhumanism) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ محض ایک سائنسی نظریہ نہیں، بلکہ ابلیسِ لعین کا وہ آخری حربہ ہے جس کا خاکہ قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے کھینچ دیا تھا اور جس کا نقطۂ عروج فتنۂ دجالیت کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔

1. شیطان کا وہ قرآنی عہد: "وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ":

جب ابلیس کو بارگاہِ الٰہی سے دھتکارا گیا، تو اس نے انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کے لیے چند مخصوص حربوں کی قسم کھائی تھی۔ قرآنِ حکیم نے شیطان کے ان خفیہ ایجنڈوں کو بڑی صراحت سے بیان فرمایا ہے:

{وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا}-(1)

ترجمہ: اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔

علمی و تفسیری نکتہ:

مفسرینِ عظام نے "فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ" (وہ اللہ کی تخلیق کو بدل ڈالیں گے)

---

(1) سورة النساء: 119-

کے دو مفہوم بیان فرمائے ہیں:

معنوی تبدیلی: یعنی اللہ کے سچے دین، عقیدۂ توحید اور انسانی جبلت (فطرتِ اسلام) کو بدل کر کفر و شرک اختیار کرنا۔

حسی اور مادی تبدیلی: یعنی اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کی ظاہری اور حیاتیاتی ساخت کو اس طرح بدلنا کہ اس کی اصل فطرت ہی مسخ ہو جائے۔ قدیم دور میں اس کا مظہر انسانی جسموں کو گودنا (Tattooing) یا چہروں کو بگاڑنا تھا، لیکن جدید دور میں اس شیطانی ایجنڈے کا مادی ظہور جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) اور ٹرانس ہیومنزم کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔

2. ٹرانس ہیومنزم اور مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے انسانی ارادے کو غلام بنانے کا دجالی حصار

ٹرانس ہیومنزم کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ انسان اپنے موجودہ حیاتیاتی جسم (Biological Body) کے ساتھ ادھورا ہے، اور سائنس و ٹیکنالوجی (جیسے آرٹیفیشل انٹیلیجنس، کمپیوٹر چپس اور جینیاتی ترامیم) کے ذریعے انسان کو ارتقاء کے اگلے مرحلے پر لے جا کر ایک "سپر ہیومن" (Post-human) بنا دیا جائے، جو بیماریوں، بڑھاپے اور موت پر قابو پا سکے۔

دجالی حصار اور نیورالنک (Neuralink) جیسی ٹیکنالوجیز:

آج دنیا کے مادی خدا انسان کے دماغ میں کمپیوٹر چپس (Brain-Computer Interfaces) نصب کر رہے ہیں تاکہ انسانی سوچ اور کمپیوٹر کے درمیان براہِ راست

رابطہ قائم ہو سکے۔ بظاہر یہ طبی فوائد کے نام پر کیا جا رہا ہے، لیکن اس کا آخری اور ہولناک ہدف "انسان کے آزادانہ ارادے (Free Will) کو سلب کرنا" ہے۔

جب انسان کا دماغ اور اعصابی نظام براہِ راست کسی مرکزی کلاؤڈ یا ڈیجیٹل نیٹ ورک سے جڑ جائے گا، تو پردے کے پیچھے بیٹھے ہوئے مادی دجالی کارٹلز انسانی افکار، جذبات اور عقائد کو اپنی مرضی سے کنٹرول (Control) کر سکیں گے۔ یہ وہی فکری قید ہے جس کا عروج دجال کے دور میں ہوگا، جب وہ مادی چکاچوند کے زور پر لوگوں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لے گا اور لوگ بغیر کسی عقلی دلیل کے اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔

3. کیا انسان کو حیاتیاتی طور پر امر (Immortal) بنانے کا سائنسی دعویٰ دجال کے نعرۂ خدائی کا پیش خیمہ ہے؟

ٹرانس ہیومنزم کا سب سے بڑا اور خطرناک ترین دعویٰ "موت کا خاتمہ (Cybernetic Immortality)" ہے۔ جدید بائیو ٹیکنالوجی کے علمبردار یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم انسانی خلیات (Cells) کی عمر روک کر یا انسانی شعور (Consciousness) کو کمپیوٹر ہارڈ ڈسک میں اپ لوڈ کر کے انسان کو ہمیشہ کے لیے زندہ رکھ سکتے ہیں۔

نبوی پیشگوئی سے ربط اور عقلی محاکمہ:

نبی کریم ﷺ نے دجالِ اکبر کے فتنوں میں جس سب سے بڑے فریب کا ذکر فرمایا ہے، وہ زندگی اور موت پر اس کا ظاہری تصرف ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:"... پھر دجال ایک بھرپور جوان شخص کو بلائے گا، اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا... پھر وہ اسے آواز دے گا تو وہ (دوبارہ زندہ ہو کر) سامنے آئے گا، اس کا چہرہ چمک رہا ہو گا اور وہ ہنس رہا ہو گا"۔ [1]

فکری جڑیں:

دجال کا یہ دعویٰ کہ "میں زندگی اور موت کا مالک ہوں"، جدید لادین سائنس کے اسی غرور کا تسلسل ہو گا جو انسان کو یہ باور کروا رہا ہے کہ کائنات کا کوئی خدا نہیں، بلکہ سائنس ہی انسان کو ہر مصیبت سے نجات دلا سکتی ہے اور اسے امر کر سکتی ہے۔ ٹرانس ہیومنزم کا یہ لادین فلسفہ دراصل انسانی ذہنوں کو اس بات کے لیے تیار کر رہا ہے کہ وہ ایک ایسے مادی "مسیحا" (دجال) کو اپنا خدا تسلیم کر لیں جو مادی اسباب اور شیطانی تصرفات کے ذریعے زندگی اور موت کے فیصلے کرتا ہوا نظر آئے گا۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب میں یہ فکری پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو "احسنِ تقویم" (بہترین ساخت) پر پیدا فرمایا ہے اور اسے ایک خاص مادی و روحانی توازن عطا کیا ہے۔ جدید مادی تہذیب ٹیکنالوجی کے نام پر انسان کو ایک مشین بنانا چاہتی ہے تاکہ اس کے اندر سے روح، حیا، اور ایمان کا نور ختم کر دیا جائے۔

---

(1) "...فَيَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ..."(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، حديث: 2937)

ہمارے نوجوانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ سائنس کے یہ تمام دعوے کہ وہ انسان کو موت سے بچا سکتے ہیں، ایک دجالی سراب ہیں۔ موت اور زندگی صرف اور صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے: " الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا "۔ ٹیکنالوجی کو انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اسے انسانی فطرت اور الٰہی قوانین کو بدلنے کا ذریعہ بنانا ابلیسی راستے کی پیروی ہے۔

باب 2: زمین کا پیٹ چاک کرنا: معدنیاتی خزانوں کا عروج اور نبوی پیشگوئی کا سائنسی ظہور

آخر زمانے کی مادی علامات میں سے ایک بڑی علامت یہ ہے کہ مسبب الاسباب اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرما دیں گے کہ وہ صدیوں سے اپنے پیٹ میں چھپائے ہوئے تمام ترقیمتی ذخائر اور معدنیات باہر اگل دے۔ چودہ سو سال پہلے، جب کائنات کے پاس زمین کی گہرائیوں میں اترنے کا کوئی مادی ذریعہ نہ تھا، مخبرِ صادق ﷺ نے معدنیاتی خزانوں کے اس عروج اور ان کے مادی ظہور کی ایسی حیرت انگیز خبر دی جو آج جدید مائننگ ٹیکنالوجی (Mining Technology) اور عالمی جغرافیائی سیاست کے مہروں کی صورت میں ہمارے سامنے آ چکی ہے۔

1. احادیث میں زمین کے نیچے چھپے خزانوں کے باہر آنے کا تذکرہ:

رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے قریب زمین کی پیداواری صلاحیت اور اس کے اندرونی خزانوں کے ابل پڑنے کا نقشہ اتنے جلی کلمات میں کھینچا ہے کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (اندرونی خزانے) سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند باہر اگل دے گی۔ پھر قاتل آئے گا اور (ان خزانوں کو دیکھ کر) کہے گا: میں نے اسی کے لیے قتل کیا تھا! اور رشتہ داری توڑنے والا آئے گا اور کہے گا: میں نے اسی کے لیے قطع رحمی کی تھی! اور چور آئے گا اور کہے گا: اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا! پھر وہ سب ان خزانوں کو اسی طرح چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے (یعنی مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ اس کی مادی قدر ختم ہو جائے گی)۔ [1]

لفظ "تَقِيءُ" (قے کرنا/اگل دینا) کا علمی نکتہ:

حدیثِ پاک میں استعمال ہونے والا لفظ "تقیء" (قے کرنا یا باہر اچھال دینا)

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا، أَمْثَالَ السُّبُورِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ! وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي! وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي! ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا" (صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا، حديث: 1013)

بلاغتِ نبوی کا شاہکار ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمین ان خزانوں کو اپنے اندر دبا کر نہیں رکھ سکے گی، بلکہ انسانی تدبیروں، قدرتی تغیرات اور سائنسی ترقی کے دباؤ کے باعث یہ خزانے زبردستی زمین کے پیٹ سے باہر نکال لیے جائیں گے۔

2. جدید مائننگ ٹیکنالوجی، نایاب معدنیات (Rare Earth Minerals) اور عالمی کارٹلز:

اگر ہم موجودہ دور کے سائنسی اور معاشی منظرنامے پر غور کریں، تو یہ نبوی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوتی نظر آتی ہے۔

مادی خزانوں کا سائنسی خروج:

پچھلی ایک صدی میں انسان نے زمین کا پیٹ چاک کر کے وہ خزانے نکالے ہیں جن کا ماضی میں کوئی تصور نہ تھا۔ پٹرولیم (تیل و گیس) کے اتنے وسیع ذخائر، اور اب جدید ڈیجیٹل دنیا کو چلانے کے لیے "نایاب زمینی معدنیات" (Rare Earth Elements) جیسے لیتھیم، کوبالٹ وغیرہ جو موبائل اور کمپیوٹر چپس میں استعمال ہوتے ہیں)، زمین کے جگر کے وہی ٹکڑے ہیں جن کے بغیر موجودہ مادی دنیا کا وجود ممکن نہیں ہے۔

عالمی کارٹلز اور قارونیت کا عروج:

ان خزانوں پر قبضہ کرنے کے لیے عالمی جنگیں لڑی جارہی ہیں، حکومتیں گرائی جا رہی ہیں اور انسانیت کا خون بہایا جارہا ہے۔ یہ بالکل وہی منظر ہے جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اسی کے لیے میں نے قتل کیا تھا"۔ مادی خزانوں کی یہ کثرت انسان کو اللہ کی یاد سے

غافل کر کے قارونیت (Material Greed) کی طرف لے جا رہی ہے، جہاں انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اور زمین کے یہ خزانے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

3. دجال کا مادی خزانوں پر تصرف اور معاشی تسلط (Economic Dominance) کے لیے "شہد کی مکھیوں" کی نبوی تشبیہ کا معاصر فکری ربط:

یہ مادی اور سائنسی عروج دجالِ اکبر کے خروج کے وقت اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ جائے گا، جب وہ ان خزانوں کو اپنے مادی فتنے کو پھیلانے کے لیے استعمال کرے گا۔

چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "...اور دجال ایک ویرانے (بنجر زمین) پر سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے نکال! تو اس زمین کے خزانے نکل کر اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی سردار (ملکہ مکھی) کے پیچھے چلتی ہیں"۔[1]

شہد کی مکھیوں کی یہ تشبیہ "کامل اطاعت اور مادی کھینچاؤ" کو ظاہر کرتی ہے۔

آج کی دنیا میں معاشی تسلط (Economic Dominance) کا جو نظام قائم ہے، جہاں عالمی مالیاتی ادارے اور کارٹلز ایک بٹن دبا کر کسی بھی ملک کے خزانوں کا رخ اپنی طرف موڑ لیتے ہیں، دجال اسی معاشی اور سائنسی جادوگری کا آخری مظہر ہوگا۔ وہ زمین کے وسائل پر اس طرح قابض ہو جائے گا کہ جو ملک اس کی خدائی کو تسلیم نہیں

(1) "...ويمر بالخربة فيقول لها: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ..." (صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، حديث: 2937-

کرے گا، اس کی معیشت اور خزانوں کو بلاک (Block) کر دیا جائے گا۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا فکری حاصل یہ ہے کہ زمین کے نیچے سے نکلنے والے یہ بے پناہ خزانے، سونا، چاندی، تیل اور نایاب معدنیات دراصل انسان کے لیے کوئی مادی تمغہ نہیں ہیں، بلکہ یہ امتحان اور آزمائش کا ایندھن ہیں۔ یہ خزانے کائنات کے انجامِ کار کی طرف بڑھنے کی علامت ہیں۔

نوجوانوں کو یہ شعور ہونا چاہیے کہ اصل دولت زمین کے خزانوں میں نہیں، بلکہ دل کے اندر چھپے ہوئے "ایمان اور قناعت" کے خزانے میں ہے۔ جب کائناتی گھڑی اپنے آخری موڑ پر آئے گی، تو سونے اور چاندی کے یہ پہاڑ انسان کے سامنے دھرے رہ جائیں گے اور کوئی ان کی طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھائے گا۔ لہذا، مادی خزانوں کی اس دوڑ (جیسے اندھی سرمایہ داری) سے اپنے دامن کو بچا کر آخرت کے دائمی خزانوں کی فکر کرنا ہی اصل بقا کا راستہ ہے۔

باب 3: انکارِ حدیث کا نیا فتنہ:

علاماتِ قیامت کی تاویلِ فاسد اور جدیدیت پسندوں (Modernists) کا فکری المیہ:

عصرِ حاضر میں مغرب کی مادی چکا چوند اور سائنسی استدلال سے مرعوب ہو کر مسلم امہ کے اندر ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے جو خود کو "جدیدیت پسند"

(Modernists) یا مفکرین کہتا ہے۔ اس طبقے کا سب سے بڑا فکری ہدف دین کے مابعد الطبیعیاتی (Metaphysical) حقائق اور علاماتِ قیامت ہیں۔ چونکہ یہ علامات مادی عقل اور مروجہ قوانینِ فطرت کے ظاہری معیار پر پوری نہیں اترتیں، اس لیے یہ طبقہ یا تو ان احادیث کا سرے سے انکار کر دیتا ہے، یا پھر ان کی ایسی "تاویلِ فاسد" اور من مانی تشریح کرتا ہے جس سے احادیث کا اصل مفہوم ہی مسخ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ہم اس فتنۂ جدید کا علمی اور اصولی محاکمہ کریں گے۔

1. علاماتِ قیامت کو محض "علامتی کہانیاں" (Metaphors) قرار دینے والے گمراہ کن طبقے کا علمی رد:

جدیدیت پسند طبقے کا ایک بڑا حربہ یہ ہے کہ وہ دجال، یاجوج وماجوج، دابۃ الارض اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق احادیث کا براہِ راست انکار کرنے کے بجائے یہ کہتا ہے کہ: "یہ کوئی حقیقی وجود نہیں ہیں، بلکہ یہ محض استعارے (Metaphors) اور علامتی کہانیاں ہیں جو اچھائی اور برائی کی جنگ کو سمجھانے کے لیے بیان کی گئی ہیں"۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ دجال کوئی انسان نہیں بلکہ محض "مغربی تہذیب" کا نام ہے، یا یاجوج ماجوج سے مراد محض "انسان کے برے اخلاق" ہیں۔

اصولی و کلامی محاکمہ (التوضیح والتلویح کے تناظر میں):

علمِ اصولِ فقہ اور کتبِ عقائد کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ: "النصوص تُحمَلُ عَلٰی ظَوَاهِرِهَا" (نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہری اور حقیقی معنی پر محمول کیا جائے گا)، جب

تک کہ کوئی ایسی قطعی عقلی یا شرعی دلیل موجود نہ ہو جو حقیقی معنی کو ناممکن بنادے۔[1]

علاماتِ قیامت کی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے اتنی صراحت، جزئیات اور مادی اوصاف (جیسے دجال کا قد، اس کی آنکھ کی بناوٹ، اصفہان کے یہود، دابۃ الارض کا انسانوں سے گفتگو کرنا) بیان فرمائے ہیں کہ ان تمام نصوص کو محض "استعارہ" قرار دینا علمِ لغت، بلاغت اور عقلِ سلیم کے ساتھ مذاق ہے۔ اگر شریعت کے ان واضح حقائق کو محض استعارہ کہہ کر رد کیا جانے لگے، تو پھر کل کوئی بدبخت جنت، دوزخ، ملائکہ اور خود ذاتِ باری تعالیٰ کو بھی (معاذ اللہ) استعارہ کہہ کر پورے دین کی عمارت کو مسمار کر دے گا۔

2. کتبِ اصول اور عقائد کے مطابق اخبارِ غیب اور متواتر و مشہور احادیث کے ثبوت کا منہج:

جدیدیت پسندوں کا دوسرا بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ ملاحم اور فتن (پیشین گوئیوں) کی اکثر احادیث "اخبارِ آحاد" (انفرادی روایات) ہیں، اور ان سے عقیدے کا ثبوت ممکن نہیں، اس لیے ان کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

---

(1) التلويح على التوضيح، لعلامه التفتازانی: بحث: الحقيقة والمجاز، اور مبحثِ نصوص۔ شرح العقائد النسفية، لعلامه التفتازانی: خاتمه الكتاب، بحث: "النصوص على ظواهرها وردّ الباطنية"۔ المسامرة شرح المسايرة، للامام كمال الدين بن الهمام حنفی: بحث: احوالِ آخرت اور علاماتِ قیامت کا مادی وجود۔

علمِ اصولِ حدیث کا جواب:

یہ اعتراض محض جہالت یا بدنیتی پر مبنی ہے۔ علاماتِ قیامت اور اشراطِ ساعۃ کی احادیث اگرچہ انفرادی طور پر مختلف واقعات کو بیان کرتی ہیں، لیکن اپنے مجموعی مفہوم اور قدرِ مشترک (Common Element) کے لحاظ سے "تواترِ معنوی" (Tawatur bil-Ma'na) کے درجے کو پہنچ چکی ہیں۔

دجال کا خروج، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے اور ظہورِ مہدی علیہ السلام سے کی احادیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت (جن کی تعداد بیسیوں میں ہے) نے نقل کیا ہے، اور امت کا اس پر صدیوں سے اجماع ہے۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح العقائد میں واضح فرمایا ہے کہ جو غیبی خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر یا شہرت کے ساتھ ثابت ہوں، ان پر ایمان لانا فرض ہے اور ان کا انکار انسان کو گمراہی اور الحاد کے دہانے پر کھڑا کر دیتا ہے۔

3. مستند احادیث کی حجیت پر نئی نسل کے شکوک و شبہات کا مسکت جواب:

نئی نسل کو اس سائنسی دور میں یہ سمجھانا ضروری ہے کہ احادیثِ مبارکہ پر تشکیک (Skepticism) پیدا کرنا دراصل اسلام پر فکری حملے کا پہلا قدم ہے۔

مغرب کی ذہنی غلامی کا المیہ:

جدید ذہن کا المیہ یہ ہے کہ اگر کوئی مادی سائنسدان بلیک ہول (Black Hole)، کوانٹم فزکس (Quantum Physics) یا کائنات کے پوشیدہ ابعاد (Dimensions) کے بارے میں ایسی باتیں کرے جو عام عقل میں نہیں آتیں، تو

یہ طبقہ اسے بلا چون وچرا تسلیم کر لیتا ہے۔ لیکن جب کائنات کے سب سے سچے انسان، محمدِ عربی ﷺ وحیِ الٰہی کی بنیاد پر کسی غیبی حقیقت کی خبر دیتے ہیں، تو یہ طبقہ سائنسی معیار مانگنے لگتا ہے۔

قرآنی انتباہ:

رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے کلمات محض انسانی افکار نہیں، بلکہ وحیِ الٰہی کا مصفا چشمہ ہیں:

{ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ }[1]۔

جو شخص عقل پرستی کے نام پر مستند احادیث کا مذاق اڑاتا ہے، وہ دراصل نبوت کے منصب اور وحیِ الٰہی کی حجیت پر حملہ آور ہو رہا ہوتا ہے۔

خلاصۂ باب (تربیتی و فکری پیغام):

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا حاصل یہ ہے کہ "عقل پرستی" (Rationalism) کی ایک حد ہے۔ عقل کا کام وحی کی تصدیق کرنا اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہے، نہ کہ اپنی محدود پرواز کے ذریعے وحیِ الٰہی کا سائز ناپنا۔

نوجوانوں کو یہ شعور دینا لازم ہے کہ علاماتِ قیامت کی نصوص پر بلا کسی تاویلِ فاسد کے اسی طرح ایمان لانا ضروری ہے جیسے صحابہ کرامؓ لائے تھے۔ جدید مفکرین کے فکری مغالطوں سے بچ کر سلف صالحین اور ائمہ محققین کے منہجِ علم پر قائم رہنا ہی اس دورِ فتن میں ایمان کی سلامتی کا واحد راستہ ہے۔

---

(1) سورۃ النجم: 3-4۔

باب 4: باطنی بے چینی کا طوفان:

مادی عروج، ذہنی انتشار (Depression) اور نبوی پناہ گاہیں

جہاں دجالی تہذیب نے مادی اسباب، سائنسی ایجادات اور ڈیجیٹل چکا چوند کو اپنے نقطۂ عروج پر پہنچا دیا ہے، وہیں اس تہذیب کا سب سے بڑا تضاد اور المیہ یہ ہے کہ اس نے انسان کو تاریخ کے سب سے ہولناک باطنی اضطراب، ذہنی انتشار، اور تنہائی (Depression) میں دھکیل دیا ہے۔ چودہ سو سال پہلے، مخبرِ صادق ﷺ نے آخر زمانے کی علامات میں جہاں مادی فتنوں کا ذکر فرمایا، وہاں انسان کے اس داخلی اور باطنی طوفان کی طرف بھی اشارہ فرمایا جو انسان کی روح کو اندر سے کھوکھلا کر دے گا۔ اس باب میں ہم اس باطنی بے چینی کے اسباب اور اس کا نبوی علاج تلاش کریں گے۔

1. دجال کی آمد سے پہلے دنیا میں "سب سے زیادہ بے چین" کون ہو گا؟

"دجال کی آمد کے لیے دنیا میں سب سے زیادہ بے چین کون ہے؟"۔ ظاہری طور پر اس کا جواب وہ صہیونی کارٹلز اور ابلیسی طاقتیں ہیں جو اس کے لیے زمین ہموار کر رہی ہیں، لیکن اس کا ایک گہرا نفسیاتی پہلو بھی ہے۔

مادی انسان کی باطنی بے چینی:

دجالی نظام کا سب سے بڑا شکار وہ جدید انسان ہے جو مادی اسباب کی فراوانی کے باوجود اندر سے شدید ترین اضطراب (Restlessness) کا شکار ہے۔

نبوی انتباہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے خروج سے پہلے ایسے سال آئیں گے جو سخت فریب کار ہوں گے، ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا۔۔۔الخ(1)

ان سالوں کا سب سے بڑا فریب یہ ہے کہ انسان کے پاس مادی آسائشیں (گاڑی، بنگلہ، انٹرنیٹ) تو ہوں گی، لیکن اس کا دل سکونِ قلب سے بالکل محروم ہو گا۔

جب انسان خدا، وحی اور مابعد الطبیعیات سے اپنا رشتہ کاٹ کر صرف مادی لذات کو اپنا خدا بنا لیتا ہے، تو روح کی غذا (ایمان اور ذکرِ الٰہی) ختم ہو جاتی ہے۔ روح کی یہ بھوک مادی دنیا میں "ڈپریشن اور اینگزائٹی" کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ آج کی دنیا اسی باطنی بے چینی کا آخری مظہر ہے۔

2. روح کی موت اور صرف جسم کی پرورش: دجالی معاشرے کا نفسیاتی حصار:

موجودہ دور کی کنزیومر کلچر (Consumer Culture) اور ڈیجیٹل اسکرینوں نے انسان کو ایک ایسے دائرے میں قید کر دیا ہے جہاں صرف "جسم" کی پرورش ہو رہی ہے اور "روح" سسک رہی ہے۔

خواہشات کی خدائی اور ذہنی انتشار:

قرآنِ کریم نے اس باطنی اندھیرے کا نقشہ ان کلمات میں کھینچا ہے:

---

(1) سيأتِي على الناسِ سنواتٌ خدّاعاتٌ؛ يُصدَّقُ فيها الكاذِبُ، ويُكذَّبُ فيها الصادِقُ، ويُؤتَمَنُ فيها الخائِنُ، ويُخَوَّنُ فيها الأمينُ، وينطِقُ فيها الرُّوَيبِضَةُ . قِيلَ : وما الرُّوَيْبِضَةُ ؟ قال : الرجُلُ التّافِهُ يتكلَّمُ في أمرِ العامةِ-سنن ابن ماجه4036-

{ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ } ۔[1]

ترجمہ: ”اور جس نے میرے ذکر (میری یاد اور میری وحی) سے منہ موڑا، تو یقیناً اس کے لیے تنگ زندگی (باطنی گھٹن اور بے چینی) ہوگی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے“۔

یہ آیتِ کریمہ جدید لادین معاشرے کی لائیو تصویر ہے۔ بظاہر اربوں ڈالر کی فیشن، میڈیا اور انٹرٹینمنٹ انڈسٹری انسان کو خوش رکھنے کے دعوے کرتی ہے، لیکن خودکشیوں کی بڑھتی ہوئی شرح اور ذہنی امراض کا یہ طوفان ثابت کرتا ہے کہ الٰہی نور کے بغیر انسانی نفس کبھی پرسکون نہیں ہو سکتا۔ دجالی تہذیب انسان کو اندر سے اتنا تنہا اور بوجھل کر دیتی ہے کہ جب دجال مادی جنت کا سراب لے کر نکلے گا، تو یہ نفسیاتی طور پر بیمار اور لٹی ہوئی انسانیت اس کے فریبِ نظر میں آسانی سے مبتلا ہو جائے گی۔

3. ذکرِ الٰہی اور نبوی اسپرین کے ذریعے باطنی قلعے کی تعمیر:

جب باہر فتنوں کا سیلاب ہو اور اندر بے چینی کا طوفان، تو رسول اللہ ﷺ نے اہل ایمان کو اس باطنی موت سے بچانے کے لیے وہ حفاظتی قلعے عطا فرمائے ہیں جو کسی بھی مادی لیبارٹری میں تیار نہیں ہو سکتے۔

قلبِ مؤمن کا حفاظتی حصار:

ذکر اور تلاوتِ قرآن: اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

---

(1) سورۃ طٰہٰ: 124۔

{اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ}-[1]

ترجمہ: خبر دار! اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

فتنوں کے اس دور میں جو نوجوان صبح و شام کے مسنون اذکار اور قرآنِ پاک کی تلاوت (بالخصوص جمعہ کے دن سورۃ الکہف) کو اپنا معمول بنا لیتا ہے، اس کا دل دجالی مادی سحر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

تعلق باللہ اور قناعت:

ڈپریشن کا سب سے بڑا علاج "قناعت" (Contentment) اور تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ جب مؤمن یہ جان لیتا ہے کہ مادی دنیا عارضی ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے، تو وہ دنیا کی معاشی دوڑ (چاہے وہ ڈالر کا زوال ہو یا مہنگائی کا طوفان) سے خوفزدہ ہو کر اپنا ذہنی توازن نہیں کھوتا، بلکہ اس کا دل اللہ کی رضا کے قلعے میں پناہ لے لیتا ہے۔

خلاصۂ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا حاصل یہ ہے کہ موجودہ دور کا ذہنی انتشار (Depression) کوئی محض دماغی کیمیکلز کا توازن بگڑنا نہیں ہے، بلکہ یہ دراصل "روح کی بیماری" ہے جو خدا سے دوری کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

نوجوانوں کو یہ شعور دینا لازم ہے کہ مادی اسکرینوں، لادین فلسفوں اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی میں کبھی سکون نہیں مل سکتا۔ دجالی تہذیب کے اس باطنی

(1) سورۃ الرعد:28-

حملے کا واحد علاج محمدِ عربی ﷺ کے آستانے پر لوٹ آنا، نمازوں کی پابندی، ذکرِ الٰہی کی کثرت، اور اپنے دل کو ایمان کا وہ ناقابلِ تسخیر پہاڑ بنانا ہے جس سے ٹکرا کر باطل کے تمام فکری فتنے پاش پاش ہو جائیں۔

باب 5: اکلِ حلال کا معرکہ:

سودی نظام کا آخری شکار اور فتنوں کے دور کی معیشت

سابقہ ابواب میں ہم نے یہ مطالعہ کیا کہ کس طرح کاغذی کرنسی (ڈالر اور یورو وغیرہ) زوال کی طرف بڑھ رہی ہے اور دنیا دوبارہ حقیقی دولت (سونے اور چاندی) کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو گی۔ لیکن اس معاشی زوال اور دجالی فتنوں کے نقطۂ عروج کے درمیان کا جو عبوری دور (Transition Period) ہے، وہ ایک مؤمن کے لیے معاشی بقا اور اکلِ حلال کا سب سے بڑا معرکہ ہے۔ موجودہ دور میں معیشت کو جس طرح ڈیجیٹلائز کر کے سود کے عالمی نیٹ ورک سے جوڑا گیا ہے، اس نے حلال کمانے کو ایک عام مسلمان کے لیے ہتھیلی پر انگارہ رکھنے کے مترادف بنا دیا ہے۔ اس باب میں ہم اس معاشی فتنے کی حقیقت اور اس کا نبوی حل تلاش کریں گے۔

1. رسول اللہ ﷺ کا لرزہ خیز انتباہ: "سود کے غبار سے کوئی نہیں بچ پائے گا":

رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے عالمی معیشت کے اس حبس اور جکڑ بندی کا ایسا نقشہ کھینچا تھا جو موجودہ دور کے بینکاری اور معاشی نظام پر حرف بہ حرف صادق

آتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر یقیناً ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جو سود نہ کھاتا ہو، اور اگر کوئی (ظاہری طور پر) سود نہیں بھی کھائے گا تو اسے سود کا غبار (اثر) ضرور پہنچ کر رہے گا“۔[1]

علمی و فقہی نکتہ:

اس حدیث پاک میں لفظ ” غُبَارِہ “ (سود کا غبار یا دھواں) معجزۂ نبوی کا شاہکار ہے۔ اس دور میں اگر کوئی مسلمان انفرادی طور پر سودی لین دین سے بچنا بھی چاہے، تو موجودہ عالمی مالیاتی ڈھانچہ (فیاٹ کرنسی، سینٹرل بینکنگ سسٹم، آئی ایم ایف اور ٹیکسز) اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر نوٹ کی چھپائی اور گردش کے پیچھے سودی قرضے شامل ہوتے ہیں۔ یوں، پلوشن (Pollution) اور غبار کی طرح یہ فتنہ ہر انسان کی معیشت کو بالواسطہ یا بلاواسطہ متاثر کر رہا ہے۔

2. ڈیجیٹل بینکاری، کیش لیس سوسائٹی (Cashless Society) اور دجالی معاشی مہرے:

موجودہ دور میں معیشت کو کاغذی نوٹوں سے منتقل کر کے مکمل طور پر ڈیجیٹل، سائبر اور کیش لیس (Cashless) بنایا جا رہا ہے۔ بظاہر یہ ٹیکنالوجی کی سہولت ہے،

---

(1) عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ": سنن ابو داؤد: 3331-

لیکن اس کے پیچھے ایک گہرا معاشی حصار چھپا ہوا ہے۔

معاشی ناکہ بندی کا دجالی نیٹ ورک:

جب دنیا سے نقد رقم (Physical Cash) کا وجود ختم کر دیا جائے گا اور ہر انسان کی دولت صرف بینک کے ڈیجیٹل کھاتوں، کریڈٹ کارڈز یا سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسیز (CBDCs) تک محدود ہو جائے گی، تو پردے کے پیچھے بیٹھے ہوئے دجالی عالمی کارٹلز کے لیے انسانیت کو کنٹرول کرنا نہایت آسان ہو جائے گا۔

اگر کوئی فرد، ادارہ یا ملک ان کے لادین نظریات یا دجالی ایجنڈے کو تسلیم کرنے سے انکار کرے گا، تو وہ ایک کلک کے ذریعے اس کا پورا معاشی وجود اور بینک اکاؤنٹ بلاک (Freeze) کر دیں گے، یہاں تک کہ وہ بازار سے ایک وقت کا کھانا خریدنے کے قابل بھی نہیں رہے گا۔ یہ بالکل وہی صورتحال ہے جس کا نقشہ احادیث میں کھینچا گیا ہے کہ دجال کے دور میں جو اس کی اطاعت نہیں کرے گا، اس پر قحط مسلط کر دیا جائے گا اور معاشی طور پر اس کا جینا دوبھر کر دیا جائے گا۔

3. سادگی، قناعت اور متبادل حلال معیشت کے نبوی اصول:

معیشت کے اس عالمی جال کے سامنے شریعتِ مطہرہ مسلمانوں کو ہتھیار ڈالنے کا حکم نہیں دیتی، بلکہ اکلِ حلال کے اس معرکے کو سرخروئی کے ساتھ جیتنے کا عملی راستہ دکھاتی ہے۔

متبادل معیشت اور حقیقی اثاثے:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی دولت کو دجالی اور ورچوئل (Virtual) نظام کے

فریب سے نکال کر حقیقی، مادی اور شرعی اثاثوں (Tangible Assets) جیسے زمین، زراعت، سونا اور چاندی میں منتقل کریں۔ زراعت اور لائیو اسٹاک (جانوروں کی پرورش) وہ نبوی شعبے ہیں جو انسان کو معاشی طور پر خود مختار بناتے ہیں اور عالمی معاشی کریش (Economic Crash) کے وقت ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

قناعت اور سادگی (Minimalism):

اکلِ حلال کو ممکن بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو محدود کرے اور مغربی کنزیومر کلچر کی مادی دوڑ سے الگ ہو کر سادگی اختیار کرے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: "طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا، وَقَنَعَ "[1] یعنی "خوشخبری ہے اس کے لیے جسے اسلام کی ہدایت ملی، اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہو اور وہ اس پر قناعت کر جائے"۔

خلاصۂ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا حاصل یہ ہے کہ فتنوں کے اس دور میں "معاشی خود مختاری" اور "اکلِ حلال" محض ایک فقہی مسئلہ نہیں، بلکہ ایمان کی بقا کی جنگ ہے۔ جو نوجوان سودی قرضوں، بینکنگ کے لادین جال اور حرام مادی ذرائع (جیسے انٹرنیٹ پر جوئے اور فحش ذرائع سے کمائی) سے اپنے آپ کو بچا کر حلالِ طیب پر راضی ہو جاتا ہے، وہی دجالی فتنے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ حرام مال انسان کے اندر سے حق کے لیے لڑنے کا جذبہ اور باطنی نور ختم کر دیتا ہے۔ لہذا، معاشی سادگی اختیار

---

(1) سنن ترمذی 2349-

کرنا اور سودی غبار سے اپنے دامن کو حتی الامکان بچانا ہی اس آخری دور میں سرخروئی کا راستہ ہے۔

حصہ پنجم: المَلَاحِمُ العَسْكَرِيَّةُ وَالجِيُوپولیٹکس

(عالمی عسکری اتحاد، ناکہ بندیاں اور آخر الزمان کے خونریز معرکے)

سابقہ حصوں میں ہم نے یہ تفصیلی فکری محاکمہ کیا کہ دجالی اور مادی تہذیب کس طرح "السِّحْرُ الدَّجَّالِي" یعنی سائبر وار، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ٹرانس ہیومنزم، باطنی ڈپریشن اور سودی و ڈیجیٹل معیشت کے ذریعے انسان کے باطن، اس کے نفس اور اس کے نظریات پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ فتنوں کا یہ وہ پوشیدہ اور فکری جال تھا جو گھر کی دہلیز پار کر کے ہماری نئی نسل کے قلوب و اذہان کو اپنا قیدی بنا رہا تھا۔

لیکن باطل کا یہ فتنہ صرف فکری اور نظریاتی محاذ تک محدود نہیں رہتا، بلکہ جب مادی قوتیں اپنے نظریاتی پروپیگنڈے کے ذریعے زمین پر فکری اکھاڑ پچھاڑ مکمل کر لیتی ہیں، تو وہ اپنے مادی و عسکری پنجے پورے غیظ و غضب کے ساتھ مسلمانوں کے مادی وجود پر گاڑ دیتی ہیں۔ کائنات کی کائناتی گھڑی جب اپنے آخری مراحل کی طرف گھومتی ہے، تو فکری جنگ کے ساتھ ساتھ زمین پر جغرافیائی اور عسکری معرکوں (Geopolitical & Military Conflicts) کا ایک ایسا ہولناک سلسلہ شروع ہوتا ہے جو مادی طاقتوں کے غرور کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

مخبرِ صادق، جنابِ محمدِ عربی ﷺ نے جہاں امت کو فکری ارتداد سے ڈرایا، وہاں آپ ﷺ نے آخری دور کے عسکری نقشے، عالمی جنگی اتحادوں، مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندیوں، اور بارود کے اس ڈھیر (ایٹمی تباہی) کا ایسا ہولناک اور تفصیلی نقشہ کھینچا ہے جو دورِ حاضر کی جنگی صورتحال پر حرف بہ حرف صادق آتا ہے۔

چنانچہ، پچھلے ابواب کے منطقی تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے، اس حصے میں ہم کتبِ احادیث کی روشنی میں ان عظیم عسکری معرکوں (الملاحم) کا مطالعہ کریں گے جن کا رخ براہِ راست مسلم امہ کے جغرافیے کی طرف ہے۔ یہ ابواب جدید نسل پر یہ واضح کریں گے کہ موجودہ دور کی عالمی عسکری تبدیلیاں اور مسلم ممالک کا گھیراؤ محض سیاسی حادثات نہیں، بلکہ اسی نبوی پیشگوئی کا مادی ظہور ہیں جس کا آخری نقطہ اسلام کا عالمی غلبہ ہے۔

باب 1: مسلم امہ کا عالمی عسکری محاصرہ:

تداعیِ امم (اقوامِ عالم کی یلغار) اور نبوی پیشگوئی:

موجودہ دور کی جیو پولیٹکس پر نظر ڈالنے والا کوئی بھی ذی شعور انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ پچھلی چند دہائیوں سے مسلم دنیا (عراق، افغانستان، شام، لیبیا اور فلسطین) عالمی عسکری قوتوں اور ان کے خطرناک جنگی اتحادوں کا سب سے بڑا نشانہ بنی ہوئی ہیں۔ مادی دنیا کے بڑے عسکری بلاکس اپنے تمام تر باہمی اختلافات کے باوجود جب مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں، تو سب ایک پیج پر آ جاتے ہیں۔ اس عالمی عسکری گھیراؤ اور مسلمانوں کی کثرتِ تعداد کے باوجود ان کی بے بسی کا نقشہ

رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کھینچا تھا کہ گویا آپ ﷺ آج کے نقشے کو دیکھ کر کلام فرما رہے ہوں۔

1. تداعیِ امم (اقوام کا ایک دوسرے کو پکارنا) اور جدید عسکری الائنسز (NATO / UN):

نبی کریم ﷺ نے آخر زمانے کی عسکری علامات میں ایک ایسا جامع لفظ استعمال فرمایا ہے جو موجودہ دور کے "بین الاقوامی اتحادوں" کی روح کو واضح کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عنقریب مختلف قومیں تمہارے خلاف (تمہیں مٹانے کے لیے) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو دستر خوان (یا بڑے برتن) کی طرف بلاتے ہیں"۔ ایک کہنے والے نے پوچھا: کیا ہم اس دن تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تم اس دن بہت زیادہ ہوگے، لیکن تم سیلاب کے جھاگ (یا کوڑے کرکٹ) کی طرح بے وزن ہوگے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں 'وہن' ڈال دے گا"۔

ایک کہنے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! "وہن" کیا ہے؟ فرمایا: "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت"۔ (1)

2. بلاغتِ نبوی کا معجزہ: "جھاگ کی مانند کثرت" اور "دستر خوان کا حصار":

اس حدیثِ مبارکہ کا ایک ایک لفظ معاصر عسکری صورتحال پر ایک مستند گواہی ہے۔

كما تداعى الأكلة إلى قصعتها (دستر خوان پر ٹوٹ پڑنا):

جب دنیا کی بڑی طاقتیں کسی مسلم ملک پر حملہ کرتی ہیں، تو وہ اکیلے نہیں آتیں، بلکہ اقوامِ متحدہ (UN) کے پلیٹ فارم سے یا نیٹو (NATO) جیسے عسکری اتحادوں کے ذریعے پوری دنیا کی فوجوں کو اکٹھا کر کے اس طرح ٹوٹ پڑتی ہیں جیسے کوئی بھوکا دستر خوان پر پڑے گوشت پر ٹوٹتا ہے۔ مسلم ممالک کے وسائل (تیل، گیس اور جغرافیہ) ان مادی لٹیروں کے لیے ایک دستر خوان بنے ہوئے ہیں۔

غثاء كغثاء السيل (سیلاب کا جھاگ):

آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد دو ارب کے لگ بھگ ہے، لیکن عالمی سیاست اور بین الاقوامی فیصلوں میں ان کا وزن صفر کے برابر ہے۔ جس طرح سیلاب کا جھاگ دیکھنے میں بہت زیادہ ہوتا ہے، لیکن اس کے اندر کوئی ٹھوس وجود، عزم اور طاقت نہیں ہوتی اور وہ پانی کے تھپیڑوں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے، اسی طرح امتِ مسلمہ اپنی کثرت کے باوجود باطل کے عسکری اور سیاسی تھپیڑوں کے سامنے بے بس نظر آتی ہے۔

---

(1) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا"، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: "بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ"، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: "حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ"(سنن ابو داؤد، كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، حديث: 4297،

3. عسکری کمزوری کا اصل باطنی سبب: فتنۂ "وَھَن":

اس عسکری محاصرے کے مادی اسباب (جدید ہتھیاروں کی کمی، سیاسی انتشار) اپنی جگہ، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی اصل جڑ اور باطنی سبب کو واضح فرمایا، اور وہ ہے "الوَھَن"۔

دنیا کی محبت اور موت کا ڈر:

جب امت کے اندر سے جذبۂ جہاد ختم ہو جائے، اور وہ مغرب کی مادی دنیا، عیاشی، عہدوں اور ڈگریوں کی محبت میں اندھی ہو کر موت سے ڈرنے لگے، تو دشمن کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وہ نفسیاتی شکست ہے جس کا فائدہ اٹھا کر کفر کا عسکری بلاک اجتماعی طور پر مسلم امہ کا گھیراؤ کیے ہوئے ہے۔

خلاصۂ باب: نئی نسل کے نوجوانوں کو یہ شعور دینا بے حد ضروری ہے کہ مسلم ممالک کی ظاہری عسکری مغلوبیت کا علاج کفر کے عالمی اداروں (جیسے اقوامِ متحدہ) سے بھیک مانگنا نہیں ہے، کیونکہ وہ خود اس شیطانی دستر خوان کے نگران ہیں۔ اس محاصرے کو توڑنے کا واحد طریقہ امت کے اندر سے فتنۂ "وہن" کا خاتمہ کرنا، دنیا کی اندھی محبت کے سحر سے نکلنا، اور اپنے اندر دوبارہ اسی ایمانی قوت اور شوقِ شہادت کو زندہ کرنا ہے جس نے ماضی میں بڑے بڑے مادی فرعونوں کے عسکری تکبر کو خاک میں ملایا تھا۔

باب 2: شام، عراق اور مصر کی اقتصادی ناکہ بندی:

جدید عالمی پابندیاں اور نبوی انتباہ:

جدید دورِ استعمار (Modern Imperialism) میں سپر پاورز نے جنگوں کا

ایک ایسا خطرناک اور سفاکانہ طریقہ وضع کیا ہے جسے اقتصادی پابندیاں (Economic Sanctions) یا معاشی ناکہ بندی کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں کسی ملک پر بمباری کرنے سے بھی پہلے اس کے دانے پانی، دواؤں اور معاشی تجارت پر پابندی لگا کر اسے اندر سے مفلوج کیا جاتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر، محمدِ عربی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے مسلم امہ کے تین اہم ترین مراکز (عراق، شام اور مصر) کا نام لے کر ان پر لگنے والی اسی معاشی و غذائی ناکہ بندی کی ایسی صریح خبر دی تھی جو آج ہمارے سامنے ایک مادی حقیقت بن چکی ہے۔

1. مستند حدیثِ نبوی کی روشنی میں تینوں مراکز کی معاشی وغذائی ناکہ بندی کی پیشگوئی:

رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانے کی عسکری و معاشی علامات کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارضِ عراق، شام اور مصر پر باطل قوتوں کے معاشی شکنجے کا نقشہ ان کلمات میں کھینچا ہے:

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عراق کو اس کے درہم (مال) اور قفیز (غلے) سے روک دیا جائے گا، اور شام کو اس کے مد (اناج) اور دینار (کرنسی) سے روک دیا جائے گا، اور مصر کو اس کے اردب (غلے) اور دینار سے روک دیا جائے گا، اور تم لوگ (معاشی و مادی طور پر) وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے تم نے آغاز کیا تھا، اور تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے آغاز کیا تھا، اور تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے آغاز کیا تھا“۔[1]

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُنِعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا، وَمُنِعَتِ الشَّأْمُ مُدَّهَا وَدِينَارَهَا، وَمُنِعَتْ مِصْرُ =

2. معاصر جیوپولیٹیکل تطبیق (Modern Application):

اس حدیثِ مبارکہ پر جب ہم پچھلی چند دہائیوں کی عالمی سیاست کے تناظر میں غور کرتے ہیں، تو وحی کا یہ معجزہ دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

مُنِعَتِ الْعِرَاقُ (1990ء کی دہائی کی ہولناک اقتصادی پابندیاں اور پٹرولیم و غلے کی ناکہ بندی):

۱۹۹۰ء کی دہائی میں صدام حسین کے دور میں اقوامِ متحدہ اور مغربی طاقتوں نے عراق پر تاریخ کی ہولناک ترین اقتصادی پابندیاں (Sanctions) عائد کیں۔ عراق کے تیل کی فروخت پر پابندی لگی، اس کی اپنی کرنسی (درہم) معاشی طور پر مفلوج کر دی گئی، اور غلے و دواؤں (قفیز) کی ایسی ناکہ بندی کی گئی جس کے نتیجے میں لاکھوں معصوم عراقی بچے غذائی قلت سے جاں بحق ہوئے۔ یہ اس پیشگوئی کا پہلا صریح

= إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ"(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ....، حديث: 2896

اصطلاحات کی لغوی و صرفی تحقیق:

قفیز (Qafiz): عراق کا ایک قدیم مروجہ پیمانہ جو غلے اور خوراک ناپنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

مُد (Mudd): ملکِ شام کا غلے اور اناج کا پیمانہ۔

اِردَب (Irdab): مصر کا کلاسک زراعتی اور غلے کا پیمانہ۔

درہم و دینار: اس دور کی رائج الوقت معاشی کرنسیاں اور مالیاتی وسائل۔

مادی ظہور تھا۔

مُنِعَتِ الشَّأْمُ (2011ء کے بعد خانہ جنگی اور مغرب کے "سیزر ایکٹ" (Caesar Act) کے ظالمانہ اثرات):

۲۰۱۱ء کے بعد سے ارضِ شام (Syria) جس ہولناک جنگ، خانہ جنگی اور معاشی ناکہ بندی کا شکار ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مغرب کے " سیزر ایکٹ " (Caesar Act) جیسے ظالمانہ معاشی قوانین کے ذریعے شام پر ایسی سخت پابندیاں عائد کی گئیں کہ وہاں کے عوام روٹی کے ایک ایک ٹکڑے (مُد) اور بنیادی ایندھن کے لیے ترس گئے۔ شام کا اپنا مالیاتی نظام (دینار) زمین بوس ہو چکا ہے۔

مُنِعَتْ مِصْرُ (مصر کا حالیہ شدید معاشی بحران، بیرونی قرضے اور کرنسی کا دباؤ):

مصر موجودہ دور میں شدید ترین معاشی دباؤ، غیر ملکی قرضوں کے بوجھ، اور عالمی مالیاتی اداروں کی جکڑ بندی کا شکار ہے۔ سویز کینال اور زراعتی پیداوار (اردب) کے باوجود مصر کی معیشت اور کرنسی (دینار / پونڈ) کو جس طرح عالمی مہرے کنٹرول کر رہے ہیں، وہ اس ناکہ بندی کی واضح کڑی ہے۔

3. "وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ" (جہاں سے شروع کیا تھا وہیں لوٹ جاؤ گے)

حدیثِ پاک کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ تکرار کے ساتھ فرمایا کہ "تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے تم نے آغاز کیا تھا"۔

ٹیکنالوجی اور مادی اسباب کا زوال:

شراحِ حدیث نے اس کا ایک گہرا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ آخر الزمان کے ان

معاشی و عسکری بحرانوں اور بڑی جنگوں (الملحمۃ العظمیٰ) کے نتیجے میں جدید مادی دنیا کا یہ پورا مصنوعی انفراسٹرکچر (صنعتی نظام، بینکاری، ڈیجیٹل معیشت، فیکٹریاں) تباہ ہو جائے گا۔ انسان معاشی اور سفری طور پر دوبارہ اسی سادہ اور روایتی طرزِ زندگی کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو جائے گا جہاں سے اس دنیا نے آغاز کیا تھا، یعنی زراعت، گھوڑے، تلواریں اور سادہ معاشی لین دین۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی فکری رہنمائی کے لیے اس باب کا حاصل یہ ہے کہ مسلم ممالک پر لگنے والی یہ معاشی پابندیاں اور ناکہ بندیاں کوئی اتفاقیہ سیاسی مہرے نہیں ہیں، بلکہ یہ امت کو فکری اور مادی طور پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کا ایک منظم دجالی حربہ ہے۔

نوجوانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جب باطل ہمیں معاشی طور پر محصور کرنے کی کوشش کرے، تو اس کا حل مغرب کے آگے مادی بھیک مانگنا نہیں ہے، بلکہ اپنے اندر نبوی سادگی، اکلِ حلال پر قناعت، اور متبادل مقامی معیشت (زراعت و پیداوار) کو فروغ دینا ہے تاکہ امت کفر کے معاشی بلیک میلنگ کے جال سے آزاد رہ کر اپنے ایمان کا تحفظ کر سکے۔

حصہ ششم:
الملحمۃ العظمیٰ:

(تیسری عالمی جنگ کی ہولناکی اور جدید ایٹمی تباہی کا نبوی نقشہ)

کائنات کی تاریخ گواہ ہے کہ انسان نے جب بھی وحیِ الٰہی سے منہ موڑ کر صرف مادی عقل کو اپنا رہبر بنایا، اس کا انجام تباہی ہی نکلا۔ موجودہ دور کی عالمی سپر پاورز نے مادی سائنس کے بل بوتے پر جو وسیع تباہی کے ہتھیار (Weapons of Mass Destruction) یعنی ایٹمی، ہائیڈروجن، اور کیمیائی بم تیار کر رکھے ہیں، وہ پوری انسانیت کو چند منٹوں میں راکھ کا ڈھیر بنانے کے لیے کافی ہیں۔

چودہ سو سال پہلے، جب دنیا صرف تیر، تلوار اور نیزوں کی جنگ سے واقف تھی، مخبرِ صادق ﷺ نے آخر زمانے کے اس عظیم عسکری معرکے (جسے احادیث میں "المَلحَمَۃ العُظمٰی" اور مغربی لغت میں "آرماگیڈن" (Armageddon) کہا جاتا ہے) کی ایسی جزئیات اور ہولناکیاں بیان فرمائیں جو صرف اور صرف جدید ایٹمی جنگ اور اس کے اثرات (Nuclear Fallout) پر ہی صادق آتی ہیں۔

"الملحمۃ العظمیٰ" کا عسکری جغرافیہ اور عالمی اتحاد:

احادیثِ مبارکہ کے مطابق یہ عظیم عالمی جنگ مسلمانوں اور بنو الاصفر (روم / مغربی طاقتوں) کے درمیان ارضِ شام میں لڑی جائے گی، جس میں کفر کا عالمی عسکری بلاک اپنی پوری مادی طاقت کے ساتھ ٹوٹ پڑے گا۔

چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے قریب چھ نشانیاں شمار کرلو...(ان میں سے آخری یہ ہے) پھر تمہارے اور بنو الاصفر (مغربی گوری اقوام) کے درمیان ایک صلح ہوگی، پھر وہ تم سے غداری کریں گے اور تمہارے خلاف اسّی (80) جھنڈوں (ملکوں) کے ساتھ چڑھائی کریں گے، اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار فوج ہوگی"۔[1]

معاصر عسکری تطبیق:

اس عسکری معرکے میں دشمن کی مجموعی تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار (960,000) بیان کی گئی ہے جو اسی (80) مختلف ممالک کے پرچموں تلے جمع ہو کر مسلم امہ پر حملہ آور ہوں گے۔ موجودہ دور میں کفر کا یہ اجتماعی عسکری گٹھ جوڑ (جیسے نیٹو الائنس یا اقوامِ متحدہ کا کثیر الملی عسکری اتحاد) اس پیشگوئی کے مادی ڈھانچے کو سمجھنے کے لیے واضح ترین مثال ہے۔

2. پرندوں کا فضا میں مر کر گرنا: جدید بارود اور تابکاری (Radiation) کا ثبوت:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس جنگ کی ہولناکی کا جو نقشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

(1) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ... ثُمَّ فِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا"(صحيح بخاری، كتاب الجزية والموادعة، باب مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ، حديث: 3176)

کی روایات سے کھینچا ہے، وہ جدید مادی سائنسدانوں اور دفاعی ماہرین کے ہوش اڑا دینے کے لیے کافی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں (المَلْحَمَہ کی ہولناکی کا ذکر کرتے ہوئے) فرمایا: "...اور حالت یہ ہوگی کہ پرندہ ان کے میدانِ جنگ کے اوپر سے (فضا میں) گزرے گا، تو وہ ان سے آگے بڑھنے بھی نہیں پائے گا کہ مردہ ہوکر گر جائے گا..."۔ [1]

علمی و سائنسی محاکمہ:

قدیم دور کی جنگوں میں تیر، تلوار یا نیزے چلتے تھے، جن سے زمین پر تو ہلاکتیں ہوتی تھیں لیکن فضا میں اڑتے پرندوں کا دور دور تک کوئی نقصان نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ پرندہ فضا ہی میں مر کر گر جائے گا، صاف اشارہ ہے کہ آخر زمانے کی اس جنگ میں ایسے مہلک، کیمیائی، زہریلے یا ایٹمی ہتھیار استعمال ہوں گے جن کی ہولناک تپش، زہریلی گیسیں، اور تابکاری (Radiation) فضا کے پورے ماحول کو اس طرح آلودہ کر دیں گی کہ وہاں کسی جاندار کا سانس لینا بھی ممکن نہیں رہے گا۔

---

(1) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (فِي حَدِيثِ الْمَلْحَمَةِ طَوِيلٍ)... قَالَ: "...حتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِم، فما يُخَلِّفُهم حتَّى يَخِرَّ مَيتًا..."(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ قَتْلٍ عِنْدَ الْمَلْحَمَةِ، حديث: 2899)

3. ننانوے فیصد (99%) ہلاکتیں اور روایتی ہتھیاروں کی واپسی:

اسی طویل حدیثِ مسلم میں ایک اور لرزہ خیز جملہ ملتا ہے جو صرف وسیع تباہی کے ہتھیاروں (WMDs) ہی پر صادق آسکتا ہے۔

حدیث: "...یہاں تک کہ ایک باپ کی اولاد (خاندان) کے لوگ جب اپنے بھائیوں کو شمار کریں گے، جو کہ پہلے سو (100) مرد تھے، تو پائیں گے کہ ان میں سے صرف ایک ہی شخص زندہ بچا ہے (یعنی 99 فیصد ہلاکتیں ہوں گی)۔ پس ایسی جنگ کے بعد کس غنیمت پر خوشی منائی جائے گی؟..."۔[1]

بارود کے ڈھیر پر بیٹھی انسانیت:

تاریخِ انسانی کی کسی روایتی جنگ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ 99 فیصد فوج یا انسان ہلاک ہو جائیں۔ یہ ہولناک شرحِ اموات صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب دنیا بھر کے ایٹمی میزائل ایک دوسرے پر داغ دیے جائیں۔

اس ایٹمی تباہی کا آخری نتیجہ وہی ہو گا جس کا ذکر پچھلے باب میں گزرا: "وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ" (تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے شروع کیا تھا)۔ یعنی اس عظیم جنگ کے بعد دنیا کا سارا برقی، ڈیجیٹل اور صنعتی نظام (EMP - Electromagnetic Pulse کے اثرات کی وجہ سے) تباہ ہو جائے گا، اور کمپیوٹر و میزائل بنانے والی مادی تہذیب کا غرور خاک میں مل جائے گا۔ انسان بقا کی آخری

---

(1) "...فيَتَعادُّ بَنو الأبِ، كانوا مِائةً، فلا يَجِدونَه بَقِيَ منهم إلَّا الرَّجُلُ الواحِدُ، فبِأيِّ غَنيمةٍ يُفرَحُ؟! أو أيُّ ميراثٍ يُقاسَمُ؟..." (صحيح مسلم، حديث مذكور)

جنگ کے لیے دوبارہ روایتی ہتھیاروں (تلوار اور گھوڑوں) پر لوٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا فکری حاصل یہ ہے کہ مغرب نے جس مادی سائنس اور ہتھیاروں پر فخر کر کے خدا کی وحی کا انکار کیا تھا، وہی سائنس آخرکار خود انسان کے لیے سب سے بڑا مقتل بن جائے گی۔ یہ مادی ترقی انسانیت کو امن دینے میں مکمل ناکام ہو چکی ہے۔

نوجوانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ الملحمۃ العظمیٰ کے اس مہیب طوفان میں مادی اسباب انسان کو نہیں بچا سکیں گے۔ اس ہولناک معرکے میں مسلمانوں کا اصل قلعہ ارضِ شام کا شہر "الغوطہ" بیان کیا گیا ہے (جیسے سنن ابو داؤد کی حدیث میں ہے)۔ فتحِ مبین عسکری ہتھیاروں کی کثرت سے نہیں، بلکہ ایمان کی پختگی، توبہ و انابت، اور اللہ کی نصرت پر کامل یقین سے حاصل ہو گی۔ لہٰذا، بارود کے اس ڈھیر پر کھڑی دنیا کو دیکھ کر مایوس ہونے کے بجائے اپنے باطن کو ایمان کے نور سے روشن کرنا ہی اصل تیاری ہے۔

باب 2: معاصر مشرقِ وسطیٰ کی جنگیں اور نبوی پیشگوئیوں کا جیو پولیٹیکل ربط (فلسطین، اسرائیل، امریکہ اور ایران)

موجودہ دور میں ارضِ فلسطین پر جاری صیہونی مظالم، غزہ و لبنان کی ابتر صورتحال، اور اس کے نتیجے میں اسرائیل، امریکہ، ایران اور دیگر علاقائی طاقتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی عسکری کشیدگی کو جب ہم کتبِ ملاحم و فتن کی روشنی میں دیکھتے ہیں، تو یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ تمام واقعات الگ تھلگ سیاسی حادثات نہیں ہیں، بلکہ یہ

دراصل اسی عظیم "الملحمۃ العظمیٰ" (تیسری عالمی جنگ) کا نقطۂ آغاز اور اس کے مادی اسباب کی بساط ہیں جس کی خبر مخبرِ صادق ﷺ نے چودہ سو سال پہلے دی تھی۔

جدید جیو پولیٹکس (Geo-politics) اور نبوی پیشگوئیوں کے اس گہرے باہمی ربط کو درج ذیل چار اساسی کڑیوں کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے:

1. ارضِ فلسطین: حق و باطل کے حتمی معرکے کا مرکز (The Ground Zero):

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق، آخر زمانے کے تمام بڑے فتنوں اور عسکری معرکوں کا حتمی اکھاڑا ارضِ شام اور فلسطین ہی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ قیامت سے قبل یہود دنیا بھر سے اکٹھے ہو کر اس خطے میں جمع ہوں گے اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لا تقومُ الساعةُ حتى يقاتلَ المسلمون اليهودَ ، فيقتلُهم المسلمون ، حتى يختبيءَ اليهوديُّ من وراءِ الحجرِ و الشجرِ ، فيقولُ الحجرُ أو الشجرُ : يا مسلمُ يا عبدَ اللهِ هذا يهوديٌّ خلفي ، فتعالَ فاقْتلْه . إلا الغَرْقَدَ ، فإنه من شجرِ اليهودِ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں، پس مسلمان انہیں قتل (مغلوب) کریں گے، یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا

درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت پکار اٹھے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے، آؤ اور اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقد (خاردار جھاڑی) کے، کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے"۔[1]

آج دنیا بھر کے یہود کا فلسطین پر قابض ہونا اور وہاں "اسرائیل" کے نام سے ایک مادی و عسکری ریاست قائم کرنا، نبوی پیشگوئی کے اس پہلے مرحلے کا صریح مادی ظہور ہے جس کے بعد آخری معرکوں کی بساط بچھ رہی ہے۔

2. امریکہ اور مغربی طاقتوں کا کردار: "بنو الاصفر" کی پشت پناہی:

موجودہ حالات میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسرائیل اپنے بل بوتے پر نہیں، بلکہ امریکہ اور یورپی ممالک کی اندھی مادی، عسکری اور سیاسی پشت پناہی کے سہارے کھڑا ہے۔

نبوی خاکہ: احادیثِ ملاحم میں جس "روم" یا "بنو الاصفر" (مغربی گوری اقوام) کا ذکر ہے، وہ بعینہٖ یہی مغربی بلاک ہے جو آخری جنگ (الملحمہ) میں مسلمانوں سے غداری کرے گا اور اسّی (80) جھنڈوں کے ساتھ مسلم امہ کا محاصرہ کرے گا۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث: 2922-

فائدہ: ۔ارضِ فلسطین پر جاری حالیہ مظالم، اسرائیل کی جارحیت، اور اس کے پیچھے کھڑی امریکی مادی طاقت کے ساتھ ساتھ ایران اور مشرقِ وسطیٰ کی حالیہ جنگی صورتحال کو جب ہم نبوی پیشین گوئیوں کے آئینے میں دیکھتے ہیں، تو یہ بالکل اسی عظیم سلسلے کا پیش خیمہ اور ابتدائی کڑیاں نظر آتی ہیں۔ علماءِ محققین اور محدثین کے منہج کے مطابق، ہم کسی جاری واقعے پر سو فیصد حتمی حکم تو نہیں لگا سکتے کہ "یہ بالکل وہی حدیث کا مصداق ہے"، لیکن احادیث میں جو نشانیاں اور جغرافیائی نقشے بیان ہوئے ہیں، موجودہ حالات ان سے حیرت انگیز طور پر جڑے ہوئے ہیں۔

فلسطین و اسرائیل کی موجودہ صورتحال دراصل اسی بڑے عالمی عسکری گٹھ جوڑ کا ایک ابتدائی ٹریلر (Trailer) ہے، جہاں پورا کفر ایک مظلوم مسلم خطے کے خلاف متحد ہو چکا ہے۔

3. ایران (اصفہان) کا کردار اور پوشیدہ کڑی:

جیسا کہ پچھلے ابواب میں ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ دجالِ اکبر کا خروج مشرق سے، یعنی ایران کے شہر اصفہان کی بستی "یہودیہ" سے ہو گا۔

موجودہ جیوپولیٹکس کا تضاد: ظاہری طور پر ہمیں میڈیا پر ایران اور اسرائیل کے درمیان شدید عسکری ٹکراؤ اور میزائل جنگیں نظر آتی ہیں، لیکن کائناتی وحی کا فیصلہ یہ ہے کہ آخری وقت میں اصفہان کے ستر ہزار یہود دجال کا ہراول دستہ بنیں گے اور موجود حالات کے تناظر میں غالب گمان یہی ہے کہ ایرانی روافض (شیعہ) اس یہودی جماعت اور دجال کے آلہ کار ہوں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ جنگیں اور سیاسی اتحاد عارضی ہے، اور جب فتنۂ دجالیت اپنے اصل روپ میں سامنے آئے گا، تو جیوپولیٹکس کا یہ پورا نقشہ الٹ جائے گا اور کفر کے تمام پوشیدہ مہرے (خواہ وہ مغرب میں ہوں یا مشرق میں) اصفہان سے اٹھنے والے دجالی فتنے کے ساتھ جا ملیں گے۔

4. "الملحمۃ العظمیٰ" کی طرف تیز پیش قدمی:

مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ جنگی صورتحال، بحیرہ روم میں امریکی بیڑوں کی موجودگی، اور بڑی طاقتوں کا اس خطے میں براہِ راست کودنا یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ

دنیا تیسری عالمی جنگ (الملحمۃ العظمیٰ) کے دہانے پر کھڑی ہے۔

یہ علاقائی معرکے دراصل کائناتی گھڑی کی وہ سوئیاں ہیں جو الملحمۃ العظمیٰ (Third World War) کے اس ہولناک موڑ کی طرف بڑھ رہی ہیں جہاں مادی تہذیب کا سائنسی تکبر خاک میں ملنا ہے اور روایتی ہتھیاروں کی واپسی ہونی ہے۔ اہل ایمان کے لیے ان حالات میں یہ پیغام ہے کہ وہ ظاہری پروپیگنڈے اور میڈیا کی سیاست سے مرعوب ہونے کے بجائے، مخبرِ صادق ﷺ کے بتائے ہوئے اس نقشے پر نظر رکھیں، کیونکہ فتوحات کا آخری مرکز ارضِ شام کا شہر الغوطہ ہی بنے گا، جہاں مسلمانوں کا عسکری قلعہ قائم ہوگا۔

حصہ ہفتم: فتنہ "ہرج" کا عروج:

جدید اندھی قتل وغارت گری (Target Killing) اور ذہنی غفلت

آخرزمانے کی ایک بہت بڑی عسکری اور سماجی علامت جس کا تذکرہ کتبِ احادیث میں بکثرت ملتا ہے، وہ "ہرج" کا عام ہو جانا ہے۔ قدیم زمانے کی جنگیں دو واضح لشکروں کے درمیان ہوا کرتی تھیں جہاں حق و باطل، دوست اور دشمن کا فرق واضح ہوتا تھا اور لڑنے والے ایک بڑے مقصد کے تحت میدان میں اترتے تھے، لیکن مخبرِ صادق ﷺ نے آخری دور کی عسکری صورتحال کا ایک ایسا انوکھا اور لرزہ خیز پہلو بیان فرمایا ہے جو چودہ سو سال پہلے کے انسان کی عقل کے لیے حیرت انگیز تھا، مگر آج

کی دنیا میں ہمارے سامنے ٹارگٹ کلنگ، بم دھماکوں، ڈرون حملوں اور بلائنڈ شوٹنگز (Blind Shootings) کی شکل میں لائیو تصویر بن چکا ہے۔

1. "ہرج" کی لغوی تحقیق اور نبوی انتباہ:

رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے اس دور کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مخصوص لفظ استعمال فرمایا، جس کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے باقاعدہ آپ ﷺ سے وضاحت طلب فرمائی۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: "الْقَتْلُ، الْقَتْلُ "۔(1)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"زمانہ قریب ہو جائے گا، (نیک) اعمال کم ہو جائیں گے، (لوگوں کے دلوں میں) بخل ولالچ ڈال دیا جائے گا، فتنے ظاہر ہونے لگیں گے، اور "ہرج" کثرت سے ہو گا۔"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! "ہرج" سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قتل، قتل (یعنی کثرت سے خون خرابہ ہونا)۔"

حدیث کی وضاحت:

یہ حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ کی سچی پیشین گوئیوں اور قربِ قیامت (قیامت قریب آنے) کی نشانیوں میں سے ایک اہم ترین حدیث ہے، جس کے پانچ اہم نکات درج ذیل ہیں:

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظُهُورِ الْفِتَنِ، حدیث: 7061-

1. زمانہ قریب ہو جانا (يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ):

علماء نے اس کے دو بڑے مفاہیم بیان کیے ہیں:

برکت کا اٹھ جانا: وقت اتنی تیزی سے گزرے گا کہ محسوس ہی نہیں ہو گا (جیسے سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح گزر جائے)۔

وسائلِ مواصلات: دورِ جدید کے سفر اور رابطے کے تیز ترین ذرائع (انٹرنیٹ، جہاز وغیرہ) جس نے پوری دنیا کو ایک گلوبل ویلج بنا دیا ہے اور فاصلے سمٹ گئے ہیں۔

2. اعمال میں کمی آنا (وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ):

علم کے باوجود لوگ عمل سے دور ہو جائیں گے۔ دنیا کی محبت اور غفلت اتنی بڑھ جائے گی کہ لوگوں کے پاس آخرت کی تیاری اور نیک کاموں کے لیے وقت یا رغبت نہیں رہے گی۔

3. بخل اور لالچ کا عام ہونا (وَيُلْقَى الشُّحُّ):

"شُح" ایسے شدید بخل اور لالچ کو کہتے ہیں جو انسان کو دوسروں کا حق مارنے پر مجبور کر دے۔ معاشرے میں نفسا نفسی کا عالم ہو گا، ہر شخص صرف اپنے فائدے کا سوچے گا اور ہمدردی و ایثار کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔

4. فتنوں کا ظاہر ہونا (وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ):

ایسے گمراہ کن حالات، نظریات اور آزمائشیں کثرت سے آئیں گی جو انسان کے ایمان کو خطرے میں ڈال دیں گی۔ اچھے اور برے، سچے اور جھوٹے کی تمیز کرنا مشکل

ہو جائے گا۔

5- ''ہرج''یعنی قتل وغارت گری کی کثرت (وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ):

حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے خود ''ہرج'' کی وضاحت ''القتل، القتل'' سے فرمائی۔ یعنی زمین پر ناحق خون بہانا، جنگیں، دہشت گردی اور باہمی قتل وغارت گری اتنی عام ہو جائے گی کہ (جیسا کہ دوسری احادیث میں آتا ہے) نہ قتل کرنے والے کو پتہ ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا، اور نہ مرنے والے کو معلوم ہو گا کہ اسے کس جرم میں مارا گیا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ قتل وغارت گری کسی ایک خطے تک محدود نہیں ہو گی، بلکہ پوری دنیا میں سستے خون کی طرح بہنے لگے گی اور انسانی جان کی مادی قدر بالکل ختم ہو جائے گی۔

2. اندھی قتل و غارت گری (Blind Killing) کا معاصر سائنسی و عسکری عروج:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں فتنۂ ہرج کی ایک ایسی باریک اور ہولناک نفسیاتی کیفیت بیان فرمائی ہے جو جدید دور کی ''فورتھ اور ففتھ جنریشن وار فیئر'' (G/5G Warfare4)کا خاصہ ہے۔

جنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے کہ قاتل کو معلوم نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا، اور مقتول کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیوں قتل ہوا ہے''۔ پوچھا گیا: ایسا کیسے ہو گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ہرج (اندھی قتل و غارت گری) ہو گی، اور (بلاوجہ ناحق لڑنے والا) قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے"۔[1]

جدید عسکری محاکمہ (Modern Application):

قدیم دور میں جب کوئی کسی کو مارتا تھا، تو اسے وجہ معلوم ہوتی تھی (جیسے چوری، دشمنی یا آمنے سامنے کا معرکہ)، لیکن جدید ٹیکنالوجی کی جنگوں اور شہری فتنوں نے اس منظر کو بالکل بدل دیا ہے:

ڈرون اور میزائل حملے: دور بیٹھا ایک فوجی کمپیوٹر اسکرین پر گیم کی طرح ایک بٹن دباتا ہے اور ہزاروں کلومیٹر دور کسی شہر پر میزائل گر جاتا ہے۔ اس بٹن دبانے والے (قاتل) کو نہیں معلوم ہوتا کہ نیچے مرنے والے کون ہیں اور ان کا قصور کیا ہے، اور نیچے ملبے تلے دب کر مرنے والے معصوم بچوں (مقتول) کو نہیں معلوم ہوتا کہ اوپر فضا سے ان پر موت کیوں برسائی گئی۔

ٹارگٹ کلنگ اور خودکش دھماکے: کرائے کے قاتل یا برین واشڈ آلات محض چند پیسوں یا سیاسی ایجنڈوں کے لیے بازاروں، مسجدوں یا عوامی مقامات پر بم دھماکے

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ" فَقِيلَ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: "الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ"(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ...، حديث: 2908)

کر دیتے ہیں یا کسی معصوم کو گولی مار دیتے ہیں۔ نہ مارنے والے کو مقتول سے کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے اور نہ مرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اسے کس جرم کی سزا دی گئی۔ یہ اندھی قتل و غارت گری اسی نبوی پیشگوئی کا سو فیصد مادی ثبوت ہے۔

3. عقلوں کا سلب ہو جانا اور ذہنی غفلت کا طوفان:

اس فتنے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہو گا کہ معاشرے کے اندر سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اور شعور ختم ہو جائے گا، اور لوگ جانوروں کی طرح ایک دوسرے کا خون بہانے لگیں گے۔

مسند احمد کی ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس (ہرج / فتنے) سے مراد تمہارا مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے، بلکہ وہ تمہارا ایک دوسرے کو (آپس میں) قتل کرنا ہو گا"۔ صحابہ کرام نے (تعجب سے) عرض کیا: "کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی (یعنی کیا لوگ ہوش و حواس میں ایسا کریں گے)؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یقیناً اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی اور ان کی جگہ ایسے کم عقل، سطحی اور بے وزن لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں سے اکثر یہ گمان کریں گے کہ وہ کسی بہت اہم بنیاد (یا بڑے مقصد) پر ہیں، حالانکہ وہ (حقیقت میں) کسی چیز پر بھی نہیں ہوں گے (بلکہ وہ محض باطل کے مہرے ہوں گے)"۔[1]

---

(1) قال: إنَّه ليس بقَتَلِكم المُشركينَ، ولكنْ قَتْلُ بعضِكم بعضًا، قالوا: ومعنا عُقولُنا يومَئذٍ؟! قال: إنَّه لتُنزَعُ عُقولُ أهلِ ذلك الزَّمانِ، ويُخلَّفُ له هَباءٌ =

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس باب کا فکری نچوڑ یہ ہے کہ فتنۂ ہرج کے اس گھٹن زدہ دور میں مؤمن کا اصل وظیفہ اپنے ہاتھ اور زبان کو مسلمانوں کے خون اور آبرو سے بالکل پاک رکھنا ہے۔ جب معاشرے میں سیاسی، لسانی یا فکری بنیادوں پر افرا تفری مچی ہو، اور اندھی قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو، تو کسی بھی ایسے سستے اور جذباتی نعرے کا حصہ بننے سے بچنا چاہیے جس کا انجام دنیا میں فتنہ اور آخرت میں رسوائی ہو۔

نوجوانوں کو یہ شعور دینا لازم ہے کہ انسانی جان کی حرمت اللہ کے ہاں خانہ کعبہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے۔ لہذا، باطل کی اس اندھی جنگ کا مہرہ بننے کے بجائے امن، سلامتی اور جان و ایمان کی حفاظت کے قلعے میں پناہ لینا ہی اصل فلاح ہے۔

حصہ ہشتم:

باب 1 :فِتْنَةُ دُهَيْمَاء: فورتھ جنریشن وار فیئر، فکری انتشار اور گھر گھر پہنچنے والا ڈیجیٹل فتنہ

آخر زمانے کی پیشین گوئیوں میں رسول اللہ ﷺ نے جن فتنوں کا تذکرہ فرمایا ہے، ان میں سے بعض فتنے ایسے ہیں جو کسی خاص میدانِ جنگ یا جغرافیے تک محدود

= مِنَ النَّاسِ، يَحسَبُ أكثرُهم أنَّهم على شيءٍ، وليسوا على شيءٍ- أخرجه ابن ماجه (3959)، وأحمد (19492)

نہیں ہوتے، بلکہ وہ انسان کے نجی حصار پر حملہ کرتے ہیں۔ موجودہ دورِ جدید میں عسکری ماہرین جس جنگی حکمتِ عملی کو فورتھ اور ففتھ جنریشن وار فیئر (4G/5G Warfare) کہتے ہیں (جس میں روایتی ہتھیاروں کے بغیر پروپیگنڈا، فیک نیوز (Fake News)، سوشل میڈیا اور نفسیاتی جنگ کے ذریعے پورے معاشرے کو اندر سے فکری طور پر مفلوج کر دیا جاتا ہے) اس کا ہولناک نبوی خاکہ چودہ سو سال پہلے "فتنۂ دُہیماء" کے نام سے کھینچ دیا گیا تھا۔

1. فتنۂ دُہَیماء کی لغوی و صرفی تحقیق اور نبوی انتباہ

رسول اللہ ﷺ نے امت کو خبردار کرتے ہوئے فتنوں کے تدریجی عروج (Gradual Rise) کا ذکر فرمایا، جس میں یہ فتنہ اپنے ہولناک ترین روپ میں سامنے آتا ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (فِي حَدِيثِ الْفِتَنِ الطَّوِيلِ) ... قَالَ: "ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ، تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ"۔[1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے (فتنوں کے متعلق ایک

---

(1) سنن ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب ذِكْرِ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِهَا، حدیث: 4242- و أخرجه أحمد (6168)، وأبو نعيم في ((حلية الأولياء)) (5/ 158)

طویل حدیث میں) انہوں نے کہا: " پھر دُھیماء (سیاہ اور اندھے) کا فتنہ ظاہر ہو گا، جو اس امت کے کسی ایک شخص کو بھی نہیں چھوڑے گا مگر اسے ایک طماچہ (تھپڑ) مارے گا۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا ہے، تو وہ مزید بڑھ جائے گا۔ اس فتنے کے دوران انسان صبح کے وقت مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو خیموں (گروہوں) میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک ایمان کا خیمہ جس میں کوئی منافقت نہیں ہو گی، اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں کوئی ایمان نہیں ہو گا۔

لغوی تحقیق:

لفظ " الدُّهَيْمَاء " عربی زبان میں گہرے کالے، تاریک اور اندھیرے فتنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ " ادہم " کی تصغیر ہے، جو ایک ایسی کالی رات یا ہولناک تاریکی کو ظاہر کرتا ہے جس میں انسان کو اپنے ہاتھ کا فاصلہ بھی سوجھ نہ رہا ہو اور حق و باطل کا امتیاز بالکل ختم ہو جائے۔

"ہر گھر کو طمانچہ مارنا": سوشل میڈیا اور فکری یلغار کا معاصر ظہور:

حدیثِ پاک کا یہ جملہ کہ " لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً " (وہ اس امت کے کسی ایک شخص کو بھی نہیں چھوڑے گا مگر اسے ایک زوردار طمانچہ مارے گا)، معجزۂ نبوی کا شاہکار ہے۔

ڈیجیٹل سکرینیں اور فکری ارتداد:

قدیم دور میں فتنے بادشاہوں کے درباروں یا مخصوص شہروں تک محدود ہوتے تھے، لیکن یہ فتنہ امت کے ہر فرد، ہر جوان، اور ہر بوڑھے کے گھر کے اندر داخل ہو

کر اسے فکری و اخلاقی طور پر " طمانچہ " مار رہا ہے۔

آج انٹرنیٹ، اسمارٹ فونز، اور سوشل میڈیا (فیس بک، یوٹیوب، ٹک ٹاک، اور انسٹاگرام) کے الگورتھمز (Algorithms) اس طرح ترتیب دیے گئے ہیں کہ وہ ہر انسان کی جیب اور اس کے بیڈ روم تک پہنچ کر اس کے عقیدے پر حملہ کر رہے ہیں۔ الحاد (Atheism)، تشکیک، عریانی، فحاشی، اور فیک نیوز کا یہ طوفان اسی اندھی رات کا طمانچہ ہے جس نے ہر ذہن کو کنفیوز (Confuse) کر رکھا ہے۔

"فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ، تَمَادَتْ" (جب لگے گا ختم ہوا، وہ مزید بڑھ جائے گا):

جدید فتنوں کی یہ خاصیت ہے کہ جب انسان سمجھتا ہے کہ اب سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ کا کوئی ایک فتنہ یا ٹرینڈ ختم ہو گیا ہے، تو پردے کے پیچھے بیٹھے دجالی مہرے اس سے بھی زیادہ ہولناک اور پرکشش فتنہ (چاہے وہ نئی ایپس ہوں یا جدید فکری نظریات) لانچ کر دیتے ہیں، اور یہ سلسلہ لامتناہی طور پر طول پکڑتا چلا جاتا ہے۔

"صبح کا مؤمن، شام کا کافر: عقیدے کی عارضی حیثیت اور حتمی تفریق:

اس فتنۂ دہیماء کا آخری اور ہولناک ترین نتیجہ یہ نکلے گا کہ انسان کے نظریات اور عقیدے میں ثبات ختم ہو جائے گا۔ وہ سوشل میڈیا پر صبح کو ایک پوسٹ دیکھ کر مؤمنانہ جذبات کا حامل ہو گا اور شام کو کسی لادین الحادی پروپیگنڈے کا شکار ہو کر کفر کے دہانے پر کھڑا ہو گا۔

دو واضح خیمے (فُسْطَاطَيْنِ):

یہ فکری اور نفسیاتی جنگ انسانیت کو نچوڑ کر رکھ دے گی، یہاں تک کہ دنیا واضح

طور پر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی:

خالص ایمان کا خیمہ: جہاں کوئی نفاق، کوئی مادی مرعوبیت اور دجالی فکر نہیں ہو گی۔

خالص نفاق کا خیمہ: جہاں ظاہری چہرے تو مسلمانوں جیسے ہوں گے، لیکن دل دجالی اور مادی تہذیب کی غلامی میں جکڑے ہوں گے۔

خلاصہ باب:

نئی نسل کی دینی رہنمائی کے لیے اس آخری باب کا فکری نچوڑ یہ ہے کہ فتنۂ دہیماء کی اس فورتھ جنریشن وار فیئر کا مقابلہ روایتی عسکری ہتھیاروں سے نہیں، بلکہ "علمِ نافع، فکری بیداری اور تقویٰ کے حصار" سے ممکن ہے۔

نوجوانوں کو یہ شعور دینا لازم ہے کہ اپنی اسکرینوں پر آنے والی ہر معلومات، ہر فیشن اور ہر نظریے کو بغیر شرعی ترازو کے اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ جب اندھیرا بہت گہرا ہو جائے، تو اس کا علاج صرف وحیِ الٰہی کے نور سے دل کو روشن کرنا ہے۔ اپنے ڈیجیٹل آلات کا پاکیزہ استعمال، علماءِ ربانیین کی صحبت، اور فکری منافقت سے بچ کر خالص ایمان کے خیمے کا حصہ بننا ہی اس دورِ دہیماء میں ایمان کی بقا کا واحد نبوی نسخہ ہے۔

باب 2: فتنوں کے دجالی حصار سے نکلنے کا راستہ: فکری بیداری، جہادِ علمی اور خالص ایمان کا خیمہ

جب فتنۂ دہیماء کا کالا اندھیرا امت کے ہر گھر کی دہلیز پار کر کے دلوں اور دماغوں

پر طمانچے مار رہا ہو، اور جیو پولیٹیکل میدان میں کفر کا عسکری و معاشی محاصرہ مکمل ہو چکا ہو، تو ایسے مہیب طوفان میں ایک عام مسلمان کے ذہن میں یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ "بقا کا راستہ کیا ہے؟ ہم اس دجالی جادو کے حصار کو توڑ کر خالص ایمان کے خیمے (فُسْطَاطِ إِيمَانٍ) میں کیسے داخل ہوں؟" مخبرِ صادق ﷺ نے جہاں فتنوں کی ہولناکی بیان فرمائی، وہاں امت کو ان سے نکلنے کا مصفا نسخہ (The Antidote) بھی عطا فرمایا۔ اس دجالی حصار کو توڑنے کے چار بنیادی اساسی ستون درج ذیل ہیں:

ا۔ علماءِ حق سے پختہ تعلق: فتنوں کے دور کا سب سے بڑا نبوی قلعہ:

اس مادی اور ڈیجیٹل دور میں ایمان کی حفاظت کا سب سے اہم، کلیدی اور ناگزیر سبب علماءِ حق اور ربانیین سے گہرا باطنی و علمی تعلق قائم کرنا ہے۔ باطل نے موجودہ دور میں میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے منظم پروپیگنڈا (Propaganda) شروع کر رکھا ہے تاکہ دین کے مخلص شارحین اور علماء کا وقار نوجوانوں کی نظر میں کم کیا جائے، کیونکہ باطل جانتا ہے کہ جب تک امت اپنے حقیقی نبوی وارثوں سے جڑی رہے گی، اس کا فکری شکار کرنا ناممکن ہے۔

قرآنی غیر متزلزل اصول:

قرآنِ کریم نے فتنوں اور شکوک وشبہات کے دور میں غیر متزلزل اصول بیان فرمایا:

{ فَسْئَلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ } -[1]

ترجمہ: اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔

---

(1) سورۃ النحل: 43-

اور رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ:

"إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ"۔[1]

ترجمہ: بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

معاصر ضرورت اور عملی حل:

جب اسکرینوں پر الحاد اور تشکیک کے زہریلے تیر چل رہے ہوں، تو انٹرنیٹ کے فیس لیس (Faceless) سکالرز سے دین سیکھنے کے بجائے صراطِ مستقیم پر گامزن، متبعِ سنت علماءِ حق کی مجالس، ان کے دروس اور ان کی سرپرستی میں آنا لازم ہے۔ علماءِ ربانیین کا وجود اس دور میں اس قطب نما (Compass) کی مانند ہے جو اندھیری رات میں سمندر کے مسافروں کو ساحلِ نجات کا راستہ دکھاتا ہے۔ ان سے وابستگی انسان کو جذباتی فیصلوں، خارجی فتنوں اور باطل کی فکری مرعوبیت سے بچاتی ہے۔

۲. جہاد بالسیف کا جامع اسلامی تصور: افراط و تفریط کا خاتمہ اور حتمی نبوی فریضہ:

جب امت کا رشد و ہدایت کا رشتہ علماءِ حق سے پختہ ہو جاتا ہے، تو وہ دین کے سب سے اہم اور مایہ ناز فریضے یعنی " جہاد بالسیف " (مسلح شرعی جدوجہد) کی حقیقت کو اس کے اصل نبوی منہج پر سمجھنے کے قابل ہوتی ہے۔ دجالی تہذیب نے ایک طرف تو اپنے میڈیا کے زور پر جہاد بالسیف کو " دہشت گردی " اور وحشی پن ثابت کرنے کے لیے پورا زور لگا دیا ہے، اور دوسری طرف اسی دجالی جادو کے زیرِ اثر ایسے

---

(1) أخرجه أبو داود (3641) والترمذي (2682)، وابن ماجه (223)

باغی، جذباتی اور " خارجی و تکفیری " ٹولے پیدا کیے گئے جنہوں نے شرعی ضوابط کو پامال کر کے خود مسلمانوں ہی کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے۔

جہاد بالسیف کی ابدیت اور فضیلت:

اہل السنۃ والجماعت کا یہ متفقہ اور قطعی عقیدہ ہے کہ جہاد بالسیف قیامت تک جاری رہنے والا فریضہ ہے، یہ نہ کبھی منسوخ ہوا ہے اور نہ معطل ہو سکتا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"الْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ "۔[1]

ترجمہ: "جہاد اس دن سے جاری ہے جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا، یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال سے قتال کرے گا۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم باطل کر سکتا ہے اور نہ کسی عادل کا عدل"۔

علماءِ حق کی سرپرستی اور شرعی حدود کا تحفظ:

نئی نسل کو یہ بات گہرائی سے سمجھنی چاہیے کہ جہاد بالسیف محض کسی جذباتی گروہ بندی، اپنی مرضی کی تکفیر، یا شہری امن کو برباد کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے شریعتِ مطہرہ کے طے کردہ سخت قوانین، امیرِ شرعی کی اطاعت، اور مسلم جان و مال کی حرمت کے سخت ضوابط کے تابع ہے۔

جب آخر زمانے کے آخری عسکری معرکے (الملحمۃ العظمٰی اور نزولِ عیسیٰ علیہ

---

(1) سنن ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، حديث: 2532-

السلام) برپا ہوں گے، تو یہی جہاد بالسیف اپنے پورے نبوی وقار کے ساتھ باطل کے تمام عسکری قلعوں کو زمین بوس کر دے گا لہٰذا نوجوانوں کو دجالی میڈیا کی مرعوبیت سے نکل کر جہاد بالسیف کی عظمت کو بھی دل میں بسانا ہے، اور خارجی فتنوں سے بچ کر علماءِ حق کے جھنڈے تلے اس کی فکری و عملی تیاری کرنی ہے۔

۳. ڈیجیٹل زہد (Digital Asceticism) اور اسکرینوں کا کنٹرول:

فتنۂ دہیماء کا مادی ہتھیار ہمارے ہاتھوں میں موجود اسمارٹ فونز اور ان کے پیچھے کام کرنے والی دجالی ایلیسیت ہے۔ اگر ہم اسکرینوں کے اس لامتناہی بہاؤ کے سامنے اپنے ذہن کو کھلا چھوڑ دیں گے، تو ایمان کا بچنا محال ہے۔

بقا کا نبوی ﷺ نسخہ:

رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے دور میں اعتزال (کنارہ کشی) اور اپنی زبان و امور کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ موجودہ دور میں اس کی مادی شکل "ڈیجیٹل زہد" ہے۔ اپنے روزمرہ کے اوقات میں سے سوشل میڈیا کے فضول استعمال کو کم کرنا، باطل الگورتھمز کی اندھی غلامی سے نکلنا، اور اپنی نظر و سماعت کو ان اسکرینوں کے فتنوں سے بچانا اس دجالی حصار کو توڑنے کے لیے پہلا عملی قدم ہے۔

جہادِ علمی اور فکری بیداری (Intellectual Warfare):

موجودہ دور کی جنگ صرف سرحدوں پر نہیں، بلکہ ذہنوں کے اندر لڑی جا رہی ہے (فورتھ اور ففتھ جنریشن وار)، لہٰذا اس دور کا سب سے بڑا تقاضا "جہادِ علمی" ہے۔

نظریاتی دفاع:

مسلم نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ روایتی اسلامی علوم کے بنیادی فہم کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے فکری چیلنجز (الحاد، لبرل ازم، ٹرانس ہیومنزم) کا علمی رد سیکھیں۔ ہمیں دفاعی پوزیشن پر رہنے کے بجائے وحیِ الٰہی کے اعلیٰ فکری اصولوں کے ذریعے مغرب کی کھوکھلی مادی تہذیب کے علمی پرخچے اڑانے ہوں گے۔ جب تک فکری بیداری پیدا نہیں ہو گی، امت خالص ایمان کے خیمے کی پہچان نہیں کر سکے گی۔

۴۔ خالص ایمان کے خیمے کی خصوصیات اور نبوی صبح کا انتظار:

کتاب کا آخری اور حتمی حاصل یہ یقین ہے کہ اندھیرا جتنا بھی گہرا ہو، رات کی کوکھ سے صبح کا نکلنا کائناتی سچ ہے۔

مایوسی کا خاتمہ:

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ باطل کا یہ معاشی، عسکری اور ڈیجیٹل فرعونیت کا نظام ایک دن ریت کی دیوار ثابت ہو گا۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور "خلافت علیٰ منہاج النبوۃ" کا دوبارہ قیام پتھر پر لکیر ہے۔

ہمارا اصل وظیفہ:

ہمارا کام حالات کو دیکھ کر مایوس ہونا یا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا نہیں ہے، بلکہ اپنے آپ کو خالص ایمان کے خیمے (فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ) کا حصہ بنانا ہے۔ ایسا ایمان جس میں نہ تو دنیا کی اندھی محبت (وہن) ہو، نہ کفر کا رعب ہو اور نہ ہی منافقت

کی ملاوٹ ہو۔ جو نوجوان اجتمائی سودی نظام کو ٹھکرا کر اکلِ حلال پر قناعت کرتا ہے، علماءِ حق کے دامن سے وابستہ رہتا ہے اور اپنے باطن کو ذکرِ الٰہی سے آباد رکھتا ہے، وہی اس آخری دجالی معرکے کا اصل غازی ہے۔

حصہ نہم: فتنۂ دجال اور اس سے حفاظت کی شرعی و عسکری تدابیر

قیامت کے وقوع کا حتمی علم ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کائنات میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ وہ مہیب اور سنگین دن ہو گا جس کی ہولناکی سے شمس و قمر بے نور اور پہاڑ روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے فضل و کرم سے آخر زمانے کے انسانوں کو غفلت سے بیدار کرنے کے لیے قیامت کی کچھ جلی علامات اور نشانیاں مقرر فرمائی ہیں؛ تاکہ لوگ توبہ و انابت کے ذریعے اللہ کی طرف رجوع کریں اور حساب و کتاب کی تیاری کر لیں۔

کتبِ حدیث کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ علاماتِ قیامت میں کائنات کا سب سے بڑا مادی اور فکری فتنہ "دجالِ اکبر" کا خروج ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی، جب تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"۔ (یہی مضمون حضرت ثوبان، حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہم کی مستند

احادیث میں بھی کثرت سے مذکور ہے)۔ [1]

ا۔ دجال کے لغوی و اصطلاحی معنی اور اس کی شیطانی جبلت:

لغوی تحقیق: عربی لغت اور علمِ اشتقاق کے مطابق "دجال" کا لفظ "دَجَلَ" سے نکلا ہے، جس کے معنی کسی نقلی یا کھوٹی چیز پر سونے کا پانی چڑھانا (ملمع سازی کرنا) ہے۔ اصطلاح میں یہ لفظ انتہائی مکر و فریب، جعل سازی، اور جھوٹ کے ذریعے گمراہ کرنے والے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فتنے کی نوعیت: اس ملعون کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے کہ دھوکا دہی، تلبیسِ حق و باطل، اور دنیا کی تمام تر خباثتیں اس کی مکروہ شخصیت کا نمایاں ترین وصف ہوں گی۔ اس کا ہر فعل اور قول کائنات میں فتنہ و فساد کا سبب ہو گا۔

قالوا: كنا نمر على هشام بن عامر، نأتي عمران بن حصين، فقال ذات يوم: إنكم لتجاوزوني إلى رجال، ما كانوا بأحضر لرسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مني، ولا أعلم بحديثه مني، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة خلق أكبر من الدجال-[2]

---

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ ---حَتَّى يَبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰه"(صحيح بخارى، كتاب الفتن، باب خروج الدجال، حديث: 7121)

(2) صحيح مسلم كتاب الفتن وأشراط الساعة باب في بقية من أحاديث الدجال (7395)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے لے کر قیامت قائم ہونے تک، دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ (یا مخلوق) نہیں ہے“۔

دجال کائنات کی مادی تسخیر کرتا ہوا آگے بڑھے گا لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پر الٰہی قلعہ بندی کی وجہ سے داخل نہیں ہو سکے گا، کیونکہ وہاں فرشتے ننگی تلواریں لیے پہرا دے رہے ہوں گے۔

۲۔ دجال کا ظاہری حلیہ: مخبرِ صادق ﷺ کا اعجازِ بیان

رسول اللہ ﷺ نے امت کو دجالی ملمع سازی سے بچانے کے لیے اس کا جو ظاہری اور مادی حلیہ بیان فرمایا ہے، وہ علمِ کلام اور تشخص کا شاہکار ہے:

جسمانی ساخت: وہ پستہ قد (قلیل الطول)، بھاری بھر کم اور چوڑے جسم والا ہو گا، اس کے سر کے بال سخت الجھے ہوئے اور گھنگھریالے ہوں گے۔

آنکھوں کا عیب (اعورین): اس کا چہرہ انتہائی مکروہ ہو گا۔ اس کی دائیں آنکھ کانی اور بے نور ہو گی، جب کہ بائیں آنکھ کی پتلی باہر کو ابھری ہوئی ہو گی، جیسے انگور کا ابھرا ہوا دانہ۔ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی، اسی لیے روایات میں اعور الیمنی (دائیں سے کانا) اور اعور الیسری (بائیں سے عیب دار) دونوں طرح کے الفاظ وارد ہیں۔

پیشانی کا الٰہی دستخط: اس کا رنگ سرخ ہو گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانی پر واضح طور پر "ک ف ر" (کافر) لکھا ہو گا، جسے کائنات کا ہر

مؤمن بلاشبہ پڑھ لے گا، خواہ وہ ظاہری طور پر لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا بالکل ان پڑھ (امی) ہو۔

۳۔ دجال کے قیام کی مدت، سائنسی سحر اور کائناتی فتنے

دنوں کی طوالت: دجال زمین پر کل چالیس (40) دن قیام کرے گا، لیکن ان دنوں کے مادی قوانین تبدیل کر دیے جائیں گے۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی سینتیس دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔

فقہی مسئلہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دن سال کے برابر ہو گا، اس میں عام دنوں کی طرح ایک دن کی پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی، بلکہ وقت کا تخمینہ اور اندازہ (Calculated Time) لگا کر پورے سال کی نمازیں ادا کرنا ہوں گی۔[1]

رفتار اور مادی تصرفات: اس کی سفری رفتار ہوا کے دوش پر اڑتے بادلوں جیسی تیز ہو گی۔ وہ مادی اسباب، مصنوعی بارشوں، اور بنجر زمین سے خزانے اگلوا کر مادہ پرست انسانوں کو اپنا اسیر بنائے گا۔

نفسِ انسانی پر حملہ: وہ مدینہ منورہ کے باہر ایک مومن جوان کو بلائے گا

---

(1) قال : أربعون يومًا : يومٌ كسنةٍ ويومٌ كشهرٍ ، ويومٌ كجمعةٍ ، وسائرُ أيّامِهِ كأيّامِكم فقلنا : يا رسولَ الله : هذا اليومُ الَّذي كسَنةٍ أتكفينا فيه صلاةُ يومٍ وليلةٍ ؟ قال : لا ، اقدُروا له قدرَه - أخرجه أبو داود (4321) بلفظه، ومسلم (2937)

اور اپنی مادی طاقت دکھانے کے لیے تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا تو وہ جوان مسکراتا ہوا آئے گا اور کہے گا: "اب مجھے تیرے دجال ہونے کا پہلے سے بھی زیادہ پختہ یقین ہو گیا ہے!" دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا، مگر اب اللہ اس کا یہ مادی تصرف سلب فرمالے گا۔" [1]

۴۔ دجال کا جغرافیائی ظہور اور مشرقِ وسطیٰ کے معرکے:

احادیثِ ملاحم کے بغور مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے خروج سے قبل مشرقِ وسطیٰ بالخصوص ارضِ شام میں مادی طاقتوں کے درمیان عظیم جنگیں ہوں گی، پھر عارضی صلح ہو گی جو غداری پر ختم ہو گی۔ یورپ کے نو لاکھ ساٹھ ہزار فوجی (بنو الاصفر) اسّی جھنڈوں تلے مسلمانوں پر حملہ آور ہوں گے اور مقامِ غوطہ (دمشق) میں عظیم معرکے برپا ہوں گے۔ اسی افراتفری کے دوران مشرق سے دجال کا خروج ہو گا۔

يَتبَعُ الدَّجالَ مِن يهودِ أصبَهانَ سبعونَ ألفًا، عليهِم الطَّيالِسَةُ-[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

(1) حدَّثنا رسولُ الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حديثَه فيقولُ الدَّجَّالُ : أرأَيْتُم إنْ قتَلْتُ هذا ثمَّ أحيَيْتُه أتشُكُّونَ في الأمرِ ؟ فيقولونَ : لا فيُسلَّطُ عليه فيقتُلُه ثمَّ يُحييه فيقولُ حينَ يَحْيا : واللهِ ما كُنْتُ بأشَدَّ بصيرةً فيك منِّي الآنَ فيُريدُ قَتْلَه الثَّانيةَ فلا يُسلَّطُ عليه) قال مَعمَرٌ : يرَوْنَ أنَّ هذا الرَّجُلَ الَّذي يقتُلُه الدَّجَّالُ ثمَّ يُحييه : الخَضِرُ- أخرجه ابن حبان (6801) بلفظه، والبخاري (1882)، ومسلم (2938) بنحوه.

(2) أخرجه مسلم (2944)

فرمایا: "اصبہان (اصفہان) کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (70000) لوگ دجال کی پیروی کریں گے، انہوں نے طیالسہ (ایک خاص قسم کی چادر یا سبز چوغہ) اوڑھ رکھا ہوگا"۔

دجال کائنات کی مادی تسخیر کرتا ہوا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پر الہی قلعہ بندی کی وجہ سے داخل نہیں ہو سکے گا، کیونکہ وہاں فرشتے ننگی تلواریں لیے پہرا دے رہے ہوں گے۔

۵۔ مصنوعی جنت و دوزخ کی حقیقت: فریبِ نظر کا شرعی محاکمہ:

اللہ تعالیٰ امتحان اور آزمائش کے طور پر دجال کو چند ایسے کائناتی تصرفات عطا فرمائے گا جو ظاہری عقل کو دنگ کر دیں گے۔ اس کے ساتھ مادی طور پر ایک مصنوعی جنت اور دوزخ ہوگی، جو دراصل فریبِ نظر (Illusion) ہوگی۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ ماحَدَّثَه نَبِيٌّ قَومَه.. إِنَّ مَعَهُ شِبْهَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ "".[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہ بتائی ہو؟... بیشک اس کے ساتھ جنت اور آگ جیسی چیزیں ہوں گی، پس جسے وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے، (حقیقت میں) وہی آگ ہوگی"۔

(1) صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث: 3338-

"عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فِي الدَّجَّالِ): "إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ... فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ"".[1]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دجال کے بارے میں) فرمایا: "بیشک اس (دجال) کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے، پس جو (ظاہر میں) اس کی آگ ہوگی وہ (حقیقت میں) ٹھنڈا پانی ہوگا، اور جو اس کا پانی ہوگا وہ آگ ہوگی... چنانچہ تم میں سے جو کوئی اس وقت کو پالے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس چیز میں کود جائے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہو، کیونکہ وہ (حقیقت میں) میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا"۔

٦۔ دجال کے کذاب اور باطل ہونے کی تین حتمی کلامی علامات

علمِ عقائد اور اصولِ دین کے مطابق، دجال کتنا ہی بڑا مادی الٹ پھیر دکھائے، اس کا دعویٰ خدائی تین بنیادی عقلی و شرعی دلیلوں سے باطل ثابت ہوتا ہے:

رویتِ باری تعالیٰ کا اصول: دجال انسانوں کو ظاہری آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا، حالانکہ ائمہ احناف اور اہل السنۃ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ انسان مرنے سے پہلے اپنے رب کا دیدار اس مادی دنیا میں نہیں کر سکتا۔

نقصِ جسمانی (عیب): دجال کانا اور عیب دار ہوگا، حالانکہ رب العالمین کی ذات تمام تر عیوب، نقائص اور مادی جسم سے پاک اور منزہ ہے۔

پیشانی کا کفر: اس کی پیشانی پر مادی طور پر "کافر" لکھا ہونا اس کے جھوٹے

---

(1) أخرجه البغوي في شرح السنة (4259) واللفظ له، والبخاري (3450) بنحوه۔

ہونے کی سب سے بڑی مادی علامت ہے۔

۷۔ دجال کا معاشی سحر اور ابلیسی پروپیگنڈا:

قحط سالی کا ہتھیار: ظہورِ دجال سے تین سال قبل کائناتی نظام کے تحت بارشیں اور فصلیں بتدریج ختم کر دی جائیں گی، یہاں تک کہ تیسرے سال قحط اپنے عروج پر ہوگا اور مویشی ہلاک ہو جائیں گے۔ اس شدید معاشی حبس میں دجال غلے اور مادی خزانوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور انسانوں کی معاشی ناکہ بندی کر کے انہیں ایمان کے سودے پر مجبور کرے گا۔

شیطانی کارٹلز کا گٹھ جوڑ: دجال شیاطین کو انسانوں کے فوت شدہ آباؤ اجداد اور پالتو جانوروں کی شکلوں میں پیش کر کے لوگوں کو نفسیاتی فریب دے گا۔

نبوی حل: سیدہ اسماء بنت یزیدؓ کی طویل روایت میں ذکر ہے کہ جب صحابہؓ اس ہولناک معاشی قحط کا سن کر رو پڑے، تو آپ ﷺ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

قالت أسماءُ يا رسولَ اللهِ واللهِ إنَّا لنعجِنَنَ عجينَنا فما نختبزُها حتَّى نجوعَ فكيفَ بالمؤمنينَ يومئذٍ قالَ يجزيهم ما يجزي أهلَ السَّماءِ منَ التَّسبيحِ والتَّقديسِ-[1]

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! (شدتِ بھوک کا یہ عالم ہے کہ) خدا کی قسم! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور ابھی روٹی

---

(1) أخرجه أحمد (27579) واللفظ له، والطيالسي (1738)

پکانے بھی نہیں پاتے کہ ہمیں (دوبارہ) شدید بھوک لگ جاتی ہے، تو پھر اس (دجالی قحط کے) دور میں اہلِ ایمان کا کیا حال ہو گا (وہ کیسے زندہ رہیں گے)؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس دن اہلِ ایمان کے لیے وہی تسبیح (اللہ کی پاکی بیان کرنا) اور تقدیس (اللہ کی بزرگی بیان کرنا) کافی ہو جائے گی جو آسمان والوں (فرشتوں) کے لیے کافی ہوتی ہے"۔

۸۔ دجال کا عبرتناک خاتمہ اور عسکری معرکہ:

الملحمہ کے بعد جب مسلمان قسطنطنیہ (استنبول) فتح کر کے مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، تو دجال کے خروج کی افواہ اڑے گی۔ مسلمان ارضِ شام پہنچیں گے تو دجالی لشکروں سے عظیم عسکری توازن کی جنگ ہو گی۔ فجر کے وقت جلدی نماز کی تیاری کے دوران سیدنا عیسیٰ بن مریم دمشق کے منارے پر نازل ہوں گے۔

دجال کا پگھلنا اور قتل: عیسیٰ علیہ السلام کی ہیبت اور ان کے نفس کی پاکیزہ خوشبو سے دجال اس طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

"فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ... فَيَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ"۔[1]

ترجمہ: پس جب اللہ کا دشمن (دجال) آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو دیکھے گا، تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے... پھر اللہ تعالیٰ اسے آپ کے ہاتھوں قتل کروائے گا، اور آپ (علیہ السلام) لوگوں کو اپنے نیزے پر اس کا

(1) صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب في فتح قسطنطنية وخروج الدجال، حديث: 2897

خون دکھائیں گے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجالِ اکبر کا پیچھا کریں گے اور اسے ارضِ فلسطین میں "بابِ لُد" (Lud) کے مقام پر اپنے مبارک حربے (تلوار/نیزے) سے قتل کردیں گے اور مسلمانوں کو اس کا خون دکھائیں گے[1]۔ اس کے بعد کائنات سے یہودیت اور دجالیت کا مادی وجود ہمیشہ کے لیے فنا کردیا جائے گا۔

۹۔ فتنۂ دجال سے بچنے کی ۴ بنیادی شرعی و احتیاطی تدابیر (The Manual):

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت پر کمالِ شفقت فرماتے ہوئے دجالی جادو اور اس کے فکری ومادی حصار سے بچنے کا ایک مکمل اور فول پروف ضابطہ (Manual) عطا فرمایا ہے، جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے فرض ہے:

تدبیر نمبر ۱: مسنون دعاؤں کے ذریعے الٰہی پناہ حاصل کرنا

نماز کے اندر تشہد کے بعد دجال کے شر سے پناہ مانگنا سنتِ مؤکدہ اور فتنوں سے بچنے کا باطنی قلعہ ہے۔

مستند نبوی وظیفہ ۱:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ

(1) مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الدجال، حدیث: 20834-

شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی (نماز میں) تشہد (التحیات) پڑھے، تو اسے چاہیے کہ وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے، وہ یہ کہے: اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے، اور کانے دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔

مستند نبوی وظیفہ ۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازوں میں اس دعا کا بکثرت اہتمام فرمایا کرتے تھے:

"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ..."۔[2]

ترجمہ: اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، اور کانے دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

تدبیر نمبر ۲: سورۂ کہف کی آیات کا حفظ اور قرآنی تلاوت کا معمول

سوشل میڈیا اور دجالی فتنوں کے اس دور میں سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کو یاد کرنا ذہنوں پر لگے دجالی اثرات کا بہترین علمی وروحانی تریاق ہے۔

---

(1) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث: 588-

(2) صحيح بخارى، كتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: 832-

"عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ "۔[1]

تدبیر نمبر ۳: دجال سے جغرافیائی اور فکری دوری اختیار کرنا (عزلت):

جدید ذہن کا سب سے بڑا دھوکا یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان پر بڑا فخر کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں انٹرنیٹ، لادین فلسفوں اور فتنوں کے درمیان رہ کر بھی بچ جاؤں گا۔ شریعت ایسے جذباتی پر اعتماد رویے کی سخت مذمت کرتی ہے اور فتنوں سے دور بھاگنے کا حکم دیتی ہے۔

" عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ، مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ"۔[2]

ترجمہ: "جو شخص دجال کے بارے میں سن لے، اسے چاہیے کہ اس سے جتنا دور ہو سکے دور رہے (بھاگ جائے)۔ اللہ کی قسم! آدمی اپنے آپ کو پکا مؤمن سمجھ کر اس کے پاس آئے گا، لیکن دجال اپنے ساتھ جو علمی و مادی شبہات لے کر اٹھے گا، انہیں دیکھ کر وہ مؤمن اس کا پیروکار بن بیٹھے گا"۔

---

(1) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل سورة الكهف، حديث: 809 وفي رواية: مِنْ آخِرِ سُورَةِ الكَهْف بعض روایات میں "من آخر سورۃ الکہف" یعنی آخری دس آیات کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

(2) سنن ابو داؤد، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، حديث: 4319-

تدبیر نمبر ۴: دجال کی ظاہری جنت کو ٹھکرا کر اس کی آگ کو چننا:

جب مادی دنیا کا دباؤ اس حد تک بڑھ جائے کہ حق پر چلنے کا انجام معاشی قحط، جیل یا موت نظر آ رہا ہو (جو دجال کی آگ ہے)، اور باطل کی اطاعت میں مادی مراعات اور عیاشی نظر آ رہی ہو (جو دجال کی جنت ہے)، تو مؤمن کا فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے باطل کی اس عارضی سختی (آگ) میں کود جائے، کیونکہ در حقیقت وہی الٰہی رحمت اور ٹھنڈا پانی ہے۔

”عن حذيفة بن اليمان قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لأنا أعلم بما مع الدجال من الدجال، معه نهران يجريان: أحدهما رأي العين ماء أبيض، والآخر رأي العين نار تأجج، فإن أدركن واحدا منكم فليأت النهر الذي يراه نارا فليغمض ثم ليطأطئ رأسه، فليشرب فإنه ماء بارد، وإن الدجال ممسوح العين اليسرى، عليها ظفرة غليظة، مكتوب بين عينيه كافر، يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب "۔[1]

”سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے پاس جو کچھ (شعبدے اور فتنے) ہو گا، اسے میں دجال سے بھی زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی: ایک نہر دیکھنے میں سفید (صاف شفاف) پانی نظر آئے گی اور دوسری نہر دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ نظر آئے گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اس وقت موجود ہو (اور اس صورتحال کا سامنا ہو) تو اسے چاہیے

---

(1) مسند احمد 23279

کہ وہ اس نہر کا رخ کرے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہے، پھر اپنی آنکھیں بند کرے، اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پی لے، کیونکہ وہ (حقیقت میں) ٹھنڈا پانی ہے، اور بے شک دجال کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی (اندھی) ہوگی جس پر گوشت کا ایک موٹا ٹکڑا (ناخونہ) ہو گا، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔“

خاتمہ کتاب

(Conclusion & Final Epilogue)

الحمد للہ !الحمد للہ والمنۃ!یہ تصنیف " دورِ حاضر اور آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئیاں " اپنے تمام فکری، معاشی، کلامی اور جیو پولیٹیکل ابواب کے ساتھ اپنے منطقی انجام کو پہنچتی ہے۔

یہ کتاب محض اوراق کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ عصرِ حاضر کی مسلم نوجوان نسل کے لیے فتنوں کے اس مہیب سیلاب میں ایمان کی سلامتی کا ایک فکری قلعہ اور عملی دستور (Manual) ہے۔اس طویل علمی سفر کے اختتام پر، چند اساسی اور ایمان افروز حقائق کو دل کی تختی پر نقش کرلینا ہر قاری کے لیے لازم ہے:

ا۔مایوسی کفر ہے: نبوی سحرِ نو کا یقین:

اس کتاب کا سب سے بڑا حاصل یہ ہے کہ باطل کی یہ مادی فرعونیت، سودی نظام کا جادو، کاغذی معیشت کا فریب، اور فورتھ جنریشن وارفیئر کی ڈیجیٹل اسکرینیں کتنی ہی طاقتور کیوں نہ نظر آئیں، یہ سب عارضی اور مٹ جانے والی ہیں۔ کائنات کی کائناتی گھڑی اپنے آخری مراحل کی طرف تیزی سے گھوم رہی ہے، اور مخبرِ صادق ﷺ کا یہ غیبی فیصلہ پتھر پر لکیر ہے کہ آخری فتح صرف اور صرف اسلام ہی کا مقدر ہے۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بحالی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، اور زمین کا عدل و انصاف سے بھر جانا کائنات کی سب سے بڑی سچائی ہے جس کا ظہور ہونا طے ہے۔ لہذا،

مسلمانوں کے موجودہ ظاہری اور عسکری حالات کو دیکھ کر مایوسی کی دلدل میں گرنا ایک مؤمن کی شان کے خلاف ہے۔ اندھیرا جتنا گہرا ہوگا، سحر اتنی ہی قریب ہوگی۔

۲۔ خالص ایمان کے خیمے کی تلاش اور علمی و عسکری تیاری:

فتنۂ دہیماء کی اس تاریک رات نے انسانیت کو دو واضح خیموں میں تقسیم کر دیا ہے؛ ایک طرف خالص نفاق کا مادہ پرست خیمہ ہے اور دوسری طرف خالص ایمان کا نبوی خیمہ ہے۔ ہمیں ہر لمحہ اپنے ایمان کا محاسبہ کرنا ہوگا کہ ہمارا دل، ہماری سوچ، ہماری معیشت، اور ہماری وفاداریاں کس خیمے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

اس دجالی حصار کو توڑنے کے لیے اب ہمیں محض جذباتی نعروں سے نکل کر علماءِ حق کی پختہ سرپرستی اختیار کرنی ہوگی، جہادِ علمی اور فکری بیداری کے ہتھیاروں سے لیس ہونا ہوگا، شریعت کے معتدل اور لازوال اصولوں کے مطابق جہاد بالسیف کی عظمت کو دل میں بسا کر اس کی شرعی حدود کا تحفظ کرنا ہوگا، اور اکلِ حلال کو اپنا شعار بنانا ہوگا۔

۳۔ عاجزانہ التجا اور کلمۂ شکر:

میں بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عاجزی اور سجدۂ شکر کے ساتھ سربسجود ہوں کہ اس نے مجھ جیسے کم علم اور مٹی کے ذرے کو اپنے حبیب ﷺ کی سچی پیشین گوئیوں کی خدمت اور نوجوان نسل کی فکری رہنمائی کے لیے اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی۔

میں ایک بار پھر اپنی مادرِ علمی جامعہ فاروقیہ کراچی کے ائمہ و اساتذہ کا شکر گزار ہوں جن کی چودہ سو سالہ علمی روایت کے نور نے اس کتاب کے لفظ لفظ کو سیدھا راستہ دکھایا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف، اس کے مخلص

معاونین، اور اس کے قارئین کو آخرزمانے کے تمام ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے، دجالِ اکبر کے فریبِ نظر سے، اور فتنۂ دہیماء کی فکری منافقت سے اپنی ابدی پناہ میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نئی نسل کے ایمان، حیا اور فکر کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اس آنے والے عادلانہ اسلامی نظام کے ہراول دستے میں شامل فرمائے۔

"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ"-

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين-

العبد الضعیف مفتی صابر محمود

فاضل: جامعہ فاروقیہ کراچی

تعارفِ مؤلف

(ایک طالبِ علمِ دین کی سرگزشت)

میرا سفر حیات علم کی جستجو اور خدمتِ دین کی تمناؤں سے عبارت ہے۔ نام صابر محمود ہے، اور جنم بھومی گلگت بلتستان کا وہ خطہ ہے جہاں کی فضاؤں میں پاکیزگی اور پہاڑوں میں استقامت ہے۔ 1985ء میں جمعیت علماء اسلام گلگت کے مخلص رہنماء، انجمن تاجران کے جی بی کے صدر محترم جناب حاجی جمعہ خان زرگر صاحب دامت برکاتھم کے آنگن میں زندگی کی پہلی سانس لی۔

تعلیمی نشو ونما: ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر گلگت میں مکمل کرنے کے بعد، علم کی پیاس مجھے عروس البلاد کراچی کھینچ لائی۔ یہاں 2002ء میں ملک کے عظیم دینی و علمی مرکز جامعہ فاروقیہ کراچی میں داخلہ لیا۔ یہ وہ گلستاں تھا جہاں شیخ الکل شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر کی سرپرستی میسر آئی۔ 2010ء میں یہاں سے علومِ اسلامیہ (تفسیر، حدیث اور فقہ) میں امتیازی نمبرات کے ساتھ سندِ فراغت حاصل کی۔

علمی پیاس اور اساتذہ کرام

میرا علمی خمیر ان عظیم ہستیوں کی صحبت میں تیار ہوا جن کے نامِ نامی برِ صغیر کے علمی افق پر سورج بن کر چمک رہے ہیں۔ بندہ نے شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب

رحمۃ اللہ علیہ سے "صحیح بخاری" اور "مشکوۃ شریف" پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

علاوہ ازیں جن جلیل القدر مشائخ کے خوانِ علم سے خوشہ چینی کا موقع ملا، ان میں مولانا محمد انور صاحب، شہیدِ اسلام مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبید اللہ خالد صاحب، مولانا محمد یوسف افشانی صاحب، مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب، مولانا نور البشر صاحب، مولانا ابن الحسن عباسی صاحب، مولانا محمد عظیم صاحب، مولانا اسد اللہ صاحب، مولانا ادریس سومرو صاحب (حفظھم اللہ) شامل ہیں۔

اجازتِ حدیث

تدریس و تالیف کی اس راہ میں مجھے دنیائے اسلام کی عظیم علمی شخصیات سے سند و اجازتِ حدیث کا شرف بھی حاصل ہے،

جن میں: شیخ الکل شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، اور دیگر تمام اساتذہ کرام ہیں جن سے شرف تلمذ کے ساتھ ساتھ اجازت حدیث بھی ملی اور ان حضرات اساتذہ کے علاوہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (حفظہ اللہ) حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فاضل دارالعلوم دیوبند) شامل ہیں، جن کی دعائیں اور اجازت میرے لیے زادِ راہ ہیں۔

تدریسی و علمی خدمات:

فراغت کے فوراً بعد ترویجِ دین کے جذبے کے تحت ایک سال تبلیغی جماعت میں گزارا، جس نے علم کو عمل اور دعوت کے سانچے میں ڈھالنے کا سلیقہ

سکھایا۔ تدریس کا آغاز اپنے شفیق استاد، شیخ القرآن حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی زیرِ نگرانی جامعہ صدیقیہ سے کیا۔ بعد ازاں، جامعہ انوار العلوم (ملیر، کراچی) میں بطور استاذ الحدیث اور رفیق دارالافتاء ذمہ داریاں سنبھالیں، جو تاحال جاری ہیں۔ اس دوران بندہ کے زیرِ درس درج ذیل کتب رہیں:

- شرح معانی الاثار
- حسامی
- مؤطاامام مالک
- قدوری
- مسند امام اعظم
- مختارات
- ہدایہ ثانی ورابع
- حماسہ
- مؤطاامام محمد
- کنزالدقائق
- نوارالانوار
- زادلطالبین ومعلم الانشاء
- سراجی

وغیرہ جیسی عظیم کتب پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ساتھ ہی جامع مسجد قباء (غازی ٹاؤن، کراچی) میں امامت وخطابت کے ذریعے عوام الناس کی اصلاحی وابستگی کا موقع بھی میسر ہے۔

قرطاس وقلم سے رشتہ:

تحریر وتصنیف میرے نزدیک محض فن نہیں بلکہ ابلاغِ دین کا ایک مؤثر ذریعہ

ہے۔ میری کوشش رہی ہے کہ درسِ نظامی کی پیچیدہ کتب کو سادہ، مدلل اور عام فہم اردو میں پیش کروں تاکہ طلبہ واساتذہ کے لیے علمی گتھیاں سلجھانا آسان ہو۔

میری کچھ علمی کاوشیں درج ذیل ہیں:

تصانیف:

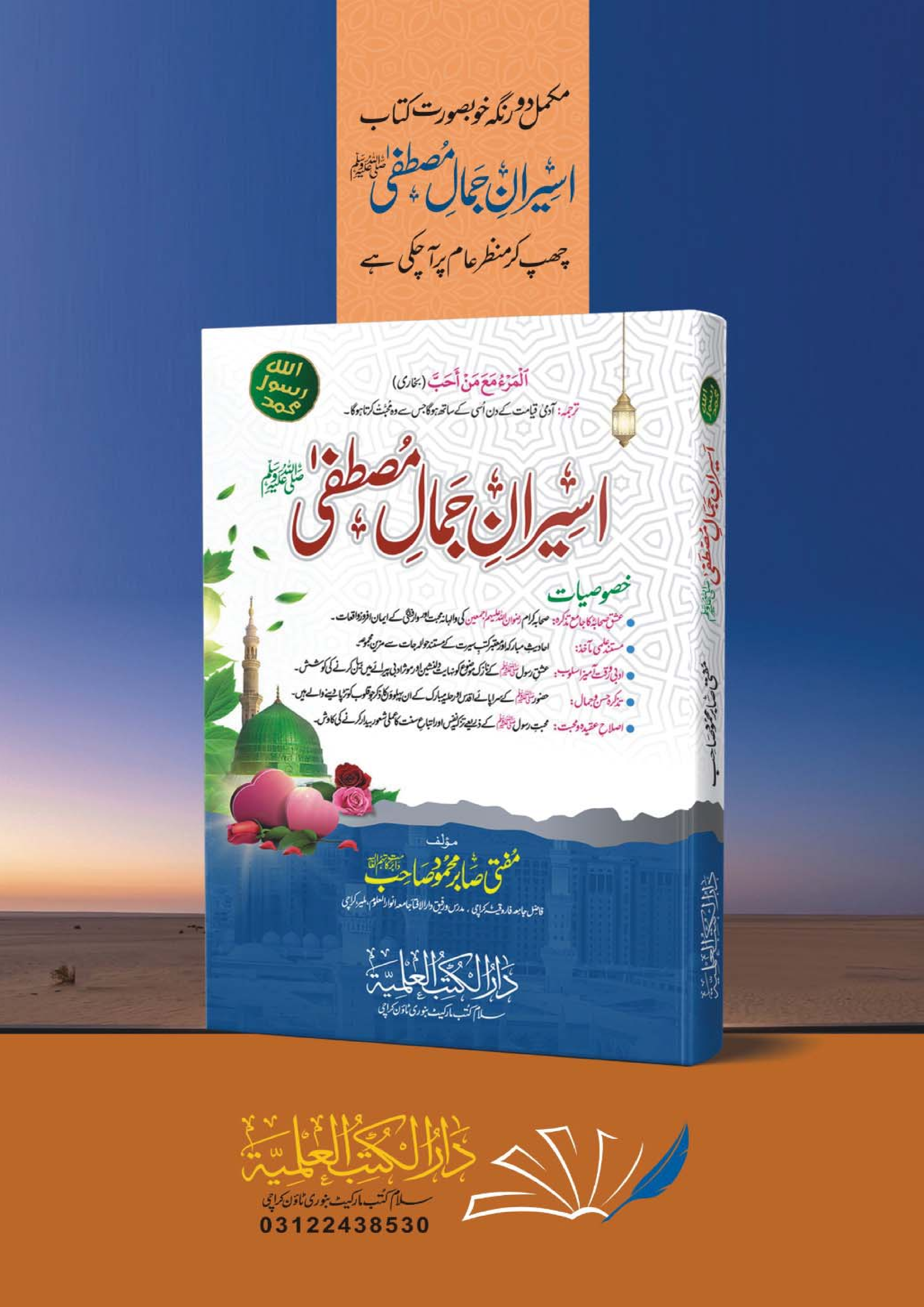
بندہ کی مشہور تصنیفات یہ ہیں:

- درسِ مسند امام اعظم شرح مسند امام اعظم
- آسان اصطلاحاتِ حدیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث
- تجلیات شرح مختارات
- تبیین الآثار شرح کتاب الآثار
- تذکرہ شیخ الکل مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- آداب سفر
- شعبان معظم
- متاعِ جاں: وقت کی قدر اور اسلاف کا ذوق
- تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات
- قربانی کے فضائل ومسائل
- آداب زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

- اسلامی سیاست
- اسیران جمال مصطفی ﷺ
- نماز نبوی ﷺ کا گلدستہ
- خطبات جمعہ
- فیض ُالانوار شرح نورُ الانوار
- تیسیر الحماسہ
- جدید مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
- زینت ِبنت ِحوّا۔
- غیر معتبر روایات کے انتشار کے اسباب اور اس کے سد باب کی راہیں
- انت ایضا صحابیۃ (تم بھی ایک صحابیہ ہو)
- دورِ حاضر اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں

دعا ہے کہ اللہ رب العزت بندہ کی اس حقیر سی خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے اور میرے والدین ،خاندان والوں کے لیے توشہِ آخرت بنائے۔ آمین۔

مفتی صابر محمود عفی اللہ عنہ
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
استاذ الحدیث و رفیق دارالافتاء جامعہ انوار العلوم ملیر کراچی



مکمل دو رنگہ خوبصورت کتاب
اسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (بخاری)
ترجمہ: آدمی قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔
اسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
خصوصیات
عشقِ صحابہؓ کا جامع تذکرہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی والہانہ محبت رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات۔
مستند علمی مآخذ: احادیث مبارکہ اور معتبر کتب سیرت کے مستند حوالہ جات سے مزین مجموعہ۔
ادبی رقت آمیز اسلوب: عشق رسول ﷺ کے نازک موضوع کو نہایت دلنشین اور موثر ادبی پیرائے میں پیش کرنے کی کوشش۔
تذکرہ حسن وجمال: حضور ﷺ کے سراپائے اقدس اور حلیہ مبارک کے ان پہلوؤں کا ذکر جو قلوب کو تڑپا دینے والے ہیں۔
اصلاح عقیدہ ومحبت: محبت رسول ﷺ کے ذریعے تزکیہ نفس اور اتباع سنت کا عملی شعور بیدار کرنے کی کاوش۔
مؤلف
مفتی صابر محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی، مدرس ورفیق دارالافتاء جامعہ انوار العلوم، ملیر کراچی
دار الكتب العلمية
سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
دار الكتب العلمية
سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
03122438530